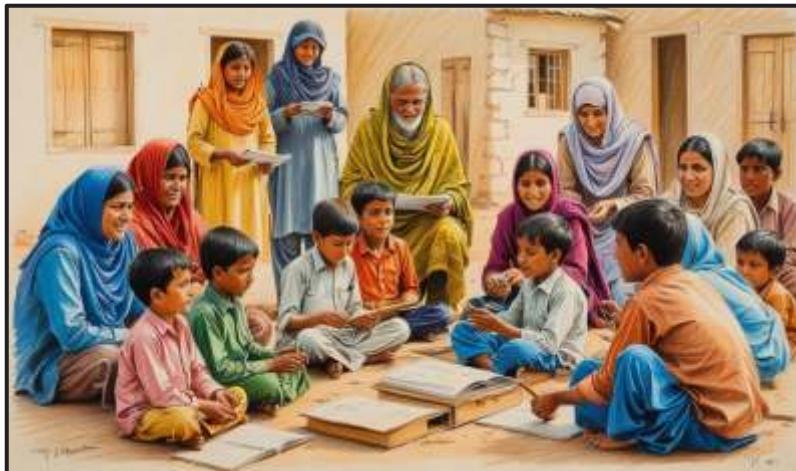


خواندگی اور زندگی کی مہارتیں

کووس کوڈ: 102



شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ
علامہ اقبال اور پنیونیورسٹی، اسلام آباد

خواندگی اور زندگی کی مہاریں

کورس کوڈ: 102:

لینٹ: 9-1



شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ
علامہ اقبال اور پن یونیورسٹی، اسلام آباد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت اول 2018

اشاعت کا سال 2023

تعداد اشاعت 1000

نگران طباعت ڈاکٹر سرہد اقبال

طبع AIOU پرنٹنگ پریس، اسلام آباد

ناشر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

فہرست

پونٹ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1	خواندگی	09
2	پاکستان میں خواندگی.....	31
3	زندگی کی مہار تیں	45
4	انفرادی و اجتماعی مہار تیں	61
5	اخلاقی اقدار اور رویے.....	75
6	تعلیم بالغاء اور تدریس بالغاء کے اصول.....	91
7	بالغاء کی ترغیب اور حوصلہ افزائی.....	107
8	عصر حاضر کی مہار تیں.....	123
9	ٹینکنالوجی کی مہار تیں.....	137

پیش لفظ

خواندگی ایک نعمت ہے جو مزید نعمتوں کے حصول کا باعث بنتی ہے اور اس کی اہمیت ہمیشہ سے محسوس کی گئی ہے۔ تاہم جدید دور میں خواندگی کی ضرورت میں شدت سے اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ ناخواندہ افراد کا میا ب زندگی گزارنے کی بہت سے مہارتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ زیر نظر کورس غیر رسمی تعلیم کے استاذہ کے لیے مرتب کیا گیا ہے تاکہ وہ مؤثر ترین میں کے ذریعے ناخواندہ اطفال اور بالغ افراد کو زندگی کی بنیادی مہار تین سکھائیں اور انہیں معاشرے کا کامیاب شہری بناسکیں۔

واک چانسلر

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

کورس ٹیم

ڈاکٹر محمد اجمل چودھری

چیئرمین:

چیئرمین شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ

ڈاکٹر ظہیر احمد

کوآرڈینیٹر:

ڈاکٹر ظفر اقبال سد، اسٹنٹ پروفیسر

مبرز:

ڈاکٹر احلفیظ چودھری، اسٹنٹ پروفیسر

ڈاکٹر آفتاب احمد، یونیورسٹی پرنسپلر

ڈاکٹر نائلہ نصیر، اسٹنٹ پروفیسر

ڈاکٹر میمونہ عنبریں، یونیورسٹی پرنسپلر

ڈاکٹر شاہین اشرف طاہر خیلی، ریسرچ ایسوسی ایٹ

مصنفین:

ڈاکٹر آصف نواز سی، ارشد سعید خان، ڈاکٹر محمد سلیم، ڈاکٹر سیدہ سارہ حامد

ڈاکٹر محمد اجمل، اقبال الرحمن، ڈاکٹر شفقت جنوبی

نظر ثانی:

ڈاکٹر ہارونہ جتوی، شمسہ کنوں، ماریمہ موعود صابری، شمسہ کاشف

کمپوزنگ:

محمد جاوید

کورس کا تعارف

خواندگی ایک مہارت ہے جو افراد کے لکھنے پڑھنے اور حساب کتاب کے متعلق ہے۔ یہ مہارت زندگی بھر سیکھنے کے عمل کو تقویت دیتی ہے یعنی خواندگی اشخاص، گروپوں اور قوموں کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنے معاشرے میں اپنی معیشت کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

کسی بھی ملک کی ترقی کا انحصار اس ملک کی آبادی کی معیاری تعلیم و تربیت پر ہے۔ خواندگی پروگرام عموماً ان لوگوں کے لیے شروع کیے جاتے ہیں جو کسی بھی وجہ سے رسمی تعلیم حاصل نہ کر سکیں۔ خواندگی پروگراموں کی کئی اقسام ہیں کچھ پروگرام بچوں کے لیے، کچھ بڑوں کے لیے اور کچھ پروگرام بالغوں کے لیے مخصوص ہیں، ہر خواندگی پروگرام کا مقصد پڑھنے لکھنے اور عمومی نوعیت کے حساب کتاب کی مہار تیں سکھانا ہے۔ بچوں کے لیے ترتیب دیے گئے خواندگی پروگرام بڑی حد تک رسمی تعلیمی پروگراموں سے مطابقت رکھتے ہیں جبکہ بالغوں کے لیے خواندگی پروگراموں کی نوعیت عموماً غیر رسمی ہوتی ہے۔ بالغوں کے لیے خواندگی کے پروگراموں کی منصوبہ بندی کرتے وقت کئی ایک پہلوؤں کو خاص طور پر مد نظر رکھا جاتا ہے، اسی لیے اس کورس میں خواندگی، زندگی کی مہار تیں، خواندگی کی اقسام، خواندگی کی اہمیت، خواندگی پروگرام، پاکستان میں خواندگی (رجحانات و امکانات) تدریس اطفال اور تدریس بالغاء، تدریسی حکمت عملیاں، مختلف مضامین کو پڑھانے کی مہار تیں، سوسائٹی میں غیر رسمی تعلیم کی تحریکیں، غیر رسمی تعلیمی اداروں کے انتظام و انصرام میں کیونٹی افراد کے مابین تعلقات، کیونٹی کے افعال کے راستے میں رکاوٹیں، ترغیب دلانے کے مکانہ طریقہ کار نیز سبقی منصوبہ بندی اور غیر رسمی تعلیم کی کلاس کی تنظیم اور موثر سبقی منصوبہ بندی کے فوائد شامل کیے گئے ہیں۔ پہلی کاوش ہونے کے باعث زیر نظر کورس میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو آئندہ اشاعت میں درستگی کر لی جائے گی نیز آپ کی آراء کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

کورس کے مقاصد

- اُمید ہے کہ اس کورس کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- 1۔ خواندگی کے معنی و مفہوم کو بیان کر سکیں۔
 - 2۔ زندگی کی مہارتوں کی اہمیت کیوضاحت کر سکیں۔
 - 3۔ بہتر زندگی گزارنے کے لیے ان مہارتوں کو استعمال کرنے کے قابل ہو سکیں۔
 - 4۔ خواندگی کی اہمیت واضح کر سکیں۔
 - 5۔ پاکستان میں شرح خواندگی کے مختلف اقدامات اور منصوبوں کا جائزہ لے سکیں۔
 - 6۔ پاکستان میں ناخواندہ افراد کی بڑھتی ہوئی تعداد اور شرح خواندگی میں اضافے کی سمت رفتار کا تجزیہ کر سکیں۔
 - 7۔ بچوں اور بالغوں کی نفسیات، ان کے مسائل اور موزوں تدریسی اصولوں کیوضاحت کر سکیں۔
 - 8۔ درس و تدریس کے دوران حکمت عملی اور تکنیک کے فوائد بیان کر سکیں۔
 - 9۔ غیر رسمی تعلیم میں کمیونٹی کارکردار بیان کر سکیں۔
 - 10۔ غیر رسمی تعلیمی اداروں کے انتظام و انصرام میں کمیونٹی افراد کے ما بین تعلقات میں بہتری لا سکیں۔
 - 11۔ کمیونٹی کے افعال کے راستے میں درپیش پر قابو پا سکیں۔
 - 12۔ ترغیب دلانے کے ممکنہ طریقہ کار کو بروئے کارلا سکیں۔
 - 13۔ سبقی منصوبہ بندی کی ضرورت و اہمیت، مؤثر منصوبہ بندی اور جامع منصوبہ بندی کے اہم نکات سے استفادہ کر سکیں۔

یونٹ نمبر 1

خواندگی

تحریر: ڈاکٹر آصف نواز ستی
نظر ثانی: شمسہ کاشف

فہرست

12	یونٹ کا تعارف
13	یونٹ کے مقاصد
14	1۔ خواندگی
15	1.1۔ خواندگی کی تعریف اور نوعیت
16	1.2۔ خواندگی کی بین الاقوامی سطح پر تعریفیں
17	1.3۔ بنیادی پرائزمری تعلیمی پروگرام کے مطابق خواندگی کی تعریف
17	1.4۔ دیگر تعریفیں
18	1.5۔ خلاصہ / اہم نکات
18	1.6۔ سکھنے کی سرگرمیاں
18	1.7۔ خود آزمائی نمبر
19	2۔ خواندگی کی نوعیت
20	2.1۔ خواندگی کی عملی حیثیت
21	2.2۔ خواندگی کی سطحیں، بین الاقوامی تناظر میں
21	2.3۔ پڑھنے کی مہارت کی سطحیں
22	2.4۔ لکھنے کی مہارت کی سطحیں
23	2.5۔ حساب کتاب کی مہارت کی سطحیں
24	2.6۔ خواندگی کی سطحیں قومی نصاب میں
26	2.7۔ خلاصہ / اہم نکات
27	2.8۔ سکھنے کی سرگرمیاں

27	2.9	- خودآزمائی نمبر
27	2.10	- خواندنگی کی اہمیت
29	2.11	- خلاصہ / اہم نکات
29	2.12	- سیکھنے کی سرگرمیاں
30	2.13	- خودآزمائی نمبر 3
30	3	- جوابات

یونٹ کا تعارف

خواندگی پڑھنے، لکھنے اور حساب کتاب کرنے کی بنیادی مہار تیں ہیں۔ خواندگی زندگی بھر سیکھنے کے عمل کو تقویت دیتی ہے۔ اس طرح خواندگی پائیدار انسانی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ خواندگی انفرادی لوگوں، گروپوں اور قوموں کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنی سوسائٹی اور اپنی معاشرت کی ترقی میں بھر پور کردار ادا کر سکیں۔ کسی ملک کی ترقی کا انحصار اس ملک کی آبادی کی معیاری تعلیم اور تربیت پر ہے۔ پاکستان کو ترقی پر زیرِ ممالک کی طرح اپنے انسانی وسائل کی بہتر انداز میں تعلیم و تربیت، ہنگامی بنیادوں پر کرنے کی ضرورت ہے۔ خواندگی پروگرام عموماً ان لوگوں کے لیے شروع کئے جاتے ہیں جو کسی وجہ سے رسمی تعلیم حاصل نہ کر سکے ہوں۔ خواندگی پروگراموں کی کئی اقسام ہیں۔ کچھ بچوں کے لئے مخصوص ہیں اور کچھ بڑوں یعنی بالغوں کے لیے مخصوص ہیں۔ ہر خواندگی پروگرام کا مقصد پڑھنے، لکھنے اور عمومی نوعیت کے حساب کتاب کی مہار تیں سکھانا ہے۔ بچوں کے لئے ترتیب دیئے گئے خواندگی پروگرام بڑی حد تک رسی تعلیمی پروگراموں سے مطابقت رکھتے ہیں جبکہ بالغوں کے لیے خواندگی پروگراموں کی نوعیت غیر رسی ہوتی ہے۔ بالغوں کے لیے خواندگی پروگراموں کی منصوبہ بندی کرتے وقت کئی پہلوؤں کو خاص طور پر مد نظر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً بالغ افراد بچوں کے نسبت خاصے تجربہ کار ہوتے ہیں۔ وہ کسی کام کو بغیر کسی مقصد کے نہیں کرتے۔ ان کی تعلیم و تربیت کا ماحول مکمل طور پر دوستانہ اور بچوں کے ماحول سے مختلف ہوتا ہے۔ ان کی تدریس میں ان کی منشا، ان کی عزت نفس، ان کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ورنہ سخت ماحول میں وہ سیکھنے کے عمل کو ادھورا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

اس یونٹ کو خاص طور بالغوں کی تعلیم کے حوالے سے تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں خواندگی کی تعریف، خواندگی کی نوعیت، اس کی اقسام، اس کی مختلف سطحیں اور خواندگی کی انسانی زندگی میں اہمیت اور مختلف پہلوؤں کے حوالے سے اس کا کردار تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اُمید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

خواندگی کی تعریف بیان کر سکیں۔ 1-

خواندگی کی مختلف اقسام کی وضاحت کر سکیں۔ 2-

خواندگی کی مختلف سطحوں کا موازنہ کر سکیں۔ 3-

خواندگی کی مہارتوں کے زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ثبت کردار پر بحث کر سکیں۔ 4-

خواندگی کی اہمیت کو واضح کر سکیں۔ 5-

1۔ خواندگی

خواندگی ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک میں رہنے والے ہر شخص کو خواندہ بنائے۔ خواندگی دراصل انسانی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ اسی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خواندگی کو تمام بچوں اور جوانوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ یہ حق بین الاقوامی طور پر بھی تسلیم کیا گیا ہے اور اس لیے انسانی حقوق کی دستاویز میں تعلیم کو سب کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح عوامی اور سیاسی، معاشی، اور سماجی حقوق کے بین الاقوامی اجلاسوں اور خواتین کے خلاف ہر طرح کے تعصبات کے خاتمے کے بین الاقوامی اجلاسوں میں تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

خواندگی کی مہارت سیکھنے کے بعد انسان کے سیکھنے کے موقع میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ ایک آزاد اور عمر بھر سیکھنے کے عمل کا متھر ک حصہ بن جاتا ہے۔ خواندگی چند مہارتوں کے سیکھنے کا نام ہے جو بالغوں کے لئے بنیادی تعلیم کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ پڑھنے، لکھنے اور حساب کتاب کرنے کی بنیادی مہار تیں ہیں جو انسان کو اس قابل بنتی ہیں کہ وہ ملک کی معاشی اور معاشرتی ترقی میں اپنے حصے کا ثابت کردار ادا کر سکیں۔ ان بنیادی مہارتوں کی انسان کو جہالت کے اندر ہیرے میں دھکیل دیتی ہے۔ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے معاشرے کا اہم فرد نہیں بن سکتا۔ وہ نہ صرف اپنی ذات کے لیے و بالی جان بنتا ہے بلکہ جہالت کی وجہ سے وہ اپنے خاندان، سوسائٹی، علاقہ اور ملک کے لئے قابل قدر خدمات انجام دینے سے بھی قادر رہتا ہے۔ بعض اوقات مشاہدے میں آیا ہے کہ جاہل اور ان پڑھ آدمی کئی طرح کی توبہات کا شکار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ گھر یوناچاہی، لڑائی جھگڑے، غربت و افلas جیسے کئی یچیدہ مسائل کا سامنا کرتا ہے۔ خواندگی وہ مہارت ہے جو انسان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتی ہے۔ پڑھنے لکھنے کی صلاحیت کے باعث وہ زندگی کے بارے میں حقائق جاننے کے قابل ہو جاتا ہے۔ وہ مختلف ذرائع سے، مختلف پہلوؤں کے متعلق معلومات اکٹھی کرتا ہے اور انہیں حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مختصرًا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خواندگی جہالت کی تاریکیوں سے روشنی کی طرف کامیاب سفر کا نام ہے۔

1.1۔ خواندگی کی تعریف اور نوعیت

دنیا کے تمام ممالک خواندگی کی تعریف اپنی ضرورت کے مطابق کرتے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی دو ممالک ایسے نہیں جو خواندگی کی کسی ایک تعریف کو اپنے لئے مخصوص کر لیں۔ تمام ممالک میں ایک بات پر اتفاق پایا جاتا ہے اور وہ خواندگی کی تعریف میں پڑھنے، لکھنے اور حساب کتاب کرنے کی صلاحیت یا مہارت کا حصول ہے۔ اب پڑھنے کی مہارت کی مختلف سطحیں ہیں۔ اسی طرح لکھنے اور حساب کتاب کرنے کی مہارتوں کی بھی مختلف سطحیں ہیں۔ مثلاً اگر کینیڈا کی مثال لی جائے تو وہاں وہ شخص خواندہ ہے جو نویں پاس ہو جب کہ پاکستان میں خواندہ وہ شخص ہے جو کسی بھی زبان میں ایک پیرا گراف پڑھ سکے، اپنے ارد گرد ماحول پر چندا ایک جملے لکھ سکے اور معمولی نوعیت کی جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم کر سکے۔ خواندہ ہونے کے بارے میں اختلاف دراصل ملکی حالات پر مخصر ہے۔ وہ ممالک جو ترقی یافتہ ہیں، جن کی معيشت مضبوط ہے، جن کے عوام خوشحال ہیں، جہاں پر شہریوں کو بنیادی ضروریاتِ زندگی میسر ہیں وہاں خواندہ ہونے کی تعریف اور ایک وہ ملک جو ترقی پذیر ہو، جن کی معيشت زوال پذیر ہو، عوام غریب ہوں اور بنیادی ضروریاتِ زندگی کے حصول سے قاصر ہوں وہاں خواندہ ہونے کی تعریف میں فرق ہے۔ بہر حال خواندگی کی تعریف چاہے کسی بھی معیار کی ہو اس میں پڑھنے، لکھنے اور حساب کتاب کی مہارت کا ہونا ضروری ہے۔ جو شخص جس ملک میں بھی خواندہ ہو وہ اپنی صلاحیت کے مطابق اپنی سوسائٹی، خاندان، علاقہ اور ملک کے لیے اپنی خدمات انجام دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جب ایک شخص پڑھنا سیکھتا ہے تو اسے علم حاصل کرنے کے مختلف ذرائع سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ وہ قرآن و حدیث، کتابوں، اخبارات، رسائل، جرائد وغیرہ کو پڑھ کر زندگی کے بارے میں بہتر سمجھ بوجھ حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے اندر علمیت کے ساتھ ساتھ جائزہ لینے والا کے ساتھ بات کرنے، بہتر رائے دینے اور کسی بھی عنوان پر تنقیدی نقطہ نظر پیش کرنے کی صلاحیت آہستہ آہستہ پیدا ہونے لگتی ہے۔ ان تمام صلاحیتوں کے حصول کے لیے مسلسل محنت اور لگن شرط ہے۔

1.2۔ خواندگی کی بین الاقوامی سطح پر تعریفیں

1.2.1- برازیل

Brazilian Geographical and (Statistics Institute) نے خواندہ کی تعریف اس طرح کی ہے کہ "عملی طور پر خواندہ ہونا" (Functionally literate) سے مراد وہ افراد ہیں جو چار جماعتیں پڑھے ہوئے ہیں اور ایسا نہ کرنے والے ناخواندہ ہیں۔ کچھ غیر سرکاری تنظیموں اور اداروں نے کوشش کی ہے کہ (Functionally literate) کی تعریف چار جماعتوں کی بجائے، آٹھ جماعت پڑھے کو "عملی طور پر خواندہ ہونا" (Functionally literate) قرار دیا جائے۔

1.2.2- بھارت

قومی مردم شماری کے مطابق انخواندہ وہ شخص ہے، جو کسی بھی زبان میں لکھنا، پڑھنا جانتا ہو۔

1.2.3- کینیا

کینیا کے قومی شماریاتی ادارے کی مردم شماری کے نتائج کی روشنی میں، انخواندہ وہ شخص ہے جو پرائزمری کی چار جماعتیں پڑھا ہو۔

1.2.4- نیپال

رسکی طور پر خواندگی سے مراد تین آر ز (the three Rs) ہیں۔ یعنی پڑھنا، لکھنا اور بنیادی حساب ہیں۔ اس کے ساتھ ان کا عملی انعقاد ہے۔ بنیادی پرائزمری تعلیمی پروگرام کے مطابق خواندگی کی تعریف یوں ہے: بنیادی خواندگی، مہارتوں کو بڑھانا، اور جاری تعلیم۔

نیپال کی حکومت نے نیپالی زبان میں خواندگی کو متعارف کرایا ہے۔ یعنی خواندہ وہ شخص ہے جو اپنی مادری زبان، نیپالی میں لکھنا اور پڑھنا جانتا ہو۔

3.1۔ بنیادی پرائمری تعلیمی پروگرام کے مطابق خواندگی کی تعریف

خواندگی کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ امیت ہے جس میں ایک شخص ان مہارتوں اور علم کو حاصل کرتا ہے جو اسے کسی بھی ایسی سرگرمی میں شامل ہونے کے قابل بنتا ہے جس میں لکھنا اور پڑھنا لازمی ہو۔ محکمہ تعلیم کے مطابق خواندہ وہ شخص ہے جو پڑھنے ہوئے مواد کو سمجھ سکتا ہو اور کسی بھی زبان میں لکھ سکتا ہو۔ جب کہ اس کے مقابلے میں 'ناخواندہ' وہ افراد ہیں جو لکھنا اور پڑھنا جانتے ہوں۔

3.2۔ دیگر تعریفیں

خواندگی کی قومی سطح کی تعریفیں درج ذیل ہیں:

کسی اخبار یا خط کو آسانی کے ساتھ پڑھنے کی صلاحیت۔

سادہ جملوں کو لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت۔ اس میں زبان کی کوئی قید نہیں۔ الجیر یا اور بجرین میں ناخواندہ وہ افراد ہیں جو لکھنا اور پڑھنا جانتے ہوں نیز وہ افراد بھی ناخواندہ ہیں جو صرف پڑھنا جانتے ہوں۔ دوسری طرف کچھ ممالک میں کسی خاص زبان میں ہی لکھنے اور پڑھنے کی مہارت خواندگی ہے۔ کسی کے ہاں کسی بھی زبان میں لکھنے پڑھنے کی صلاحیت ہونا خواندگی کہلاتی ہے۔

کچھ ممالک میں سکول کی رسمی تعلیم کا کچھ حصہ بھی خواندگی کی تعریف میں شامل کیا گیا ہے۔

اسٹونیا: ناخواندہ سے مراد وہ شخص ہے جو سرے سے پرائمری سکول گیا ہی نہ ہو۔ اور اسی سبب کسی بھی زبان میں لکھنے پڑھنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

لیتوانیا: خواندہ وہ شخص ہے جو کسی رسمی سکول نہ گیا ہو مگر اسے سمجھ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو اور عمومی نوعیت کے سادہ جملے لکھ سکتا ہو۔ جن کا تعلق روزمرہ زندگی کے ساتھ ہو۔

مالی (ملک): کے مطابق ناخواندہ شخص ہے جو کبھی سکول نہ گیا ہو خواہ وہ لکھنا اور پڑھنا جانتا بھی ہو۔

پوکرین (ملک): کے مطابق خواندہ وہ افراد ہیں جنہوں نے کسی واضح سطح تک تعلیم حاصل کی ہو، ہم مقابلہ ان لوگوں کے جو کسی سکول وغیرہ میں نہ گئے ہوں۔ اس میں لکھنا اور پڑھنا دنوں ملا کر یا پھر صرف پڑھنے کی صلاحیت کے ہونے سے بھی وہ شخص خواندہ بن جاتا ہے۔

چیکو سلوواکیہ (ملک): ناخواندہ وہ افراد ہیں جن کی کوئی رسمی تعلیم نہ ہو۔

ہنگری (ملک): وہ افراد جنہوں نے پرائمری یا بلینٹری سکول کی تعلیم حاصل کی ہو۔ خواندہ کہلائیں گے اور جن کے پاس یہ تعلیم نہ ہو، ناخواندہ ہیں۔

1.5۔ خلاصہ / اہم نکات

اس سبق کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- 1۔ پڑھنا، لکھنا، اور معمولی حساب کتاب کی مہار تیں خواندگی میں شامل ہیں۔
- 2۔ خواندگی کی مہار تیں عموماً تعلیم بالغاء کے ذریعے دی جاتی ہیں۔
- 3۔ مختلف ممالک خواندگی کی تعریف اپنے حالات کے مطابق کرتے ہیں۔
- 4۔ کچھ ممالک میں خواندگی کو رسمی تعلیم کا ایک ضروری حصہ سمجھا جاتا ہے۔

1.6۔ سیکھنے کی سرگرمیاں

اس عنوان کو بہتر انداز میں مزید سیکھنے کے لیے درج ذیل سرگرمیاں تجویز کی جاتی ہیں۔

- ☆ اپنے علاقے یا گاؤں کے 20 لوگوں سے معلومات حاصل کریں کہ کتنے لوگ خواندہ اور کتنے ناخواندہ ہیں؟
- ☆ پانچ ناخواندہ افراد سے میں ان کی زندگی میں ناخواندہ ہونے کی وجہ سے درپیش مشکلات معلوم کریں۔

1.7۔ خود آزمائی نمبر 1

سوال نمبر 1۔ خواندگی سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2۔ خواندگی کی تعریف مختلف ممالک میں مختلف کیوں ہے؟

سوال نمبر 3۔ پاکستان میں خواندگی کی تعریف کیا ہے؟

2۔ خواندگی کی نوعیت

خواندگی کا عمومی مفہوم کچھ مخصوص ہنروں کے مجموعے کا نام ہے۔ جس میں خاص طور پر لکھنا اور پڑھنا شامل ہیں۔ جس کا اس شخص کی ذات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس کے زندگی کے پس منظر سے۔ یعنی لکھنا اور پڑھنا ہی خواندگی ہے۔ "کس طریقہ کار سے طلبہ کو پڑھایا جائے"۔ اس پر محققین کا اختلاف چلا آ رہا ہے۔ کچھ کی نظر میں صوتی طریقہ کار بہتر ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ پڑھنے ہوئے کو سمجھنا زیادہ ضروری ہے۔ دور حاضر میں تفہیم قرأت کی وجہ سے سائنس کی توجہ صوتیات، الفاظ کی پیچان، ججے اور مفردات وغیرہ پر آتی ہے۔

لکھا ہوا پڑھنے ہوئے کی دوسری شکل ہوتی ہے۔ عام طور پر لکھنے ہوئی چیز کو بولی ہوئی کے مقابلے میں زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ حروفِ تجھی کا نظام، لکھنے ہوئے کے مقابلے میں زیادہ اہم اور بنیادی ہے۔ یہ ساری توضیحات، لکھنے اور پڑھنے کی مہارتوں کے متن تجھی کی بنیاد پر ہیں۔ کچھ کا دعویٰ ہے کہ حروفِ تجھی کا نظام لکھنے کے مقابلے میں زیادہ اہم اور بنیادی ہے۔ ان ساری توضیحات کا انحصار اس بات پر ہے کہ لکھنا اور پڑھنا کیسے جائے۔ ذہنی طور پر ترقی کا انحصار پڑھنے اور لکھنے پر ہے۔

انسانی شعور پر خواندگی کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ انسان کا شعور کئی نئی راہیں تلاش کر لیتا ہے۔ اور یوں اپنے نظریہ اور سمجھ میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔

الفاظ کو جب نشانات کی شکل دی جائے تو وہ لکھنے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جو کہ خواندگی کی بنیاد ہے۔ لکھنے سے کہے ہوئے کو عالمی اظہار مل جاتا ہے اور سوچ کے نئے زاویے متعین ہوتے ہیں۔ انسان خواندہ ہو تو اس کی ذہنی استعداد بڑھ جاتی ہے اور وہ ایک ذہنی خاکہ تیار کر لیتا ہے۔ اسی خاکے کی مدد سے خواندہ انسان تجزیاتی سوچ، اور انداز فکر کو فروغ دے سکتا ہے۔ بہر حال خواندگی لکھنے اور پڑھنے پر مشتمل ہے یعنی یہ لکھنے اور پڑھنے اور بولنے والی مہارتوں کا مجموعہ ہے۔

عام طور پر خواندگی کو سکولوں کے ساتھ جوڑا جاتا ہے جس کی وجہ سے خواندگی کا اصل مفہوم ماند پڑ جاتا ہے اور اس کی حدیں کافی محدود ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر یہ عمومی خیال ہے کہ صرف سکول میں ہی رسمی تعلیم سے خواندہ ہونا ممکن ہے۔ عمومی معاشرے کی ذہنیت سیکھنے کے عمل سے دور لے جاتی ہے۔

2.1. خواندگی کی عملی حیثیت

مہارتوں پر مبنی طریقہ کار کی محدودیت کو مد نظر رکھتے ہوئے کچھ علماء نے ان مہارتوں کو مختلف طریقوں سے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح کی پہلی مربوط کوشش کو عملی خواندگی (Functional Literacy) کہا جاتا ہے۔ بعد کی دہائیوں میں اس اصطلاح کو وضع کیا گیا۔ اور معاشرتی و اقتصادی ترقی کے ساتھ جوڑا گیا اور اس پر اس تناظر میں بڑا ذرور دیا گیا۔ اس اصطلاح "عملی خواندگی" کے مطابق خواندگی مخصوص کائناتی مہارتوں کا مجموعہ ہے جو ہر جگہ مستعمل ہے اور یہ کہ صرف ایک ہی طرح کی خواندگی ہے۔ خواندگی کو ایک غیر جانبدار، اور معاشرتی سیاق و سباق سے آزاد تصور کیا گیا۔

اسی طرح کا تصور اس وقت سامنے آیا جب مختلف ماہرین نے خواندگی کے بارے میں دلائل دیئے کہ خواندگی کو مختلف، معاشرتی و ثقافتی سیاق و سباق میں گردانا جاتا ہے۔ دیگر الفاظ میں خواندگی کا تصور معاشرے سے جدا نہیں ہو سکتا۔ پڑھنا، لکھنا ہو، یا حساب کتاب، سب کے سب معاشرے کی ضرروتوں اور تقاضوں کے موافق ہیں۔ لہذا خواندگی کا تصور معاشرتی ہے۔

خواندگی کے حوالے سے اہم تصوارات میں سے ایک تصور (Literacy Events) کا ہے جس کا مطلب واقعات کے حوالے سے خواندگی ہے۔ ایسے موقع جن کا افراد کے ساتھ گہرا تعلق ہو اور وہ کسی خاص تحریر کو ایک انداز میں سمجھتے اور تشرح کرتے ہیں۔ اس میں خواندگی کی مشقیں بھی شامل ہیں۔ یعنی لکھنے پڑھنے کی معاشرتی ترتیب کہ کس طرح سے یہ معاشرے میں استعمال ہوتی ہیں۔

خواندگی ایسے مستعمل ہے۔ جیسے اس کی مشق کی جاتی ہے اور جیسے یہ واقع ہوتی ہے یہ ایک پورا طریقہ کار ہے اور اس طریقہ کار کے مطابق کسی کو خواندہ یا ناخواندہ قرار دینا ایک بڑا سوال ہے۔ کیونکہ بہت سے ایسے

افراد جن کو ناخواندہ تصور کیا جاتا ہے وہ بھی روز مرہ زندگی میں کئی ایک خواندہ مشقیں اپنے خاصے انداز میں استعمال کر لیتے ہیں۔

کچھ ماہرین نے اس تصور پر تنقید کی ہے کہ یہ علاقائی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے بنائی گئی ہے۔ جب کہ بین الاقوامی اثرات کو اس میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ کیونکہ مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ علاقائی تجربات کو بین الاقوامی حالات نے کافی حد تک متاثر کیا ہے۔

2.2۔ خواندگی کی سطحیں، بین الاقوامی تناظر میں

قومی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر خواندگی سے متعلق کوئی واضح خصوصیات سامنے نہ آسکیں کہ جس کی بنیاد پر واضح انداز میں یہ فیصلہ ہو سکے کہ خواندگی کیا ہے۔ بہر حال، خواندگی چند مہارتوں کا نام ہے۔ کچھ محققین نے اس کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ چار درجہ بندیاں خواندگی کے تصور کو واضح کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ہے:

2.3۔ پڑھنے کی مہارت کی سطحیں

پڑھنا ایک مہارت ہے۔ اور مشق کئے بغیر اس کا حصول ممکن نہیں۔ لہذا اس کو پانے کے لئے مشق لازمی ہے۔ پاکستان میں سکولوں میں پڑھنے والے بچوں کو کچھ درجوں میں باعتبار پڑھنے کی صلاحیت کے تقسیم کیا جاسکتا ہے اور وہ درجے یوں بیان کئے جاسکتے ہیں:

کوئی بھی درجہ نہیں، بنیادی چیزوں سے واقفیت، بنیادی درجہ، اور بڑھیا درجہ

ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

2.3.1۔ پڑھنے کے کسی درجے کا نہ ہونا

یہ وہ درجہ ہے جس میں فرد کو سرے سے حروف کی پہچان نہیں ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہے تو بہت کم اور اس طرح سے پڑھنے کی مہارت کے حوالے سے وہ کچھ نہیں جانتا۔

2.3.2۔ پڑھنے کا شرط اساسی درجہ

عام پڑھنے کی مہارت کے حوالے سے شرط اساسی درجہ سے مراد وہ درجہ ہے جس میں ایک شخص حروف کو پہچانتا ہو اور ادا کر سکتا ہو۔

2.3.3۔ پڑھنے کا بنیادی درجہ

پڑھنے کے بنیادی درجے کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ فرد وہ مہارت حاصل کر لے جس میں وہ سیکھنے کے لئے پڑھ سکتا ہو۔ پڑھنے کے لئے سیکھنے کا تعلق سکول سے ہے جب کہ کرنے کے لئے پڑھنے کا تعلق عملی خواندگی سے ہے۔ جیسے بالغ افراد عملی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کے لئے، بس کے شیڈول پر کسی خاص چیز کو دیکھنے کے لیے اور اس طرح کے اور مفید کام۔

2.3.4۔ پڑھنے کا متقدم درجہ

پڑھنے کے متقدم درجے سے مراد وہ افراد ہیں جو اپنا ثانوی درجہ تعلیم حاصل کر چکے ہوں۔ یا اس کے برابر کوئی تعلیم حاصل کر چکے ہوں۔

2.4۔ لکھنے کی مہارت کی سطحیں

لکھنا ایک مہارت ہے اور اس کو چار مزید درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
خاص حرکی، لکھنے کے اصول، ترکیب، عملی یا فعال مہارتیں۔

ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

2.4.1۔ لکھنے کے کسی درجے کا نہ ہونا

یہ وہ درجہ ہے جس میں کوئی لکھنے کے حوالے سے کچھ نہ جانتا ہو۔ بنیادی حروف کو بھی نہ لکھ سکتا ہو اور اگر لکھ بھی سکتا ہو تو چند بنیادی حروف کے علاوہ نہ لکھ سکے۔

2.4.2۔ لکھنے کا شرط اساسی درجہ

اس درجے کا جائزہ اس طرح لیا جاسکتا ہے کہ کوئی شخص کہے ہوئے سے کچھ لکھ سکے، حروف تہجی کے حروف لکھ سکے عام استعمال کے الفاظ لکھ سکے۔ اور جسے کے اعتبار سے مشکل الفاظ اور سادہ جملوں کو لکھ سکے۔

2.4.3۔ لکھنے کا بنیادی درجہ

لکھنے کے بنیادی درجے کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ فرد وہ مہارت حاصل کر لے جس میں وہ اس انداز سے لکھ سکے کہ کوئی اچھا قاری اس کی تحریر کو سمجھ سکے۔ مثال کے طور پر، فارم پر کرنا، ہدایات بنانا، فہرست لکھنا، اور اس طرح کے کئی دیگر کام۔

2.4.4۔ لکھنے کا متقدم درجہ

بنیادی صلاحیت والے لکھنے کی مہارت کے ساتھ ساتھ متقدم درجہ میں بھی لکھ سکتا ہے جس میں صحیح اور درست انداز میں رموز اور قاف کا استعمال اور جملے کی مختلف ساختوں کو استعمال کرنا شامل ہیں۔ اس طرح سے فرد کئی طرح کے پیچیدہ لکھنے کے کام کر سکتا ہے۔

2.5۔ حساب کتاب کی مہارت کی سطحیں

حساب کتاب ایک مہارت ہے۔ اس کی مزید درجہ بندی لکھنے اور پڑھنے کی مہارت کی طرح ہی ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2.5.1۔ حساب کتاب کے کسی درجے کا نام ہوتا

یہ وہ درجہ ہے جس میں کوئی فرد اس اہل نہیں ہوتا کہ وہ 100 تک گنتی کر سکے۔ یا پھر اعداد کو علیحدہ سمجھ سکے۔

2.5.2۔ حساب کتاب کا شرط اساسی درجہ

اس درجے کا جائزہ اس طرح لیا جاسکتا ہے کہ وہ فرد جو ذہنی طور پر حساب کتاب کر سکتا ہو، جو اپنے علاقوائی حساب کتاب کے نظام کے مطابق سادہ جمع، تفریق، ضرب، تقسیم کر سکتا ہو اور آسانی کے ساتھ تین عدد والے ہندسوں کو جمع، تفریق کر سکتا ہو نیز آسانی کے ساتھ ہندسوں کو ضرب اور تقسیم کے عمل سے گزر سکتا ہو۔

2.5.3۔ حساب کتاب کا بنیادی درجہ

اس درجہ میں فرد میں یہ الہیت ہوتی ہے کہ وہ اعلیٰ درجے کے حساب کتاب اور شمار کر سکتا ہو جن کا تعلق عام زندگی کے روزمرہ معمولات کے ساتھ ہو۔ اس طرح کے حساب کتاب والی مہارتوں کے ہونے سے فرد اس اہل ہو جاتا ہے کہ وہ عام روزمرہ کے کام، روزگار وغیرہ انجام دے سکتا ہو۔ اور اس کی ریاضیاتی علم، یا حساب کتاب کرنے کی مہارت چوخی جماعت کی رسمی تعلیم کے برابر ہو۔

2.5.4۔ حساب کتاب کا متقدم درجہ

متقدم بنیادی صلاحیت والے افراد وہ کہلانیں گے جو کم مشکل کا سامنا کرتے ہوئے، اور کم غلطیوں کے ساتھ پیچیدہ قسم کے ریاضیاتی مسائل کا حل نکال سکتے ہوں۔ جس کا تعلق سکول کے ساتھ یا پھر روزانہ کے معمولات کے ساتھ ہو۔ ایسے حساب کتاب کے مسائل جن میں کئی ایک عمل کے درجے ملوث ہوں ان کو حل کر سکتا ہو۔ اس کے علاوہ پیمائش کے کئی آلات میں دئے گئے اعداد و شمار کو سمجھ سکتا ہو۔ اور ان کا اطلاق بھی کر سکتا ہو۔

2.6۔ خواندگی کی سطحیں قومی نصاب میں

قومی نصاب میں خواندگی کی تین سطحیں ذکر کی گئی ہیں۔

2.6.1۔ پہلی سطح۔ جماعت اول کے برابر اور جائزے کا معیار

پہلی سطح بنیادی مہارتوں یعنی خواندگی اور حساب کتاب کو متعارف کراتی ہے۔ یہ مہار تین تب فروغ پائیں گی جب بچے کے روزمرہ کی زندگی سے متعلق ہوں گی۔ یعنی زندگی کی مہارتوں کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ اردو زبان میں بولنے کی صلاحیت کو آہستہ آہستہ متعارف کرایا جائے گا۔ جب بھی ضرورت ہوگی اس کو شامل تربیت کیا جائے گا۔ سکھنے والوں کے لئے عملی اور قبل از پیشہ مہار تین، اختیاری ہوں گی۔ اور اس کا انحصار مہیا سہولیات پر ہو گا۔

اس پہلے سطح کے مقاصد میں طلبہ کو اس اہل بنانا ہے کہ وہ پڑھ سکیں، لکھ سکیں اور سوچ سکیں، اس کے ساتھ ان کو سمجھ بھی سکیں۔ ان میں وہ سادہ جملوں، پتایا ایڈریس، پوسترز، علامات، ہندسے، اور دو اعداد والے سادہ ریاضیاتی اعمال سر انجام دے سکیں۔

اس کے متوقع نتائج میں ایک سادہ پیرا گراف کا سمجھ کے ساتھ پڑھنا اور سادہ انداز میں اپنے آپ کو لکھائی کی صورت ظاہر کرنا، اور بنیادی حساب کتاب کرنا شامل ہیں۔

2.6.2- دوسرا سطح، جماعت دوم کے برابر اور جائزے کا معیار

یہ سطح پہلی سطح میں حاصل کی ہوئی مہارتوں کو مزید جلا بخشنے کے لئے ہے۔ عازندگی میں مستعمل اشیاء جیسا کہ اخبار، رسالہ، مزاحیہ تحریریں، گلیوں کی علامات، کینڈر، پوسترزو غیرہ کے استعمال سے اس سطح کو حاصل کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس سطح پر قرأت اور کتابت اردو پر توجہ دی جائے گی۔ اور زیادہ بہتر انداز میں سمجھایا جائے گا۔ خاص طور پر اس کے ثانوی زبان ہونے کی حیثیت سے، جب کہ سیکھنے والے کی ہو۔ زندگی کی مہارتوں کو مزید گھرائی میں سکھایا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان کو بھی اس سطح میں، بولنے کی حد تک متعارف کرایا جا سکتا ہے۔ اگر مناسب تدریسی سہولیات میسر ہوں۔

اس درجے کے مقاصد میں فرد کو لکھنے، پڑھنے، کی مزید تربیت دینا شامل ہے۔ دی گئی تحریر کو درستگی اور روانی کے ساتھ مختلف مقاصد کے لیے استعمال کرنا۔ ہندسے مع ترتیب کے سمجھنا، اعداد والے جمع تفریق کے مسئلے کا حل نکالنا اور اعداد تک ضرب و تقسیم کے قواعد سے آگاہی حاصل کرنا، سادہ حساب کتاب کا سمجھنا اور اپنے اردو گرد کے ماحول میں خواندگی کی مہارتوں کا استعمال کرتے ہوئے، اپنا انہصار کرنا شامل ہیں۔

متوقع نتائج کے طور پر متعلم میں یہ استعداد پیدا کرنا مقصود ہے کہ وہ روزمرہ زندگی میں درپیش ضروریات کے حوالے سے کام آنے والی اشیا جیسے اخبار کا پڑھنا، اور سادہ زبان میں اپنے آپ کو تحریری انداز میں بیان کرنا، وغیرہ سمجھ سکے۔

2.6.3۔ تیسری سطح۔ جماعت چارم کے برابر اور جائزے کا معیار

تیسرا درجے میں پہلے سے جن مہارتوں پر کام ہوا ہے ان کو مزید بہتر بنانے کی سعی کی جاتی ہے نیز اس طرح کی اہلیت پیدا کرنا مقصد ہوتا ہے جس میں طالب علم خود سے لکھنے کی طرف آسکے۔ اس سطح میں اتصال زبان، حساب و کتاب اور زندگی کی مہار تین سکھائی جاتی ہیں۔ دوسرا زبان کی مہارتوں کو مزید تقویت دی جاتی ہے اور انگریزی بطور ایک بین الاقوامی زبان کے متعارف کرائی جاتی ہے اور اس کے لکھنے پڑھنے پر زور دیا جائے گا۔ یہ تب ہی ممکن ہو گا جب استاد میسر ہو۔

تیسری سطح پر مقصد یہ ہے کہ متعلّم کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ دی ہوئی تحریر معنی کی سمجھ کے ساتھ، روانی کے ساتھ، اور درست انداز میں پڑھ اور لکھ سکے۔ تلمذ کو اس سطح پر اس اہل ہونا چاہیئے کہ وہ کسی بھی طرح کی تحریر کو سمجھ سکے۔ اعداد کے حساب و کتاب کر سکے اور اوسط اور فی صد کے سوالات حل کر سکے، معلومات کو سمجھ سکے اور اپنی زندگی اور معاشرے کو بہتر بنانے میں اپنا فعال کردار ادا کر سکے۔

متوقع نتائج کے طور پر اس طرح کی اہلیت پیدا کرنا مقصود ہے جس میں سکھنے والا درسی کتب، رسائل، اور روزمرہ عام حالات میں پڑھا جانے والا مواد آسانی سے پڑھ سکے، درخواست لکھ سکے اور سادہ الفاظ میں اپنے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے کوئی خط لکھ سکے نیز ریاضیاتی، جغرافیائی اور پیمائشی مسائل کو سلیجا سکے۔

2.7۔ خلاصہ / اہم نکات

اس عنوان کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- 1۔ خواندگی کی نوعیت حاصل کی گئی پڑھنے اور حساب کتاب کی مہارتوں کی مختلف سطحوں سے ہے۔
- 2۔ پڑھنے اور حساب کتاب کی مہارتوں کو ان کے مختلف درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- 3۔ پاکستان میں خواندگی کی مختلف سطحوں کو جماعت اول، دوم، سوم اور چارم میں باقاعدگی سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی عمومی مہارتوں سے جوڑا گیا ہے۔

2.8۔ سکھنے کی سرگرمیاں

- اس عنوان کو بہتر انداز میں سکھنے کے لئے درج ذیل سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں:
- ☆ اپنے خاندان یا پڑوسیوں کے پانچ (5) چھوٹے بچوں میں خواندگی کی مختلف سطحوں کا جائزہ لیں۔
 - ☆ قومی نصاب میں دی گئی خواندگی کی مختلف سطحوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ان مہارتوں کی موجودگی کا جائزہ لیں۔

2.9۔ خودآزمائی نمبر 2

- سوال نمبر 1۔ خواندگی میں شامل مختلف مہارتوں کی مختلف سطحوں میں تقسیم کو بیان کریں۔
- سوال نمبر 2۔ تعلیم بالغاء یا بچوں کے غیر رسمی تعلیمی پروگراموں میں خواندگی کی مہارتوں کو سکھانے کا طریقہ کار واضح کریں۔

2.10۔ خواندگی کی اہمیت

خواندگی ایک حق کی حیثیت سے اور فوائد کے اعتبار سے عقلی طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ فرد، خاندان اور قوموں کی زندگی میں قابل قدر کردار ادا کرتی ہے۔ وسیع پیانا پر خواندگی علاقائی اور عالمی اعتبار سے فیصلہ سازی، انسانی وسائل کا فروع اور اپنا مؤثر حصہ ڈالنے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

خواندگی نہ صرف فرد کو اقتصادی خوشحالی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے بلکہ پوری قوم کے لئے بھی ایک مضبوط اقتصادی نظام کی صورت میں نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔ خواندگی کے منفی پہلوؤں پر اچھا خاصاً مناظرہ ہوا ہے اور یہ دلائل زیادہ تر خواندگی کو کیسے اختیار کیا جاتا ہے، سے متعلق ہیں۔ ان کا تعلق ان ذرائع سے ہے جس سے خواندگی حاصل کی جاتی ہے۔ کچھ ذرائع خطرناک ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر دفتری مقاصد کے لیے زبردستی کوئی زبان اختیار کی جائے تو بولنے والی زبان کا حرج ہو جاتا ہے۔ کچھ خواندگی پروگرام ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا مقصد کوئی مخصوص سیاسی نظریہ رانچ کرنا ہو۔

خواندگی کے فوائد اہمیت کو انسانی، سیاسی، ثقافتی، معاشرتی اور اقتصادی درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

2.10.1۔ انسانی فوائد

خواندگی سب کے لئے فائدہ مند ہے مگر اس کا خاص فائدہ بالغ افراد کو ہوتا ہے۔ خواندہ انسان اپنی عزت نفس کو زیادہ اچھے طریقے سے اجاگر کر سکتا ہے، اپنی تحقیقی صلاحیتوں کو نکھار سکتا ہے اور اپنی تنقیدی سوچ کو فروغ دے سکتا ہے۔ اور اسی طرح کے مقاصد کے ساتھ، تعلیم بالغان دی جاتی ہے۔ خواندگی کے انسانی فوائد اپنے آپ میں بہت قیمتی ہوتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ خواندہ فرد کو دیگر بہت سے فوائد بھی مل جاتے ہیں۔ اس حوالے سے اچھی صحبت اور ملکی اور معاشرتی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شامل ہے۔

2.10.2۔ عزتِ نفس

خواندگی کے عزتِ نفس کے اعتبار سے بہت سے فوائد ہیں۔ برازیل، بھارت، متوجہ ہائے امریکہ اور کئی ایک افریقیائی و ایشیائی ممالک میں منعقد کئے گئے تعلیم بالغان پر گراموس میں، حصہ لینے والوں کی عزتِ نفس کی ترقی اس کا ثبوت ہے۔ اس طرح سے متعدد تحقیقی مقالوں میں مذکورہ بالا فوائد کا ذکر ملتا ہے۔

2.10.3۔ تمکین

تمکین یعنی قوت کا حصول، خواندگی کا ایک حقیقی نتیجہ ہے۔ خاص طور پر عورتوں کی تمکین تاکہ وہ انفرادی طور پر اپنے گھر یا اور کام والی زندگی میں مؤثر عمل کر سکیں۔ سب سے پہلے یہ کہ جتنے بھی خواندگی پر گرام ہوتے ہیں ان کا مقصد ہی بالغوں کو ایسی مہارتیوں سے روشناس کرنا ہوتا ہے جن سے وہ اطمینان اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ ان افراد کی خواندگی میں جیسے ہی اضافہ ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہی یہ معاشرتی اور اقتصادی خوشحالی کی راہ ہموار کرنے کا بھی باعث بنتے ہیں۔ بشرطیہ کہ مناسب ماحول میسر ہو۔ اس طرح کا تصور کئی ایک تحقیقی مطالعوں سے ہوتا ہے جس میں بہت سے حصہ لینے والوں نے اپنے جذبات کا انطباق کیا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ پڑھنے لکھنے میں وہ خود مختار ہوں اور زیادہ سے زیادہ آزادی سے ثابت طور پر لطف اندازو ہو سکیں۔

2.10.4۔ سیاسی فوائد

افراد جب کشیر تعداد میں خواندہ ہوں گے تو وہ زیادہ بہتر طور پر اپنے لئے سیاسی قیادت کا انتخاب کر سکیں گے۔ ان کی استعداد بڑھ جائے گا اور وہ سیاست میں فعال حصہ لینے کے اہل ہو جائیں گے۔ تعلیم یافتہ لوگ سیاسی

طور پر زیادہ آگاہ ہوتے ہیں اور زیادہ برداشت پر مبنی رویہ اپناتے ہیں۔ خواندگی کے پروگراموں میں حصہ لینے سے دیگر کئی طرح کے فوائد جیسے کہ تجارتی سرگرمیوں کا بڑھ جانا، معاشرتی فلاج اور سیاسی و قومی زندگی میں بہتری کا آنا شامل ہیں۔

2.10.5۔ ثقافتی فوائد

خواندگی کے فوائد کو بمقابلہ سیاسی فوائد کے بیان کرنا قادرے مشکل ہے۔ تعلیم بالغاء کے پروگراموں میں مختلف قسم کے اقدار و شعائر کو تدریس کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ علاوه ازیں تنقیدی سوچ کی بنیادیں فراہم کر کے ان کو رویوں کی تربیت بھی دینی چاہیے۔ ان خواندگی پروگراموں میں تحریری ثقافت بھی ملتی ہے جس کو قاری آزادی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ اس طرح سے خواندگی پروگراموں سے ثقافتی ترقی کی بنیاد پڑتی ہے۔ ثقافت کی آبیاری اور ترقی ممکن ہوتی ہے۔ اس طرح مختلف افراد ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر سیکھنے کے عمل میں شریک ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تعلیم بالغاء ہو یا کوئی اور علمی پروگرام اس طرح کے مختصر پروگرام کا کامیابی سے ہمکنار ہونا اور وسعت اختیار کرنا محنت طلب اور صبر پزما کام ہے۔ اس طرح کی تبدیلی زیادہ وقت میں اور مسلسل کسب سے حاصل ہوتی ہے۔

2.11۔ خلاصہ / اہم نکات

اس عنوان کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- 1۔ خواندگی کی اہمیت ہر دور میں تسلیم شدہ ہے۔
- 2۔ خواندگی کی انسانی زندگی پر اثرات وسیع ہیں۔
- 3۔ خواندگی کے انسان کی سیاسی، سماجی اور ثقافتی زندگی پر ثابت اثرات اسے معاشرے کا فعال رکن بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

2.12۔ سیکھنے کی سرگرمیاں

اس عنوان کو بہتر انداز میں سیکھنے کے لئے درج ذیل سرگرمیاں تجویز کی جا رہی ہیں:

- ☆ اپنے علاقے میں موجود خواندہ اور ناخواندہ افراد کا موازنہ کریں۔
- ☆ اپنے علاقے میں موجود چند پڑھ لکھے افراد کے معاشری، معاشرتی اور سیاسی حالات کا تلقیدی جائزہ لیں۔
- ☆ اپنے علاقے میں موجود چند تعلیم یافتہ افراد کے گھر بیویوں حالات کا جائزہ لیں۔
- ☆ اپنے علاقے میں موجود چند ناخواندہ افراد کے حالات زندگی کا تلقیدی جائزہ لیں۔

2.13۔ خود آزمائی نمبر 3

- سوال نمبر 1۔ خواندگی انسانی زندگی کو کیسے متاثر کرتی ہے؟
- سوال نمبر 2۔ خواندگی کے انسانی زندگی کے سیاسی، سماجی، معاشری اور معاشرتی فوائد کا جائزہ لیں۔
- سوال نمبر 3۔ خواندہ افراد کا معاشرتی، علاقائی اور قومی ترقی میں ثبت کردار پر مفصل بحث کریں۔

3۔ جوابات

جوابات یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

یونٹ نمبر 2

پاکستان میں خواندگی

(ماضی کے رجحانات اور مستقبل کے امکانات)

تحریر: ارشد سعید خان

نظر ثانی: بلاں احمد

فہرست

33	یونٹ کا تعارف	1
33	یونٹ کے مقاصد	2
34	1.- پاکستان میں خواندگی: ماضی کے رجحانات اور مستقبل کے امکانات	3
36	1.1.- دیگر علاقائی ممالک سے موازne	4
37	1.2.- شرح خواندگی میں صنفی اور علاقائی تفاوت	5
38	1.3.- فروغ خواندگی بالغاء کے لیے کوششیں اور تاریخی جائزہ	6
41	1.4.- پاکستان میں فروغ خواندگی کا سفر: ایک تجزیہ	7
43	1.5.- مستقبل میں فروغ خواندگی کے امکانات	8
44	1.6.- خود آزمائی	9
44	1.7.- جوابات	10

یونٹ کا تعارف

شرح خواندگی مختلف ممالک اور معاشروں میں انسانی ترقی کی پیمائش کا ایک عالمی طریقہ ہے۔ شرح خواندگی اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ ملک کا تعلیمی نظام وہاں کے شہریوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں کسی حد تک کامیاب رہا ہے۔ عمومی طور پر شرح خواندگی کے فروغ کا سب سے اہم ذریعہ سکول اور رسمی تعلیم کے ادارے ہیں۔ جو بچے ابتداء میں سکول کی تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں وہ بڑے ہو کر ناخواندہ افراد کی صفت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ قیام پاکستان سے اب تک ہر منصوبے اور پالیسی میں فروغِ تعلیم اور شرح خواندگی میں اضافے کے لئے اقدامات کا اعلان کیا گیا مگر ان پر خاطر خواہ عمل درآمد نہ ہوا۔ وقتاً فوقاً خواندگی بالغال اور محروم تعلیم بچوں کے لئے محدود پیمانے پر پراجیکٹ شروع کیے گئے مگر درکار وسائل اور رہنمائی میسر نہ آنے کے سبب مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ اس یونٹ میں پاکستان میں فروغ خواندگی کی کوششوں کا خلاصہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ شرح خواندگی کی صورتحال اور اس میں اضافے کی رفتار کا تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔

یونٹ کے مقاصد

- اُمید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- 1۔ پاکستان میں شرح خواندگی کے مختلف اقدامات اور منصوبوں کا خلاصہ بیان کر سکیں۔
 - 2۔ پاکستان میں دیگر ممالک کے مقابلے میں کم شرح خواندگی کی وجہات بیان کر سکیں۔
 - 3۔ پاکستان کے مختلف علاقوں اور اصناف میں شرح خواندگی میں فرق واضح کر سکیں۔
 - 4۔ پاکستان میں ناخواندہ افراد کی بڑھتی ہوئی تعداد اور شرح خواندگی میں اضافے کی سنت رفتاری کا تجزیہ کر سکیں۔

1۔ پاکستان میں خواندگی: مااضی کے رجحانات اور مستقبل کے امکانات

شرح خواندگی جانے کا سب سے جامع اور براہ راست ذریعہ مردم شماری ہے۔ مردم شماری کے دوران دس سال سے زائد عمر کے افراد سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ خواندہ ہیں یا ناخواندہ۔ ان کے جوابات کی روشنی میں خواندگی کی شرح کا تعین ہوتا ہے تاہم پاکستان میں مردم شماری عموماً ہر دس سال کے بعد کی جاتی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں کئی مرتبہ مردم شماری بروقت نہ ہو سکی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی مردم شماری 1951ء میں ہوئی۔ اس مردم شماری میں خواندگی کے لئے جو تعریف اور معیار تعین کیا گیا وہ نہایت سادہ، عمومی اور غیر جامع تھا۔ اس پہلی مردم شماری میں ہر اس فرد کو خواندہ شمار کیا گیا جو کسی بھی زبان میں سادہ تحریر پڑھ سکتا ہو۔ 1951ء کی خواندگی کی تعریف میں تحریر کو سمجھ بوجھ کے ساتھ پڑھنے کی کوئی شرط نہیں تھی اور لکھنے کی صلاحیت کو بھی شامل نہ کیا گیا۔ چنانچہ وہ افراد بھی خواندہ شمار ہوئے جو قرآن مجید ناظرہ تو پڑھ سکتے تھے مگر نہ تو وہ معانی یا مفہوم سمجھ سکتے تھے اور نہ ہی لکھ سکتے تھے تیجتاً جو اعداد و شمار سامنے آئے ان سے حقیقی یا عملی طور پر خواندہ افراد کی شرح واضح نہ ہو سکی۔ بعد ازاں 1961ء اور 1972ء کی مردم شماریوں کے لئے خواندگی کی بہتر تعریف یا معیار کو استعمال کیا گیا۔ یعنی محض پڑھ سکنے کی صلاحیت کی بجائے سمجھ بوجھ کے ساتھ پڑھ سکنے کی شرط عائد کی گئی اور اس کے علاوہ لکھنے کی اہلیت کو بھی شامل کیا گیا۔ خواندگی کی تعریف یا معیار کو بلند کرنے کے نتیجے میں 1961ء کی مردم شماری میں خواندگی کی شرح 1951ء کی نسبت کم ہوئی مگر نئے اعداد و شمار زیادہ واضح اور قابل اعتماد تھے۔ 1951ء سے 2022ء کے دوران متعدد مرتبہ مردم شماری ہوئی۔ ان میں جو شرح خواندگی کے اعداد و شمار آئے ان کا خلاصہ درج ذیل جدول میں پیش ہے:

جدول نمبر 1۔ پاکستان میں خواندگی کی شرح (1951-2022)

سال	ماخذ (Source)	مجموعی شرح خواندگی
1951	مردم شماری رپورٹ	17.9%
1961	ایضاً	16.9%
1972	ایضاً	21.7%

26.2%	الیضاً	1981
43.92%	الیضاً	1998
58%	الیضاً	2017
62.8%	الیضاً	2021
63%	الیضاً	2022

درج بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ پاکستان میں مجموعی شرح خواندگی میں 1951ء سے 2022ء کے دوران اضافہ واقع ہوا تاہم اس کی رفتار بہت کم تھی۔ 1951ء سے 2022ء تک 72 برسوں کے عرصے میں شرح خواندگی میں 18.9% سے 68% تک اضافہ ہوا۔

1998ء کے بعد آئندہ مردم شماری 2008ء میں متوقع تھی مگر انتظامی مشکلات اور سکیورٹی خدشات کے پیش نظر اسے ملتوی کیا جاتا رہا۔ بالآخر 2017ء میں پاکستان کی چھٹی مردم شماری کی گئی۔ اس کے نتائج 2018ء کے اوائل میں نئے اعداد و شمار جاری کئے گئے۔ ایکسوں صدی کے اوائل میں حکومت پاکستان نے سماجی، تعلیمی، معاشری اور صحت عامہ کے اعداد و شمار سے مسلسل آگاہ رہنے کے لئے محمد دبپیانے پر سروے کا آغاز کیا۔ یہ سروے ہر دو سال بعد کیا جاتا ہے۔ تحقیق اور شماریات کے علمی سطح پر تسلیم کردہ طریقوں کے مطابق ایسے علاقوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو ملک کی مختلف آبادیوں، صوبوں اور اضلاع کی نمائندگی کرتے ہوں اور پھر ان علاقوں میں تناسب کے مطابق مختلف شہری اور دیہی امیر اور غریب گھروں میں جاکر ان کے مکینوں سے ان کے تعلیمی اور معاشرتی کوائف کے بارے میں معلومات ریکارڈ کی جاتی ہیں۔ سماجی پہلوؤں اور معیار زندگی کے بارے میں کوائف اکٹھا کرنے کے لئے حکومت پاکستان جو سروے ہر دو سال بعد کرتی ہے اس کا نام درج ذیل ہے:

Pakistan Social and Living Standard Measurement Survey (PSLM)

درج بالا سروے کے مطابق 2014-15ء میں پاکستان میں خواندگی کی شرح 60 فیصد تھی۔ 2018ء میں خواندگی کی شرح 58 فیصد ہے۔ آئندہ صفحات میں مختلف صوبوں اور شہری و دیہی علاقوں میں شرح خواندگی کا موازنہ تحریر کیا جائے گا۔

1.1۔ دیگر علاقائی ممالک سے موازنہ

جنوبی ایشیاء (South West Asia) اور جنوب مغربی ایشیاء (South West Asia) میں نو (9) ممالک شامل ہیں۔ ان میں بیشتر ممالک ترقی پذیر ہیں۔ جنوبی ایشیاء کے دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان کے تعلیمی اشارے حوصلہ افزان نہیں۔ درج ذیل جدول سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرح خواندگی کے حوالے سے پاکستان کا مقام کیا ہے۔ عالمی سطح پر موازنے کے لئے 15 سال سے زائد عمر کے افراد میں خواندگی کی شرح کو شمار کیا جاتا ہے۔

جدول نمبر 2۔ پاکستان میں شرح خواندگی۔ ہمسایہ ممالک سے قابلی موازنہ (15 سال سے زائد عمر)

نام ملک	کل شرح خواندگی %	پر امری سطح پر شرح شرکت %	محروم تعلیم بچے (School Children) Out of
افغانستان	32	-	-
بُنگلہ دیش	75	-	-
بھارت	74.4	98	29 لاکھ
ایران	96	99	45 ہزار
مالدیب	98	-	-
نیپال	68	97	92 ہزار
سری لنکا	92.3	97	47 ہزار
پاکستان	58	73	56 لاکھ

(مأخذ۔ یونیسکو، عالمی تعلیمی جائزہ رپورٹ 2022ء)

UNESCO, Global Education Monitoring Report, 2016, Paris

درج بالا اعداد و شمار سے عیاں ہے کہ پاکستان میں شرح خواندگی میں اضافے کی رفتار دیگر ممالک کی نسبت کم رہی ہے اسی لئے آج شرح خواندگی کے حوالے سے پاکستان کئی ممالک سے پیچھے رہ گیا ہے۔ بھارت میں 15 سال سے زائد عمر کے افراد میں شرح خواندگی 69 فی صد ہے جب کہ پاکستان میں یہ شرح محض 56 فی صد ہے۔ حالانکہ دونوں ممالک ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے۔ اسی طرح سری لنکا میں 91 فی صد اور ایران میں

85 فیصد افراد خواندہ ہیں۔ درج بالا جدول میں مختلف ممالک کے پرائمری سطح اور محروم تعلیم بچوں کے اعداد و شمار بھی دیے گئے ہیں بھارت، ایران، نیپال اور سری لنکا میں پرائمری سکولوں میں بچوں کے داخلے کی شرح 90 فیصد سے زیادہ ہے اسی لیے ان ممالک میں خواندگی کی شرح پاکستان سے بہتر ہے۔ پاکستان میں پرائمری سطح کی عمر (5 تا 9 سال) کے محروم تعلیم بچوں کی تعداد خطے میں سب سے زیادہ یعنی 56 لاکھ ہے۔ بھارت کی آبادی پاکستان سے 5 گنازیادہ ہے مگر وہاں محروم تعلیم بچوں کی تعداد کم ہے یعنی صرف 29 لاکھ ہے۔

1.2۔ شرح خواندگی میں صنفی اور علاقائی تفاوت

(Gender and Provincial Disparities)

اگرچہ پاکستان کی مجموعی قومی شرح خواندگی 58 فیصد ہے تاہم یہ شرح ملک کے تمام حصوں یادوں و صنفوں (مرد اور عورت) میں ایک جیسی نہیں۔ تعلیم اور معاشی ترقی کی سطحوں کے مطابق مختلف علاقوں میں شرح خواندگی کا تناسب مختلف ہے۔ شہروں اور ترقی یافتہ صوبوں اور اضلاع میں خواندگی کی شرح دیہی اور پسمندہ علاقوں کی نسبت بہتر ہے۔ اسی طرح مجموعی طور پر مردوں میں خواندگی کی شرح زیادہ جبکہ خواتین میں کم ہے۔ بعض صورتوں میں تودیہی علاقوں میں خواندگی کی شرح اسی صوبے کے شہری علاقوں کی شرح کے نصف سے بھی کم ہے۔ درج ذیل جدول میں مختلف صوبوں اور اصناف میں خواندگی کی مجموعی شرح کے اعداد و شمار تحریر کئے گئے ہیں۔

جدول نمبر 3۔ صوبوں اور اصناف میں شرح خواندگی میں تفاوت کا موازنہ (10 سال سے زائد عمر)

بلوچستان	خیبر پختونخواہ	سندھ	پنجاب	پاکستان
کل %	%	%	%	%
مددوں میں %	عورتوں میں %	شہری علاقوں میں %	دیہی علاقوں میں %	خواتین میں %
46	56	67	72	17
85	44	73	54	94
64	72	50	55	49
60	53	36	44	36
پاکستان	خیبر پختونخواہ	سندھ	پنجاب	بلوچستان

(Source: Pakistan Social and Living Standard Measurement (PSLM) Survey Report 2019-20)

درج بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر پنجاب میں خواندگی کی شرح بلوچستان، سندھ اور خیبر پختونخواہ سے بہتر ہے صوبہ بلوچستان میں خواندگی کی شرح دیگر تمام صوبوں سے کم ہے۔ ملک کے بعض علاقوں میں آباد لوگ لڑکیوں کی تعلیم یا تعلیم نسوان کی اہمیت سے آگاہ نہیں ہیں۔ چنانچہ وہاں بچیوں کو سکول میں داخل کروانے کا رجحان کم رہا ہے۔ نتیجتاً ایسے علاقوں اور طبقات میں خواتین کی شرح خواندگی بہت کم ہے۔ بعض مقامات پر سکول موجود نہیں تھے یادور واقع تھے اس لئے وہاں کے والدین اپنے بچوں اور بچیوں کو تعلیم سے بہرہ ورنہ کر سکے۔ درج بالا جدول سے پاکستان میں شرح خواندگی کے حوالے سے صفتی اور علاقائی تفاوت نمایاں ہوتے ہیں۔

درج بالا اعداد و شمار سے تعلیم کے حوالے سے نہایت تلخ حقائق سامنے آتے ہیں۔ مثلاً ایک طرف تو سندھ کے شہری علاقوں میں 73 فی صد افراد خواندہ ہیں دوسری طرف اسی صوبے کے دیہی علاقوں میں محض 19 فی صد خواتین لکھنا پڑھنا جانتی ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں صورتحال اس سے بھی دگرگوں ہے۔ بلوچستان کے دیہی علاقوں میں محض 15 فی صد خواتین خواندہ ہیں۔

1.3- فروع خواندگی بالغال کے لیے کوششیں اور تاریخی جائزہ

قیام پاکستان سے لے کر آج تک جو بھی قومی تعلیمی پالیسی مرتب ہوئی یا تعلیمی منصوبہ تشکیل دیا گیا اس میں فروع خواندگی کے لئے انقلابی اقدامات کا عزم ظاہر کیا گیا۔ تاہم ان پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ بعض پراجیکٹ شروع کئے گئے مگر مسلسل سیاسی اور انتظامی تبدیلیوں کے نتیجے میں ایسے پروگرام کچھ عرصے کے بعد روک دیئے گئے۔ 1951ء سے 2013ء کے دوران مختلف حکومتوں نے فروع خواندگی کے لئے درج ذیل اقدامات اور اهداف کا اعلان کیا۔

1.3.1- آں پاکستان ایجو کیشنل کانفرنس (1947) نے اپنی سفارشات میں تعلیم بالغال کو صوبائی حکومتوں کی ایک اہم ترجیح قرار دیتے ہوئے ایک خصوصی سیکیشن کے قیام اور خواندگی مہم کے

آغاز، تدریسی خواندگی مواد کی تیاری اور ریڈیو کو فروغ خواندگی کے لئے استعمال کرنے کے اقدامات کی سفارش کی۔

آل پاکستان ایجو کیشنل کانفرنس (1951) نے تعلیم بالغاں کے 8,953 مراکز کے قیام اور ان میں 947,736 ناخواندہ افراد کے داخلے اور اس پروگرام کے لئے بجٹ میں 8,885,240 روپے منصوص کرنے کی سفارش کی۔ - 1.3.2

قومی تعلیم کمیشن (1954) نے اپنی رپورٹ میں متعدد سفارشات شامل کیں جن میں طلباء کے ذریعے فروغ خواندگی مہم ایک کو پڑھائے ایک (Each One Teach One) حصول خواندگی پر معاشی فوائد لازمی پر ائمہ تعلیم اور خواندگی بالغاں کے پہلے سے جاری پروگراموں میں وسعت شامل تھی۔ - 1.3.3

قومی پالیسی (1969) میں بھی فروغ خواندگی کے لیے متعدد اقدامات کا اعلان کیا گیا۔ ان میں سب سے اہم قومی سپاہ خواندگی (National Literacy Corps) اور ایڈلٹ ایجو کیشن اتحارٹی کا قیام شامل تھا۔ - 1.3.4

قومی تعلیمی پالیسی (1970) میں آئندہ پانچ سالوں میں 50 لاکھ ناخواندہ افراد کو خواندہ بنانے کا ہدف مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ بالغوں کے لئے غیر رسمی تعلیم اور ملازمین کے لئے ان کے کام یا پیشے کی مناسبت سے بنیادی تعلیم کے پروگرام شروع کرنے کا اعلان کیا گیا۔ - 1.3.5

تعلیمی پالیسی (1972-1980) میں ایک ملک گیر خواندگی مہم کے آغاز، قومی سپاہ خواندگی کی تشکیل، 276,000 خواندگی مراکز کے قیام اور گیارہ لاکھ ناخواندہ افراد کو خواندگی کی مہارت سکھانے کا ہدف مقرر کیا گیا۔ - 1.3.6

تعلیمی پالیسی (1979) میں ٹیلی ویژن کے ذریعے تدریسی خواندگی کے پروگرام نشر کرنے اور دس ہزار ٹیلی ویژن خواندگی مراکز قائم کرنے کے ہدف کا اعلان کیا گیا۔ اسی پالیسی میں اعلان کیا

- گیا کہ علامہ اقبال اور پنیور سٹی دس ہزار خواندگی اساتذہ کو تربیت فراہم کرے گی۔ اس کے علاوہ طلبہ پر مشتمل خواندگی رضاکاروں کو منظم کرنے کی سفارش کی گئی۔
- 1.3.8 - خواندگی ایکٹ (1987) پارلیمنٹ نے منظور کیا۔ اس قانون کے تحت ڈرائیورنگ اور اسلخ لائسنس اور پاسپورٹ (مساوئے جگ پاسپورٹ) صرف خواندہ افراد کو جاری کرنے کی شرط مقرر کردی گئی۔ تاہم اس قانون کی تاریخ نفاذ کا اعلان وفاقی حکومت کی صوابید پر چھوڑ دیا گیا۔ تجھستاً آج تک اس اہم قانون پر عملدرآمد کا نوٹیفیکیشن جاری نہ ہوسکا۔
- 1.3.9 - قومی تعلیمی پالیسی (1992) میں یہ ہدف مقرر کیا گیا کہ آئندہ تین سال میں یعنی 1995ء تک شرح خواندگی کو 50 فیصد اور 2002ء تک 70 فیصد تک بڑھایا جائے گا۔ بدقتی سے یہ ہدف بھی حاصل نہ ہوسکا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2015ء میں پاکستان کی شرح خواندگی صرف 60 فیصد کے لگ بھگ تھی۔
- 1.3.10 - قومی تعلیمی پالیسی (1998-2010) میں غیر رسمی بنیادی تعلیم کا ایک ملک گیر پروگرام شروع کرنے اور اس کے تحت 55 لاکھ محروم تعلیم بچوں کو بنیادی تعلیم فراہم کرنے اور 2010 تک شرح خواندگی کو 70 فیصد تک بڑھانے کے اهداف کو شامل کیا گیا۔
- 1.3.11 - قومی تعلیمی پالیسی (2009) میں شرح خواندگی کو 86 فیصد تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا گیا۔ یہ سفارش بھی کی گئی کہ آئندہ تمام صوبائی حکومتیں اپنے تعلیمی بجٹ کا کم از کم 4 فیصد خواندگی بالغاء اور غیر رسمی بنیادی تعلیم پر صرف کریں گی۔ تاہم آج تک کسی صوبائی حکومت نے اس پر عمل نہیں کیا۔
- 1.3.12 - پاکستان وژن (2025 Pakistan Vision): حکومت پاکستان نے 2013ء میں ایک وسیع المیعاد اور دور رس ترقیاتی نصب العین اور حکمت عملی کا اعلان کیا۔ اس وژن کے پانچ اہم ستون ہیں۔ سب سے پہلا ستون افرادی قوت کی تغیری ہے۔ اس کے تحت 2025ء تک

شرح خواندگی کو 90 فی صد تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ پاکستان اس منزل کو حاصل

کر پائے گا یا نہیں؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب ہم ماضی کے آئینے میں دیکھ سکتے ہیں۔

آئین پاکستان میں 2010 میں اٹھارویں ترمیم (Eighteen Amendment) کے بعد تعليم کا شعبہ صوبوں کو تفویض کر دیا گیا جس کے بعد پاکستان کے صوبے اپنے معروضی حالات اور ضروریات کے مطابق تعلیمی پالیسیاں، نصاب، کتب اور خواندگی پروگرام متعارف کرو سکتے ہیں۔ صوبائی حکومتیں اور متعلقہ محلہ جات خواندگی وغیرہ سی تعلیم کے فروع کے پروگراموں کو متعارف کروارے ہیں۔

درج بالا قومی تعلیمی پالیسیوں کی دستاویزات اور عملی اقدامات میں تضاد رہا ہے اور طے شدہ اهداف کو حاصل کرنے کی عملی کوششوں میں کمی رہی ہے۔ اس کی وجہات کا ہم آئندہ سطور میں تجزیہ کریں گے۔

1.4۔ پاکستان میں فروع خواندگی کا سفر: ایک تجزیہ

کسی بھی ملک یا معاشرے میں فروع خواندگی کا سب سے اہم اور کلیدی ذریعہ بچوں کو بنیادی تعلیم کی فراہمی ہے۔ جب کوئی ملک نئی نسل کے تمام بچوں کو بنیادی تعلیم فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اس کے نتیجے میں لاکھوں محروم تعلیم بچے جب بڑے ہوتے ہیں تو وہ پڑھ لکھ نہیں سکتے اور یوں وہ ناخواندہ بالغ کہلاتے ہیں۔ کسی ملک میں خواندگی کی شرح اگر کم ہے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ وہاں رسمی تعلیم کا نظام 100 فی صد بچوں کو بنیادی تعلیم فراہم نہیں کر رہا۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی مردم شماری کے مطابق ملک میں ناخواندہ افراد کی تعداد 2 کروڑ کے لگ بھگ تھی۔ اگرچہ پاکستان میں نئے سکول قائم کیے گئے اور تعلیم پر اخراجات میں بھی اضافہ کیا جاتا رہا مگر اضافہ آبادی کے سبب نئے سکولوں کے قیام اور ان میں داخل کیے جانے والے بچوں کی تعداد اور ملک میں پیدا ہونے والے نئے بچوں کی تعداد میں قابل ذکر فرق رہا۔ تیجنتاً شرح خواندگی میں بذریعہ اضافہ ضرور ہوا مگر اس کے ساتھ ساتھ ناخواندہ افراد کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔

درج ذیل جدول میں پاکستان میں ناخواندہ آبادی میں بذریعہ اضافے کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔

جدول نمبر 4۔ ناخواندہ آبادی میں اضافے کا رجحان

ناخواندہ افراد (ملین)	شرح خواندگی %	کل آبادی (10 سال سے زائد عمر میں)	سال
18.64	16.4	22.71	1951
22.08	16.3	26.12	1961
33.59	21.7	42.91	1972
42.69	26.2	56.33	1981
50.38	43.92	89.84	1998
75.6	58.00	90.00	2018

مأخذ: پاکستان میں مردم شماری کی روپورٹیں

درج بالا جدول سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں خواندہ افراد کی تعداد بذریعہ اضافہ ہو رہا ہے۔

1951ء میں ملک دس سال سے زائد عمر کے ناخواندہ افراد کی تعداد ایک کروڑ 86 لاکھ تھی جو بڑھتے ہوئے

1998ء میں 5 کروڑ سے تجاوز کر گئی اور 2018ء میں 7 کروڑ 56 لاکھ تک پہنچ گئی۔

پاکستان میں کئی مرتبہ خواندگی بالغاء کے پروگرام شروع کیے گئے مگر ان کا پھیلاو اور اثر محدود رہا۔

پاکستان میں کم شرح خواندگی کی درج ذیل وجوہات عیاں اور واضح ہیں۔

1۔ محدود تعلیمی بجٹ۔

2۔ پسمندہ علاقوں میں سکولوں کا زیادہ فاصلے پر واقع ہونا۔

3۔ بعض آبادیوں اور گھر انوں میں تعلیم کی اہمیت کا شعور نہ ہونے کے سبب بچوں کی تعلیم سے غفلت۔

4۔ فروع خواندگی یا تعلیم بالغاء اور غیر رسمی بنیادی تعلیم کے فروع کے لئے منظم اور بھروسہ کوششوں اور

اقدامات کا نہ ہونا۔

- 5۔ فروع خواندگی بالغاء اور غیر رسمی بنیادی تعلیم کے مراکز کے لئے انتہائی کم بجٹ کی فراہمی۔ کئی صوبائی حکومتیں ان پروگراموں کے لئے کوئی بجٹ سرے سے منقص ہی نہیں کرتیں۔
- 6۔ خواندگی پروگراموں کا سیاسی فوائد کیلئے آغاز اور حکومتوں کی تبدیلی کے بعد سیاسی بنیادوں پر ان کی بندش خواندگی بالغاء کے لئے مطلوبہ تنظیمی ڈھانچے کی عدم موجودگی۔ خصوصاً اتر بیتی اور اروں اور تحقیق کی کمی۔
- 7۔ دنیا میں ایسے ممالک ہیں جنہوں نے اپنے شہریوں کو کم وقت میں خواندہ بنانے کے لئے ملک گیر پروگرام شروع کیے اور سیاسی راہنماؤں کی ذاتی دلچسپی اور مدد برانہ قیادت کے نتیجے میں حریت انگلیز نتائج حاصل کیے۔ روس، چین، کیوبا، انڈونیشیا کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ بد قسمتی سے پاکستان میں ہر حکومت نے فروع خواندگی کے بلند بانگ عزم کا اظہار کیا مگر اس کے لئے نہ تو مطلوبہ بجٹ مہیا کیا گیا اور نہ انتظامی معاونت فراہم کی گئی اور یوں یہ تمام اہداف اور منصوبے دستاویزات میں درج رہے اور ان خوابوں کی عملی تعبیر نہ ہو سکی۔

1.5۔ مستقبل میں فروع خواندگی کے امکانات

قیام پاکستان سے اب تک گزشتہ 75 سالوں میں ہماری شرح خواندگی میں اوسطاً ایک فی صد سے بھی کم سالانہ اضافہ ہوتا رہا ہے۔ 1951ء میں ہماری شرح خواندگی 16 فی صد کے لگ بھگ تھی اور 2022ء میں صرف 63 فی صد تھی۔ اضافے میں سابقہ رفتار کو مد نظر رکھتے ہوئے اس امر کا قوی امکان ہے کہ پاکستان اپنے 2025ء وزن کے 90 فی صد شرح خواندگی کے ہدف کو بھی حاصل نہیں کر پائے گا۔ تاہم اگر وفاقی اور صوبائی حکومتیں آئین کی شق 25-A، B، 37 مفت تعلیم کا حق پر عمل درآمد کرنے کے لئے سونی صد پھوٹوں کو سکول میں داخل کروانے کا اہتمام کریں اور 7 کروڑ ناخواندہ افراد کے لئے ملک گیر خواندگی پروگراموں کا آغاز کریں تو یہ ہدف حاصل کیا جاسکتا ہے۔ قومی قیادت کے پختہ سیاسی عزم اور مطلوبہ مالی وسائل کی فراہمی کے ذریعے ہی خواندگی کی منزل پر پہنچا جاسکتا ہے۔

1.6 خودآزمائی

- سوال نمبر 1۔ پاکستان میں شرح خواندگی کے لیے کیے گئے اقدامات لکھیں۔
- سوال نمبر 2۔ پاکستان میں کم خواندگی کی پانچ وجہات لکھیں۔
- سوال نمبر 3۔ کوئی سے پانچ سالوں میں عورتوں اور مردوں کی خواندگی کے فرق کو چارٹ سے واضح کریں۔

1.7 جوابات

جوابات یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

یونٹ نمبر 3

زندگی کی مہار تیں

تحریر: ڈاکٹر آصف نواز سی
نظر ثانی: شمسہ کاشف

فہرست

47	بیونٹ کا تعارف.....
48	بیونٹ کے مقاصد
49	-1 زندگی کی مہار تیں: تعریف اور نوعیت
51	خودآزمائی نمبر 1
52	1.1۔ زندگی کی مختلف مہار تیں
53	1.2۔ رابطہ اور باہمی تعلقات.....
53	باہمی رابطہ بہتر بنانے کے اصول:
54	توجه سے سننے کے عوامل:
54	باہمی رابطے میں رکاوٹیں:-.....
54	باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کے طریقے:-.....
55	ثبت سوچ.....
56	تجزیاتی سوچ.....
57	مسائل کا حل.....
58	مسئلہ حل کرنے کے اہم اقدامات:
59	فیصلہ سازی.....
60	خودآزمائی نمبر 2

یونٹ کا تعارف

زندگی کی مہار تیں زندگی کو آسان بناتی ہیں۔ مناسب زندگی کی مہار تیں نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنی زندگی میں پیش آنے والی بہت سی مشکلات کا شکار ہوتی ہے۔ عمومی تعلیم زندگی کی مہار تیں سکھاتی ہے۔ لیکن ہر استاد اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ طلبہ کو زندگی گزارنے کی بہترین مہار تیں سکھاسکے۔ ایک معیاری زندگی گزارنے کے لیے جن مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ صرف جاننے سے وہ سیکھی جاسکیں۔ زندگی کی مہار تیں حالات کے تناظر میں استعمال ہوتی ہیں۔ مختلف حالات میں ایک ہی نوعیت کی زندگی کی مہارتوں کا استعمال مختلف انداز میں ہوتا ہے۔

زندگی کی مہار تیں مکمل انسانی زندگی کا احاطہ کرتی ہیں۔ انسانی زندگی کے جتنے پہلو ہیں اتنی ہی زندگی کی مہار تیں ہیں۔ ایک عام آدمی جو رسمی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ مہار تیں سیکھنا آسان ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کا ایک خاص حصہ رسمی تعلیم کو دیتا ہے۔ اور تیجتاً بہت کچھ سیکھتا ہے لیکن ایک انسان جسے رسمی تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا ہوا س کے لئے ان مہارتوں کے سکھانے کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔ غیر رسمی انداز میں زندگی کی مہار تیں سکھانے کے لئے استاد کی تربیت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ زیادہ زندگی کی مہارتوں کو سیکھنے اور سکھانے کے لئے ان مہارتوں کا بار بار استعمال خصوصی حالات کے لحاظ سے ان کی منصوبہ بندی ان مہارتوں کو استعمال کر کے دکھانے سے بہتر انداز میں سکھایا جاسکتا ہے۔

زندگی کی مہارتوں کو سیکھنے کی اہمیت کے پیش نظر غیر رسمی انداز میں اور قلیل وقت میں ان مہارتوں کی ان پڑھ لوگوں کے اندر منتقلی یقیناً ایک چیلنج سے کم نہیں لیکن بہتر انداز سے ان مہارتوں کی منتقلی ناممکنات میں سے بھی نہیں۔ ہر انسان میں زندگی کی تمام تر مہار تیں وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتی ہیں۔ اور تجربات ان مہارتوں کو تکھارنے میں سب سے زیادہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان مہارتوں میں سے کچھ مہارتوں کا ان پڑھ لوگوں میں ہونا کوئی عجیب بات بھی نہیں۔ ایک انسان کا اپنے خاندان، قبیلہ، رشتہ دار، ہمسایوں اور

دوست احباب سے تعلقات اور معاملات زندگی ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور وہ مختلف موقعوں پر ان مہارتوں کا استعمال بھی کرتا ہے۔

غیر رسمی انداز میں زندگی کی مہارتوں کو نصاب میں شامل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان پڑھ لوگوں میں زندگی کی مہارتوں کے بہتر انداز میں استعمال کے حوالے سے کمی اور غلطیوں کو مد نظر رکھ کر ان کی رہنمائی کی جائے تاکہ ناخواندہ افراد بھی ان مہارتوں کے استعمال سے اپنی زندگی سے آسانیاں اور راحتیں حاصل کر سکیں۔ اس یونٹ میں خصوصی طور پر زندگی کی مہارتوں پر بحث کی گئی ہے تاکہ اس یونٹ کی تدریس کے ذریعے ان پڑھ لوگوں کو اس قابل بنایا جاسکے کہ وہ اپنی زندگی کے بارے میں بہتر انداز میں منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ مناسب انداز میں ان مہارتوں کے استعمال کو یقینی بنائے کر معیاری زندگی گزار سکیں۔

یونٹ کے مقاصد

امید ہے کہ اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1۔ زندگی کی مہارتوں کو بیان کر سکیں۔

2۔ زندگی کی مہارتوں کی اہمیت پر بحث کر سکیں۔

3۔ بہتر زندگی گزارنے کے لئے ان مہارتوں کو بہتر انداز میں استعمال کر سکیں۔

1 - زندگی کی مہارتیں: تعریف اور نوعیت

صحت کے عالمی ادارے (WHO) نے زندگی کی مہارتیں کی تعریف یوں کی ہے :
زندگی کی مہارتیں وہ صلاحیتیں ہیں۔ جو ثابت رویوں پر مشتمل ہیں اور حالات کے مطابق اس طرح اختیار کی جاتی ہیں کہ وہ انسان کو روزمرہ زندگی کے چیلنجوں اور تقاضوں سے اچھے انداز میں نمٹنے کے قابل بناتی ہیں۔

اس تعریف میں اختیاری صلاحیتوں کے معنی یہ ہیں کہ انسان کے رویے میں، سوچ اور انداز میں اتنی لپک ہو کہ وہ حالات کی نزاکت کے مطابق اپنی صلاحیتوں کا استعمال کر سکے۔ جہاں تک انسان کے ثابت رویوں کا تعلق ہے وہ انسانی سوچ کے زیر اثر رہتے ہیں۔ زندگی کی مہارتیں میں انسانی سوچ کا ثابت ہونا کمال کی صلاحیت ہے۔ ثابت سوچ ہو تو انسان مشکل ترین حالات میں بھی اچھا سوچتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ کوئی جذباتی فیصلہ کرنے سے باز رہتا ہے اور مناسب طریقے سے معاملات کو نجھاتا ہے۔

اقوام متحدہ کی تنظیم، یونیسف (UNICEF) نے بھی زندگی کی مہارتیں کی تعریف کی ہے۔ اس کے مطابق ”یہ رویوں کی بنیاد یا رویوں کی تبدیلی ہے، جو علم، سوچ اور مہارت کے تینوں میدان میں توازن برقرار رکھتی ہے“۔

علم کے حوالے سے توازن سے مراد وہ ضروری علم ہے جس کا حصول ضروری ہے۔ یعنی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں اپنے بنیادی عقائد کو درست کرنے کے لئے اللہ کی وحدانیت، اس کے رازق، مالک اور خالق ہونے اور زندگی کی تمام تر کامیابیوں اور ناکامیوں کی اللہ کی ذات سے نسبت قائم رکھنے، اس کی عبادت میں اخلاص اور دوسرا لوگوں کے ساتھ معاملات کو صحیح انداز میں چلانے کے لئے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مختصر آہمیں بطور مسلمان اپنی روزمرہ زندگی میں جائز تاجائز، صحیح غلط، حلال حرام، پاک ناپاکی وغیرہ کا جانا ضروری ہے۔

اس تعریف کا دوسرا نکتہ سوچ سے متعلق ہے۔ بلاشبہ اچھی سوچ زندگی کی ایک اہم مہارت ہے۔ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ کسی چیز کا، شخص یا واقعہ وغیرہ کے بارے میں جیسا سوچتا ہے۔ اسی طرح اس سے برتاب و بھی رکھتا ہے۔ اگر سوچ اچھی ہو تو ہم یقیناً زندگی کو بہتر انداز میں دیکھیں گے۔ زندگی میں آنے والے مسائل ہمارے

لئے چیلنجز ہوں گے۔ اور ان سے کامیابی کے ساتھ نبرد آزمائونے کا یقین ہمارے حوصلے کو بڑھائے گا اور اگر خدا نخواستہ ہماری سوچ ٹھیک نہ ہو تو ہم مسائل کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرائیں گے اور اپنی ناکامیوں کو بھی دوسروں سے منسوب کریں گے۔ پھر نہ تو ہماری اپنے کام پر توجہ رہتی ہے اور نہ ہی ہماری سوچ و فکر اور صلاحیتیں ان جگہوں پر استعمال ہوتی ہیں۔ جہاں ہونی چاہیں بلکہ ہم اثاثاً معاملات کو بگاڑ دیتے ہیں اور خود کو مزید مشکل میں ڈالتے ہیں۔

اس تعریف کا تیسرا حصہ مہارت سے متعلق ہے جو پہلے دو حصوں کا نتیجہ ہے۔ اگر ہمارے پاس ضروری علم اور اچھی سوچ ہوگی تو ہمارے اندر زندگی کے مختلف مسائل اور چیلنجز سے نمٹنے کی مہارت پیدا ہوگی۔ مہار تیں ہر انسان میں موجود ہوتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ ان کا استعمال بروقت اور مناسب انداز میں کرتے ہیں یا نہیں۔

زندگی کی مہار تیں وہ ضروری صلاحیتیں ہیں جو انسان کو جسمانی، ذہنی اور جذباتی لحاظ سے مضبوط بناتی ہیں اور وہ زندگی کے حقیقی مسائل کا سامنا کامیابی سے کرتا ہے۔ زندگی کی مہارتوں کو باقاعدگی اور منصوبہ بندی کے تحت سکھایا جاسکتا ہے۔ ہر انسان کو ثابت انداز اور صحت مند زندگی گزارنے کے لئے ان مہارتوں کا سیکھنا ضروری ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو کسی بھی وجہ سے رسمی تعلیم حاصل نہ کر سکے ہوں۔ چونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو غریب ہو سکتے ہیں۔ کسی ایسے علاقے میں لستے ہوں جہاں زندگی کی بنیادی سہولتوں کا فتقداں ہو۔ یا ان کے والدین آن پڑھ ہوں وغیرہ، ایسے لوگ ہماری توجہ کے زیادہ مستحق ہیں اور ان لوگوں کو غیر رسمی انداز میں مہار تیں سکھانا یقیناً کا رُثاوب ہے۔

زندگی کی مہار تیں سیکھنے سے ہم اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ہم اپنی ذات کے بارے میں جان جاتے ہیں۔ ہم دوسروں کے ساتھ رابطہ مناسب انداز میں کرتے ہیں۔ ہم دیگر افراد کے ساتھ تعلقات کو بڑھاتے ہیں۔ اور باہمی مسائل کو مناسب انداز میں حل کر لیتے ہیں۔ ہماری قوتِ فیصلہ میں اضافہ ہوتا ہے اور ہم شواہد کی بنیاد پر اچھا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ ہم حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ ان کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے، جائز ناجائز، حلال حرام، صحیح و غلط، کے معیار کو پرکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

خلاصہ / اہم نکات

اس عنوان کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

بین الاقوامی ادارہ صحت کے مطابق رویوں اور حالات کے مطابق مناسب صلاحیتوں کا اختیار کرنا زندگی کی صلاحیتیں ہیں۔

یونیسف کے مطابق رویوں کی تبدیلی جو کہ علم سوچ اور مہارت میں توازن برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے وہ زندگی مہارتوں کے باعث ہے۔

سکھنے کی سرگرمیاں

اس عنوان کے بہتر انداز میں سکھنے کے لئے درج ذیل سرگرمیاں تجویز کی جاتی ہیں۔

-1- بین الاقوامی صحت کے ادارے کی تصنیف شدہ کوئی کتاب، تحقیقی مقالہ یا رپورٹ یا اسی کتاب کا مطالعہ کیا جائے جس میں زندگی کی مہارتوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہو۔

-2- یونیسف کی زندگی کی مہارتوں کے بارے میں لکھنے گئے کسی مقالہ، رپورٹ یا کتاب کا مطالعہ کیا جائے۔

-3- اپنی ذات پر غورو فکر کرتے ہوئے زندگی کی مختلف مہارتوں کا جائزہ لیا جائے اور ان پر تنقیدی نوٹ لکھا جائے۔

خود آزمائی نمبر 1

سوال نمبر 1 - زندگی کی مہارتوں کو اپنے رویے درست کرنے کے لئے کیسے بروئے کار لایا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر 2 - بین الاقوامی صحت کے ادارے اور یونیسف کے مطابق زندگی کی مہارتوں کی تعریفوں کا جائزہ لیں۔

سوال نمبر 3 - ہم کیسے اپنی سوچ کو ثابت رکھ سکتے ہیں؟

1.1- زندگی کی مختلف مہارتوں

زندگی کی مہارتوں کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً بہتر زندگی گزارنے کی مہارتوں ایسی مہارتوں ہیں جن سے روزمرہ زندگی گزارنے میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں اور زندگی کے مسائل حل کرنے میں مدد ملتی ہے، یہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سماجی و باہمی رابطے کی مہارتوں (Social and Interpersonal Skills)

آپس میں میل جول اور باہمی رابطے انسانی جبلت کا خاصہ ہے۔ ایک دوسرے کے تعاون سے ہی ہم زندگی گزار سکتے ہیں۔ سماجی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے مؤثر مہارتوں ہمارے علم، سماجی شعور، رؤیوں اور اقدار کو عملی شکل دینے میں مدد دیتی ہیں اور دیگر مہارتوں کو ترقی دینے میں معاون ہوتی ہیں۔ ان کی مدد سے ہم اردو گرد کے ماحول میں ہونے والی تبدیلیوں کا موثر طریقے سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

۲۔ ذہنی صلاحیت کی مہارتوں (Cognitive Skills)

ذہنی صلاحیت سے مراد عقل و شعور اور ذہن کی مختلف حالتوں، اس کے افعال اور کیفیات کو سمجھنا ہے۔ نیزیہ کہ ان صلاحیتوں کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ ذہنی صلاحیتوں سے مراد جانتا، سمجھنا، یاد رکھنا اور غور و فکر کرنا ہے۔ ہماری غور و فکر کی عادت ہمیں روزمرہ کے درپیش مسائل حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ جب ہمیں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو پہلے ہم غور و فکر کرتے ہیں پھر قدم اٹھاتے ہیں۔

۳۔ جذباتی و بااؤ سے مقابلہ کرنے کی مہارتوں (Emotional Coping Skills)

جز بات ہمارے ذہنی کیفیات کی حالتیں ہیں جن کے باعث ہم مخصوص قسم کے جذباتی ہیجان محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ہیجانات عارضی ذہنی کیفیت ہوتی ہے مثلاً والدین یادوست احباب سے محبت ذہن کا ایک مستقل جزو ہے جبکہ غصے کا ہیجان چند محبوں کے لئے ہے۔ جذبات انسانوں ہی میں پائے جاتے ہیں۔ ہمارے جذبات میں ہمارے عقلی فیصلے کے ساتھ ذہنی چختگی اور شعور کا بھی اہم کردار ہے۔ افراد اور معاشرے کی

روایات اور کردار کے سلسلے میں جذبات کی نشوونما بہت اہمیت رکھتی ہے۔ روایات اور اقدار سے متعلق ہمارے فیصلوں کی بنیاد ہمارے جذبات پر ہی ہوتی ہے اور وہی ہمارے اصولوں کے سرچشمے ہوتے ہیں۔

1.2۔ رابطہ اور باہمی تعلقات

ہم اپنے وقت کا بہت سا حصہ دوسروں کے ساتھ گزارتے ہیں چاہے وہ گھر میں ہو، ہمسائے میں ہو، بازار میں ہو، ہم اپنے والدین، بھانجھائیوں، رشتہ داروں سے ملتے ہیں۔ ہمیں اپنی سوچ کو دوسروں تک پہنچانے کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے۔ رابطے کے ذریعے ہم اپنی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں اور اپنی ذات کا اظہار کرتے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ رابطہ ایک بہت اہم عمل ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کے بغیر زندگی گزارنا ممکن ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم رابطے کو بہتر کرنے کی مہار تیں سیکھیں تاکہ ہمارے خیالات اور سوچ موثر انداز میں دوسروں تک پہنچیں۔

چونکہ انسان اپنے بولنے کی صلاحیت کی وجہ سے ہی دیگر جانداروں سے ممتاز ہے۔ اسی لئے بولنے کے حق کو انسان کے بنیادی حقوق میں شامل کیا گیا ہے۔ دوسروں سے رابطے کے ذریعے ہم نئے خیالات سے واقف ہوتے ہیں اور بہتر رابطے کے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم دوسروں کی رائے کا احترام کریں۔ معاشرے اور خاندان دونوں میں بہتر باہمی رابطے کے ذریعے سے ہی خوشگوار ماہول پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر فرد کو بہتر زندگی گزارنے کا موقع ملتا ہے۔

باہمی رابطہ بہتر بنانے کے اصول

- ❖ سادہ الفاظ کا استعمال کریں جو سننے والے کے علم اور سمجھ کے مطابق ہوں۔
- ❖ بات بالکل واضح ہو، کئی مطالب نہ نکلے ہوں۔
- ❖ بات کو مخصوص اور موضوع کے قریب رکھیں۔
- ❖ سادہ مثالوں سے بات کیوضاحت کریں۔
- ❖ چہرے کے تاثرات اور دیگر اشارے گفتگو سے مطابقت رکھتے ہوں۔ منفی رویے سے پرہیز کریں۔

- ❖ دوستانہ انداز اور پر اعتماد فضائیں بات چیت کی جائے۔
- ❖ بہت زیادہ لمبے اور مشکل جملوں سے پر ہیز کریں۔
- ❖ اس بات کی تلقین دہانی کرتے رہیں کہ آپ کی بات سنی جا رہی ہے۔
- ❖ سننے کے عمل میں جانبداری سے گریز کریں۔
- ❖ پوری بات سنیں بغیر نتیجہ اخذ نہ کریں۔

توجه سے سننے کے عوامل

- ❖ دوران گفتگو مخاطب کی طرف دیکھیں۔
- ❖ اپنے آپ کو پر سکون رکھیں۔
- ❖ وضاحت کے لئے سوالات کریں۔
- ❖ بات کرنے والے کے احساسات کی عکاسی کریں۔
- ❖ ضرورت کے مطابق خاموشی اختیار کریں۔
- ❖ بات غور سے سنیں۔
- ❖ اضطراری حرکات سے پر ہیز کریں مثلاً بالوں، قلم یا کپڑوں وغیرہ سے کھینا۔

باہمی رابطے میں رکاوٹیں

- ❖ گفتگو میں ایسے جملوں کا استعمال جس سے دوسرے فرد پر تنقید ہو یا اسے قصور وار ٹھہرایا جائے۔
- ❖ دوسرے شخص کا مذاق اڑانا، شرمندہ کرنا یا کوئی منفی نام دینا۔
- ❖ دوسروں کو بات کرنے کا موقع نہ دینا۔
- ❖ دوسروں کو حکم یاد ہمکی دینا۔

باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کے طریقے

- ❖ دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں۔

- ❖ ماحول دوستانہ ہو تو باہمی تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔
- ❖ رائے دوستانہ ہو تو باہمی تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔
- ❖ اپنی رائے دوسروں پر مسلط کرنے سے پرہیز کریں۔
- ❖ دوسروں کو احساس دلائیں کہ وہ مشکل میں تنہا نہیں، آپ ان کے ساتھ ہیں۔

ثبت سوچ

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے سے مختلف بنایا ہے یعنی ہر شخص کا سوچنے، سمجھنے، بات کرنے، سننے اور محسوس کرنے کا انداز دوسروں سے الگ ہوتا ہے۔ انداز کے اس فرق کو انفرادیت کہا جاتا ہے۔ بظاہر انسان کے جسمانی اعضا ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن سوچنے کا عمل ہر ایک میں مختلف ہوتا ہے جو کہ اس کی شخصیت کو دوسروں سے منفرد بناتا ہے مثال کے طور پر لباس کو ہی لے لیں۔ ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم ایسا خوشمنابس پہننیں جو کسی اور نے نہ پہنا ہو۔ اس کے لیے ہم سوچ بچار کرتے ہیں، نئے نئے خیالات ذہن میں آتے ہیں جن کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں۔ یہ تمام اعمال تخلیقی سوچ کا مظہر ہیں۔ اگر تخلیقی سوچ تعمیری اور ثبت کاموں میں استعمال کی جائے تو اس سے آپ کی ذات کو اعتماد ملتا ہے۔ تخلیقی سوچ پر عمل ہماری زندگی کو خوبصورت اور آسان بنادیتا ہے۔

- ❖ اپنی سوچ تعمیری رکھیں اور ہمیشہ چیزوں کا روشن پہلو دیکھیں۔
- ❖ اپنی نئی سوچ اور نئے خیالات پر اپنے دوستوں اور قریبی لوگوں سے تبادلہ خیال کریں اس سے آپ کو رہنمائی ملے گی۔
- ❖ ذہن میں کوئی بھی تعمیری سوچ آئے تو اپنی ذات کو شاباش دیں۔
- ❖ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ بہت اہم ہیں اور آپ کی رائے قابل احترام ہے۔
- ❖ بوقت ضرورت نئی سوچ کو ماحول کے مطابق ڈھال لیں۔

سرگرمی

آپ اپنی روزمرہ گفتگو کے دوران استعمال ہونے والے جملوں پر غور کریں اور منفی جملوں کی فہرست بنائیں۔ اب ان جملوں کو ثبت جملوں میں تبدیل کر کے استعمال کریں۔ اس عمل سے آپ کے اور آپ کے رشتہوں میں جو تبدیلی آئے اس کا مشاہدہ کریں۔

تجزیاتی سوچ

ہر انسان کے پاس سوچنے سمجھنے، جانچنے اور پرکھنے کی صلاحیت اور ذاتی رائے ہوتی ہے۔ یہ رائے اپنے بارے میں اور دوسروں کے بارے میں بھی ہو سکتی ہے نیز یہ رائے منفی اور ثابت ہو سکتی ہے۔ ہمارے عقیدے اور تعصبات زیادہ تر مفروضوں پر مبنی ہوتے ہیں جو دوسروں کے بارے میں پہلے سے قائم کردہ رائے کی بنیاد پر تشکیل پاتے ہیں۔ ہم دوسروں کو عمل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اپنے طور پر ان کے اُس ظاہری عمل کی بنابرائے کے بارے میں ایک رائے قائم کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ رائے ہمیشہ درست ہی ہو یاد رکھیں ہماری سوچ ہمارے گزشتہ تجربات اور ارد گرد بنسنے والے لوگوں کے ماحول سے مل کر بنتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ دوسروں کے ذہن کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اپنی شخصیت کا بھی تقيیدی جائزہ لیا جائے کہ آیا ہمارا یہ رد عمل یا سوچ مناسب ہے یا اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ اس سارے عمل کا مقصد اپنے یا کسی دوسرے کے خلاف مقدمہ کھڑا کرنا نہیں بلکہ اصلاحی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے دیانت داری سے تجویہ کرنا ہے۔ یعنی کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے ثبت، منفی، اور دلچسپ پہلو کو سامنے رکھیں تاکہ غیر جانبداری اور ایمانداری سے تجویہ کیا جاسکے۔

ہم اکثر لوگوں کے ظاہری حلیہ پر مبنی فیصلے دے دیتے ہیں یا رائے قائم کر لیتے ہیں۔ مثلاً اگر ماڈرن لباس پہنانا ہو تو فوراً سوچ لیں گہ کہ یہ لڑکا یا لڑکی دین سے بہت دور ہے جب کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ اسی طرح ہم اکثر نسل، خاندان یا علاقہ کے بارے میں کلمات ادا کرتے ہیں۔ جبکہ سب افراد ایک جیسے ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے حتیٰ کہ رائے قائم کرنے سے پہلے لوگوں سے بات کریں ان کے خیالات معلوم کریں اور ان کے رویے کا

معاشرے کریں اور پھر رائے قائم کریں۔ اگر آپ کا کوئی منفی تعلق کسی سے رہا ہے تو اس سے ملتے جلتے شخص یا خاتون کو بھی ویسا ہی نہ سمجھیں۔

- ❖ دوسروں کی رائے غور سے سنیں اور اہمیت دیں۔
- ❖ اپنی ذات کو نظر اندازناہ کریں۔
- ❖ اپنی ذات پر تنقید غور سے سنیں اور پر سکون رہیں۔ اس سے اپنی شخصیت کو بہتر کرنے کا موقع ملے گا۔
- ❖ اگر کوئی عادت یارو یہ دوسروں کے لئے غلط فہمی کا باعث بن رہا ہو تو اسے تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔
- ❖ کسی کے متعلق اچھی طرح جانے بغیر کوئی حتمی رائے قائم مت کریں۔

سرگرمی:

کسی ایسے فرد کے بارے میں لکھیں جس کے ظاہری حلیہ کو دیکھ کر اس کے متعلق آپ نے اپنی رائے قائم کی ہوا اور بعد میں اس شخص یا فرد کو جان کر آپ نے اپنی پہلی رائے تبدیل کی ہو۔ اس تجربے کی بنابر آپ کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں؟

مسائل کا حل

مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے سوچ بچار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم اس وقت سوچتے ہیں جب کوئی مسئلہ درپیش ہو یا ہماری کوئی خواہش پوری ہونے کی راہ میں رکاوٹ آ رہی ہو۔ روزمرہ زندگی میں خیالات اور رائے مختلف ہونے اور آپس میں لڑائی جھگڑے کی وجہ سے بھی مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ عام طور پر جھگڑا اس وقت ہوتا ہے جب افراد کو ان کے جائز حقوق نہ ملیں۔ بعض اوقات ایک ہی چیز کو مختلف انداز سے دیکھنے، سوچنے، سمجھنے اور عمل کرنے کے طریقے مختلف ہونے سے بھی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ معاشرے میں مختلف عقیدے اور سوچ رکھنے والے افراد کے درمیان توازن قائم رکھنے اور امن کے فروغ کے لئے ضروری ہے کہ تمام افراد کے اندر مسائل کو حل کرنے کی بھروسہ صلاحیت موجود ہو۔

ہم اکثر اوقات مسئلے کو حل کرنے کے لیے اپنے گزشتہ تجربات سے کام لیتے ہیں بعض اوقات اپنے رویے اور سوچ میں تھوڑی سی تبدیلی لا کر ہم اپنے مسائل کو آسانی حل کر سکتے ہیں۔ والدین، اساتذہ، بڑے بھائی اور ہم عمر افراد کے ساتھ مشورہ کرنے سے بھی مسئلہ حل کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

مسئلہ حل کرنے کے اہم اقدامات:

1۔ ضرورت/مسئلے کو پہچانا

یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ ہم دراصل کیا چاہتے ہیں؟ ہماری ضرورت کیا ہے یعنی ہماری یا مختلف فریق کی کس ضرورت کی وجہ سے جگہ پیدا ہوا۔ جب تک ہم ضرورت کو نہیں پہچانیں گے۔ اس وقت تک کسی بھی مسئلے کو مناسب طریقے سے حل نہیں کر سکتے۔

2۔ مسئلہ کو بیان کرنا

مسئلہ کو اس طرح بیان کیا جائے کہ وہ واضح ہو کر سامنے آجائے اور پتہ چل جائے کہ مسئلہ کیا ہے؟ اور کہاں پر ہے؟

3۔ تبادل حل کی تلاش

مسئلے کی نشاندہی کے بعد دیکھا جائے کہ اس مسئلے کو کس طرح مختلف طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے۔ کسی ایک ہی حل پر زور دینے کی بجائے اس کے دوسرا تبادل حل بھی تلاش کیے جائیں۔

4۔ ممکنہ حل کا جائزہ لینا

جو حل تلاش کیے گئے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے کہ کیا ان پر عمل ممکن ہے۔ ممکنہ حل میں سے سب سے مفید حل کی نشاندہی کی جائے۔

5۔ سب کا ایک حل پر متفق ہونا

اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ جن جن لوگوں کو مسئلہ درپیش ہے کیا وہ سارے اس حل سے متفق ہیں کیونکہ کبھی کبھی ہمیں جو حل بہت اچھا لگتا ہے دوسروں کے لیے وہ قابل قبول نہیں ہوتا۔ لٹرانی جگہ رے کے بجائے آپس میں باہمی افہام و تفہیم سے قابل عمل حل کا چنانڈ کریں۔

6۔ اس بات کا مستقل جائزہ مجھے کہ حل پر کس طرح عمل درآمد ہوگا

اس بات کا مستقل جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ کہ اس حل پر کب سے عمل درآمد ہو گا اور کیا نتائج ٹھیک نکل رہے ہیں یا نہیں؟ ہو سکتا ہے کہ یہ حل عملی طور پر ٹھیک نہ ہو اور اس میں تبدیلی کی ضرورت پیش آئے۔

سرگرمی:

گروپ میں کسی ایک مسئلے کی نشاندہی کریں اور اور دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق اس کو حل کریں۔

فیصلہ سازی

زندگی میں ہر فرد کو قدم قدم پر فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ مثلاً پڑے کون سے پہنچ جائیں؟ کیا کھانا پکایا جائے؟ کون سے سکول میں بچوں کو داخل کروا یا جائے؟ یا یہ کہ کون سے مضامین کا مطالعہ کیا جائے؟ کچھ فیصلے آسان ہوتے ہیں اور کچھ مشکل، بعض اوقات بہت سی پسندیدہ چیزوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ فیصلہ چھوٹا ہو یا بڑا، فیصلہ کرتے وقت کافی سوچ و بچار کرنا چاہیے۔ نوجوان جب اپنی زندگی کے فیصلے خود کرتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بڑا اور اہم خیال کرتے ہیں اور اس سے ان میں زیادہ اعتماد پیدا ہوتا ہے بعض اوقات کچھ فیصلوں میں اپنے والدین، اساتذہ، بہن بھائیوں، دوستوں وغیرہ کی مدد طلب کرنا بھی بہتر ثابت ہوتا ہے۔ فیصلہ کرتے وقت ہمت اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہتر فیصلہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نکات کو سامنے رکھیں۔

اہم پیغامات:

- ❖ مسئلہ سے متعلق تمام ممکن فیصلوں کی ایک فہرست ترتیب دیں۔
- ❖ ہر فیصلے کے ثبت اور منفی پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد یہ دیکھیں کہ کون سا فیصلہ آپ کے لیے بہترین ہو گا۔
- ❖ اس فیصلے پر عمل کرنے کے لیے آپ کو کون سے رکاوٹیں پیش اسکتی ہیں اور آپ انہیں کیسے دور کریں گی۔
- ❖ جو فیصلہ آپ کرنا چاہ رہی ہیں کیا وہ آپ کے گھر یا سماجی یا معاشی ماحول کے مطابق ہے۔

- ❖ فیصلے کرنے کی ذمہ داری قبول کرنا سکھیں۔
 - ❖ یہ جاننا بھی بہت اہم ہے کہ کوئی فیصلہ کرنے کے بعد اسے واپس لیا جاسکتا ہے کہ نہیں۔
 - ❖ شدید جذباتی کیفیت میں کوئی فیصلہ کرنے سے پر ہیز کریں۔
 - ❖ اپنے قریبی لوگوں پر اعتماد کرتے ہوئے ان سے مشورہ کریں اور ان کی رائے فراخدمی سے سنیں۔
 - ❖ اپنی خوبیوں اور خامیوں کو سامنے رکھیں۔
 - ❖ دوسروں کو فیصلہ سناتے ہوئے انکار یا اقرار دونوں صورتوں کے لیے تیار ہیں۔
 - ❖ اپنی ذات پر بھروسہ کریں اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔
 - ❖ فیصلے کے نتائج کی ذمہ داری قبول کریں۔
- سکھنے کی سرگرمی:**

فیصلہ کرتے وقت مندرجہ بالا پیغامات کوڈ ہن میں رکھا جاتا ہے اپنی زندگی میں لئے گئے کسی فیصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل موضوعات کو مد نظر رکھ کر مضمون لکھیں۔

- فیصلہ کرتے وقت کن باقوں پر غور کرنا سب سے ضروری ہوتا ہے؟
- جذباتی کیفیت میں فیصلہ کرنے کے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟

خود آزمائی نمبر 2

- سوال نمبر 1 - ہم اپنے معاشرے میں باہمی تعاون کو کیسے فروغ دے سکتے ہیں؟
- سوال نمبر 2 - ہمیں نئی چیزوں کو سکھنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟
- سوال نمبر 3 - ہم اپنے ساتھ کام کرنے والے دوسرے لوگوں سے کیسے تعلقات بڑھا سکتے ہیں؟
- سوال نمبر 4 - ہم اچھی سوچ کیسے اختیار کر سکتے ہیں؟

یونٹ نمبر 4

انفرادی و اجتماعی مہار تیں

تحریر: ڈاکٹر آصف نواز ستی

نظر ثانی: مارشیہ موعود صابری

مسر سلمی حسین

فہرست

63	یونٹ کا تعارف	یونٹ کے مقاصد
63
64	4.1 - صحت و گھر کا تحفظ
65	4.1.1 - گھر کی حفاظت
66	4.1.2 - یماریوں سے بچاؤ
66	4.1.3 - دستوں کی یماری
69	4.2 - ابتدائی طبی امداد
69	4.2.1 - ابتدائی طبی امداد کے اصول
69	(1) خطرات کا جائزہ لیں
69	(2) طبی مدد کے لیے کال کریں۔
70	(3) امداد فراہم کریں
70	(4) ابتدائی طبی امداد کی پڑی۔
70	(5) زخم پر پٹی لگانے کے اقدامات
71	(6) موج
71	(7) ہڈی کاٹوٹنا
72	4.3 - گرمی کے اثرات
72	4.3.1 - گرمی کی تھکاوٹ
73	4.3.2 - ہیٹ سٹروک
73	4.3.3 - جنما
74	خود آزمائی

یونٹ کا تعارف

انسانی صحت کا اس کے حالات، ماحول اور زندگی اور زندگی کے اتار چڑھاؤ سے گہرا تعلق ہے۔ جہاں یہ سب عناصر انسانی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً آپ کے مالی حالات آپ کو غذا خریدتے وقت بہت سی چیزوں کی خریداری سے روک سکتے ہیں۔ آپ کا ماحول اور اس کی آکوڈگی کئی طرح کی بیماریوں کو جنم دے سکتے ہیں۔ بعض اوقات کچھ ناگہانی حادثات یا واقعات جسمانی و ذہنی صحت پر اپنا اثر چھوڑ جاتے ہیں مثلاً حادثے میں زخمی ہو جانا، کسی قریبی عزیز کے انتقال سے ڈپریشن میں چلے جانا۔ انسان ایسے موقعوں پر بے بس محسوس کرتا ہے۔ لیکن عام حالات میں ہمارے رویے ہماری صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس یونٹ میں ہم یہ پڑھیں گے کہ ہمارے طرز عمل ہماری صحت پر کیسے اچھا اثر ڈال سکتا ہے۔ ہم یہ بھی مطالعہ کریں گے کہ حادثات کی صورت میں اپنا حتی الامکان دفاع کیسے کیا جائے۔ نیز کچھ عام بیماریاں ہو جانے کی صورت میں گھر بیلو سٹھ پر مریض کی دیکھ بھال کیسے کی جاسکتی ہے، اسی طرح حادثات کی صورت میں ابتدائی طبی امداد کیسے دی جاتی ہے، یہ وہ بنیادی معلومات ہیں جن کو سمجھ کر اور اپنا کر ہم اپنی اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کی صحت میں بہتری لاسکتے ہیں۔

گرل گائیڈ کا مقولہ ہے "تیار رہو"۔ یہ معلومات اس مقولے کے مطابق ہیں۔

یونٹ کے مقاصد

- اُمید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد یہ جان سکیں کہ
- 1- کس طرح روزمرہ زندگی میں ثابت رویے اپنا کر آپ اپنی صحت کو بہتر بن سکتے ہیں اور حادثات سے بچ سکتے ہیں۔
 - 2- عام بیماریوں میں گھر بیلو سٹھ پر مریض کی دیکھ بھال کر سکیں۔
 - 3- ابتدائی طبی امداد کے چند بنیادی اصول بوقت ضرورت بروئے کارلا سکیں۔

4.1- صحت و گھر کا تحفظ

”تند رسی ہزار نعمت ہے۔“ یہ جملہ آپ نے بار بار پڑھا ہو گا لیکن اس کا صحیح اندازہ تب ہی ہوتا ہے جب ہم بیمار ہوتے ہیں۔ گو بہت سی بیماریاں انسان کے قابو سے باہر ہوتی ہیں لیکن روزمرہ زندگی میں کچھ بہتر رویے اپنا نے سے انسان بہت سی بیماریوں سے نجات مل سکتا ہے۔ آئیے کچھ ایسے رویوں کو اپنائیں۔

1- ہاتھ دھونا: ہم ہاتھوں سے ہی کھانا کھاتے ہیں، پکاتے ہیں اور اپنے سب کام کرتے ہیں۔ ہاتھ اگر میلے ہیں تو وہ جرا شیم پیٹ میں بھی جاتے ہیں۔ آنکھیں ملنے کی صورت میں آنکھوں کو تکلیف دے سکتے ہیں۔ ناک میں جاسکتے ہیں اور دوسرا کے جسم میں جاسکتے ہیں اگر آپ ان کے کھانے پینے کی چیزوں کو چھوپیں۔ کووڈ (Covid-19) کے دوران آپ نے مشاہدہ کیا ہو گا کہ ہاتھوں کی صفائی پر کس قدر زور دیا جاتا تھا مثلاً ہاتھ اچھی طرح صابن سے مل کر دھونے چاہیں۔ ناخنوں کی صفائی کا خیال ضرور رکھیں۔ ان میں پھنسا ہوا میل طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔ خاص طور پر کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد، غسل خانہ استعمال کرنے کے بعد، روٹی یا کھانا پکانے سے پہلے۔

ہاتھوں پر باقاعدگی سے رات کو سونے سے قبل تیل یا کریم ہلکے ہلکے ملیں تاکہ جلد نرم ہو سکے۔ خشک جلد پھٹ کر نہ صرف تکلیف ہوتی ہے بلکہ جرا شیم بھی زیادہ پلتے ہیں۔

2- پیروں کی صفائی: پیروں میں جوتا یا چپل پہنانے بے حد اہم ہے۔ ننگے پاؤں پھرنے سے جلد پھٹشتی ہے اور ان میں جرا شیم داخل ہونے کی جگہ بن جاتی ہے۔ پیٹ کے کیڑوں اور ان سے متعلق بیماریوں کی اکثر وجہ ننگے پیر پھرنا ہے۔

3- جسم کی صفائی: جسم کی صفائی بہت اہم ہے۔ نہانے سے جسم کی صفائی کے ساتھ ساتھ انسان ذہنی طور پر بھی ہلکا چہلکا محسوس کرتا ہے۔ بالوں میں صفائی کا خیال نہ رکھنے سے جو عیں ایک دوسرے کے سر میں بھی تیزی سے منتقل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جہاں جو عیں پائی جائیں بہتر ہے کہ سارے گھروالے سر پر جوؤں کا شیم پویاد والی لگا کر سرد ہو لیں۔

4.1.1- گھر کی حفاظت

زلزلہ: اگر آپ ایسے علاقے میں رہتے ہیں جو زلزلے کی زد میں ہے تو آپ گھر کی مضبوطی کا خاص خیال رکھیں۔ اس کے علاوہ بھاری سامان نیچے فرش پر رکھیں تاکہ زلزلہ کی صورت میں چوت لگنے کا اندازہ کم ہو۔

سیلاں: بارش کے موسم سے پہلے گھر کا معائنہ کریں۔ چھٹ کی مضبوطی پر زور دیں۔ نالوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں کیوں کہ پتوں یا مٹی کے جم جانے کی صورت میں پرنا لے بند ہو کر پانی چھٹ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور چھٹ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

بجلی: بجلی انسان کے لئے بے حد فائدہ مند بلکہ ناگزیر بن چکی ہے لیکن اس کو صحیح طرح استعمال کرنا ضروری ہے۔ کسی بجلی والے کو بولا کر جہاں جہاں تاروں میں کمی یا سوچ خراب ہو، ٹھیک کروالیں۔ ٹوٹی ہوئی تاروں کی مرمت کروائیں۔ اگر کوئی بر قی آلہ صحیح کام نہیں کر رہا تو استعمال کرنا بند کر کے اس کی فوراً مرمت کروائیں۔

استری، ٹوسرہ وغیرہ کا سوچ پکڑ کر نکالیں، ہمارہ کھینچیں۔ استری میں پانی ڈالنے سے پہلے اس کا سوچ بند کر دیں۔ بجلی کی تاروں اور آلات میں اگر خرابی محسوس کریں تو مرمت کروانے میں دیر نہ کریں۔

گیس: گیس کے آلات بھی ہمیشہ اچھی حالت میں رکھیں۔ اگر ذرا سی بھی گیس کی بوآئے تو معائنہ کرائیں کہ کہاں جوڑ ڈھیلا ہے اور مرمت کرانے میں دیر نہ کریں۔ چوہلے کے پٹن، ہمیٹر، یہ سب آلات ہمیشہ اچھی حالت میں ہونے چاہئیں۔

رات کو سوتے وقت سب ہمیٹر بند کر دیں۔ چاہے کتنی بھی سردی ہو، رات کو ہمیٹرنہ جلا بیس۔ اس میں جان کو خطرہ ہے۔

کھانا پکاتے وقت خیال رکھیں کہ آپ ریشمی یا ناکلان کے کپڑے نہ پہنیں۔ اپنے دوپٹے کو سمیٹ کر رکھیں کہ کہیں آگ کونہ چھولے۔ آنچ ہلکی رکھیں خاص طور پر فرائی پین کے نیچے تیز آنچ کرنے سے فرائی پین میں موجود گھنی آگ پکڑ سکتا ہے۔

پانی: بہتر ہے کہ پانی کی بالٹی وغیرہ خالی رکھیں۔ لیکن اگر پانی کا ذخیرہ کرنے کی ضرورت ہے تو اسے ڈھک کر محفوظ جگہ پر رکھیں خاص طور پر اگر گھر میں بچے موجود ہیں۔ بہتر ہے کہ پانی کا ذخیرہ کرنے کے لئے حمام خرید لیا جائے۔ اگر پانی کھیں گرے تو فوراً آنٹشک کر لیا جائے ورنہ پھسل کر گرنے کا خطرہ ہوتا ہے جس سے بری طرح چوٹ لگ سکتی ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی احتیاطی تدابیر کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے سے ہم اپنی صحت بہتر رکھ سکتے ہیں۔

مشق: کسی گھر کا معانیتہ کریں اور بتائیں کہ آپ نے کیا کمی محسوس کی اور اس کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے؟

4.1.2- بیماریوں سے بچاؤ

آفات سے متاثرہ علاقوں میں عموماً صحت سے متعلق بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جن میں دست،

بخار، جلدی بیماریاں، ملیریا اور ڈینگنگی سرفہرست ہیں

4.1.3- دستوں کی بیماری

اکثر اوقات دستوں کی بیماری بہت پھیل جاتی ہے یہ بیماری اکثر آلوہ پانی پینے سے ہوتی ہے۔



ملیریا کی علامات (بچاؤ کے طریقے)



ملیریا کا مچھر
رات کے وقت متھرک ہوتا ہے



ملیریا کے مریض کو مچھر کے کانٹے سے بچائیں
ڈاکٹر کی ہدایت کے بغیر دوامت استعمال کریں



ملیریا کا مچھر گندے پانی پر پروش پاتا ہے



ملیریا کے بچاؤ کے طریقے



جلیبی کوائل کا استعمال کریں



گھروں اور گلیوں میں اسپرے کرانا

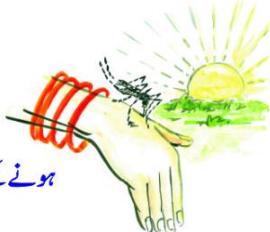


مچھردانی کا استعمال

ڈینگی بخار (علامات اور حفاظت)

ڈینگی بخار کا پھر

سورج کے طلوع اور غروب
ہونے کے اوقات میں مخمرک ہوتا ہے



پانی کے ذخیرے کو کھلانہ پھوڑیں

ڈینگی بخار کا پھر صاف پانی پر
پورش پاتا ہے



ڈینگی بخار کے مریض کو

فوری طور پر مرکب محنت لے جائیں
اور ڈاکٹر سے رجوع کریں



ڈینگی بخار کے مریض کو پھر

کے کائنے سے بچانا ضروری ہے



مچھروں سے بچاؤ کے مؤثر طریقے

جلیبی کوائل
کا استعمال کریں



پانی کے ذخیروں کو
ڈھک کر کھیں



مچھردانی کا استعمال



گھروں اور گلیوں میں
اپرے کرنا



علامات:

تیز بخار، ہڈیوں کا درد، سر کا درد، جسم کے کسی حصے سے خون آنا، مسوڑوں سے خون آنا، جسم پر سرخ دھبے ظاہر ہونا

4. ابتدائی طبی امداد

ہماری روزمرہ زندگی میں ہمیں یا ہمارے ارد گرد موجود افراد کو بہت سے حادثات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور اس صورتحال میں طبی امداد کے میسر ہونے سے قبل فوری طور پر اگر کچھ اقدامات کر لئے جائیں تو متاثرہ افراد کی زندگی بچانے کے ساتھ ساتھ ان کو عمر بھر کی معدود ری یا شدید نقصان سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ ابتدائی طبی امداد، کسی طبی ایر جنسی کے درمیان میں فراہم کی جانے والی ابتدائی مدد پر مشتمل ہوتی ہے۔ پیشہ ورانہ مدد آنے تک یہ مدد انہیں زندہ رہنے میں مدد دے سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی طبی امداد کسی معمولی چوٹ کی صورت میں فراہم کی جانے والی دیکھ بھال پر مشتمل ہوتی ہے۔

تاہم فرست ایڈ دینے والے کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کیونکہ حادثے کے بعد اگر متاثرہ شخص کو صحیح انداز میں ابتدائی طبی امداد نہ دی جائے تو مزید نقصان کا اندریشہ ہوتا ہے اسی لئے ہم سب کو ان اصولوں سے واقفیت ہونا لازمی ہے۔

4.2.1 ابتدائی طبی امداد کے اصول

(1) خطرات کا جائزہ لیں

حدادی کی صورت میں ابتدائی طبی امداد کا ایک اہم اصول اس صورتحال میں موجود خطرات کا جائزہ لینا ہے۔ اس بات تسلی کریں کہ حدادی کے مقام پر ایسے خطرات تو موجود نہیں جو کہ مزید نقصان کا باعث بن سکتے ہوں۔

(2) طبی مدد کے لیے کال کریں۔

کوشش کریں کہ خود یا ارد گرد موجود کسی فرد کو فوراً ایمبولننس یا طبی امداد دینے والی کسی سروس مثلاً 1122 کو فون کریں اور مدد کا کہیں۔

(3) امداد فراہم کریں

متاثرہ شخص کا جائزہ لیں اگر مریض ہوش میں نہ ہو تو فوراً اس کا سانس چیک کریں اگر آپ کو مصنوعی تنفس دینے کا طریقہ آتا ہو تو فوراً مصنوعی تنفس دیں۔ اگر وہ ہوش میں ہو تو اسے حوصلہ دیں۔ زخموں سے بہت ہوئے خون کو پٹی باندھ کر روکنے کی کوشش کریں تاہم خیال رہے کہ ڈی ٹوٹنے کی صورت میں مریض کو بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

(4) ابتدائی طبی امداد کی پٹی

معمولی کٹ، خراش یا جلے کی صورت میں متاثرہ حصے کو ڈھانپنے کے لیے پٹی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بڑے زخموں کو ڈھانپنے اور بچانے کے لیے، آپ کو صاف گوزپیڈ یار ولر بینڈ ٹج لگانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

(5) زخم پر پٹی لگانے کے لیے

زخمی اعضاء یا جسم کے حصے کے گرد پٹی کو نرمی لیکن مضبوطی سے لپیٹیں، زخم کو ڈھانپیں۔ پٹی کو چکنے والی ٹیپ یا حفاظتی پنلوں سے باندھیں۔ پٹی کو اتنی مضبوطی سے لپیٹنا چاہیے کہ وہ لگی رہے، لیکن اتنی مضبوطی سے نہیں کہ اس سے خون کا بہاؤ بند ہو جائے۔

مختلف طرح کی صورتحال میں مختلف طریقے سے طبی امدادی جاتی ہے۔ روزمرہ کے حالات میں جن حادثات کا سامنا کرنے پڑ سکتا ہے ان کی مختصر آتفصیل درج ذیل ہے:

نکسیر یعنی ناک سے خون بہنے کے لیے ابتدائی طبی امداد
بیٹھ جائیں اور ان کا سر آگے جھکائیں۔

انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا استعمال کرتے ہوئے، نہنچوں کو مضبوطی سے دبائیں یا چکنی دیں۔
اس دباؤ کو لگاتار پانچ منٹ تک رکھ رہیں۔

چیک کریں اور اس وقت تک دہرائیں جب تک کہ خون بہنا بند نہ ہو۔

(6) موچ

موچ کسی جوڑ کے پاس موجود پٹھے کے زیادہ کھج جانے یا پھٹ جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ موچ عموماً پاؤں یا جوڑوں کے پاس ہوتی ہے اس کی وجہ سے شدید درد ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ متاثرہ جگہ پر سوجن بھی ہو جاتی ہے۔

موچ کی صورت میں مریض کو آرام سے لٹادیں خاص طور پر گھٹنے یا ٹخنے کی موچ کی صورت میں مریض کو چلنے نہ دیں۔

متاثرہ حصے کو انچار کھیں۔

متاثرہ جگہ پر 20 منٹ تک برف کی ٹکلور کریں تاہم کبھی بھی متاثرہ حصے کو برف والے پانی میں نہ ڈبوئیں۔

اگر ہو سکے تو متاثرہ حصے کو کریپ بینڈنگ سے باندھ دیں۔

اگر تکلیف زیادہ ہو تو ڈاکٹر کو دکھائیں۔

(7) ہڈی کاٹوٹا

بعض اوقات گرنے، چوٹ لگنے یا کسی حادثے کی وجہ سے جسم میں کوئی ایک یا ایک سے زائد ہڈیاں ٹوٹ سکتی ہیں۔ ٹوٹ ہوئی ہڈی نہ صرف بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے بلکہ اس سے جسم کے دوسرے حصوں مثلاً خون کی نالیوں یا اندر ونی اعضاء کو خطرہ ہو سکتا ہے ٹوٹ ہوئی ہڈی درج ذیل علامات میں سے ایک یا زیادہ کا سبب بن سکتی ہے:

زخمی جگہ میں شدید درد جو حرکت کرنے پر بدتر ہو جاتا ہے۔

زخمی جگہ میں نیلاہٹ یا سوجن۔

چوٹ کی جگہ پر بھاری خون بہنا۔

آپ ٹوٹ ہوئی ہڈی کے لیے ابتدائی طبی امداد کیسے فراہم کر سکتے ہیں؟

متاثرہ حصے کو زیادہ ہلانے سے پر ہیز کریں۔ اس کے لئے کسی لکڑی یا سخت چپٹی وغیرہ کا استعمال کریں اگر کوئی بیرونی زخم ہے تو پٹی باندھ دیں تاہم ہڈی پر دباؤ نہ ڈالیں۔ اگر متاثرہ حصہ بازو یا پاتھو Sling کا ہے تو اسے گلے سے پٹی کی مدد سے سہارا دیں۔

4.3- گرمی کے اثرات

گرم جگہ پر کام کرنے والے افراد ہوپ یا گرمی کا شکار ہو سکتے ہیں جس سے تھکاوٹ اور پھر صدے کی کیفیت ہو سکتی ہے، جس کا اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے۔

4.3.1- گرمی کی تھکاوٹ

گرمی کے ماحول اور خاص طور پر برسات کے موسم میں زیادہ پسینہ آنے کی وجہ سے جسم سے نمکیات اور پانی کی کی سے تھکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ خاص طور پر اگر متاثرہ شخص پانی کا مناسب مقدار میں استعمال نہ کرے۔ اس تھکاوٹ کی وجہ سے پیدا ہونے والی علامات مندرجہ ذیل ہیں:

- متاثرہ شخص تھکن، نقاہت یا بیماری کی شکایت کرتا ہے لیکن اگر دماغ ماؤف ہو جائے تو اس کو اپنی حالت کا اندازہ نہیں ہوتا۔
- اس کی ٹانگوں یا پیپٹ کے پٹھے تاؤ کی وجہ سے درد کا شکار ہو سکتے ہیں۔
- صدے کی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔ متاثرہ شخص زرد نظر آئے گا اس کی جلد ٹھنڈی اور نم دار ہو گی۔ سانس تیزی سے آئے گا اور بعض تیز لیکن کمزور ہو گی۔
- کیا کرنا چاہئے؟
- متاثرہ شخص کو ٹھنڈی جگہ پر آرام کروائیں۔
- اگر وہ ہوش میں ہو تو اسے ٹھنڈے پانی کے گھونٹ پلائیں۔ اگر اسے تیزی سے پسینہ آ رہا ہو یا پھوٹوں میں کھچاؤ کی شکایت کرے تو ایک گلاس پانی میں آدھا چیچ نمک ملا کر دیں۔

- اگر وہ شخص بے ہوش ہو جائے یا اس پر غنودگی طاری ہونے لگے تو اسے مزید پانی پینے کو نہ دیں بلکہ اس کو کروٹ دے کر لٹادیں اور فوراً طبی امداد کے لئے ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

4.3.2-ہیٹ سڑوک

گرم ماحول یا دھوپ میں زیادہ دیر تک رہنے کی وجہ سے ہیٹ سڑوک بھی ہو سکتی ہے جبکہ حرارت سے متاثرہ شخص کے جسم سے نمکیات اور پانی خارج ہو جاتے ہیں۔ ہیٹ سڑوک میں اس کا جسم کا درجہ حرارت کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے۔ اس کا درجہ حرارت 41 سینٹی گریڈ 102 فارن ہائیٹ تک جاسکتا ہے جس کی وجہ سے بے ہوشی اور پھر موت واقع ہو سکتی ہے۔
تو کیا کرنا چاہیے؟

- گرمی کے صدے کا علاج فوری طور پر کرنا چاہئے ورنہ موت واقع ہو سکتی ہے:
1. متاثرہ شخص کو ٹھنڈی جگہ پر لٹادیں اور اگر ممکن ہو سکے تو ٹھنڈے پانی کے ٹب میں ڈال دیں۔
 2. اس کو ٹھنڈے گیلے قلیوں ہا چاروں میں لپیٹ کر ٹھنڈا کریں اور دستیاب برقی پیکھے کی مدد سے ہوا دیں۔
 3. اگر ہوش میں ہو تو اسے جلد از جلد ٹھنڈا پانی پلاٹیں۔
 4. اگر بے ہوش ہو جائے تو اس کا سانس چیک کریں اور ضرورت ہو تو منہ کے راستے مصنوعی سانس دیں اور ہسپتال لے جائیں۔

4.3.3-جلنا

جلنے کی وجوہات آگ، بجلی، پانی، چائے، بھاپ ہو سکتے ہیں۔ جلنے کی دیگر اقسام مندرجہ ذیل ہیں

1. گرم شے سے جیسے پانی، بھاپ، چائے، سالن وغیرہ۔
2. آگ سے۔
3. کمیکل جیسے تیزاب یا دیگر۔

4۔ بھلی کے آلات جیسے استری یا گرم تار سے۔
 اگر زیادہ جلا ہے تو فوراً ہسپتال لے جائیں۔ ہلاکا یا قدرے کم جلے ہوئے حصے کو پانی کے نلکے کے نیچے رکھیں یہاں تک کی جلد ٹھنڈی ہو جائے۔ پھر کوئی کریم لگائیں۔ کھانا پکانے کے دوران ہاتھ ہلاکا ساجل جائے تو اس پر فوراً شہد گا لیں اس طرح آبلہ یا چھالا نہیں بنتا۔ یہ مستند گھریلو نسخہ ہے۔

خود آزمائی

درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

- سوال نمبر 1 - زلزلہ اور سیلاب کی صورت حال میں آپ اپنی حفاظت کیسے کریں گے؟ مختصر آبیان کریں۔
- سوال نمبر 2 - ملیریا کی علامات اور بچاؤ کے طریقے تحریر کریں۔
- سوال نمبر 3 - ابتدائی طبی امداد کے کوئی سے پانچ اصول تحریر کریں۔
- سوال نمبر 4 - ڈینگی بخار سے حفاظت کے طریقے بیان کریں۔

جوابات

متعلقہ یونٹ سے تلاش کریں۔

پونٹ نمبر 5

اخلاقی اقدار اور رویے

تحریر: ڈاکٹر محمد سلیم
مسنوناریہ موعود صابری

فہرست

77		یونٹ کا تعارف
77		یونٹ کے مقاصد
78		5.1 - اخلاقی اقدار اور معاشرتی تعلقات
79		5.2 - اللہ کے بندوں کی طرف:
79		۱۔ خاندان:
80		۲۔ معاشرتی تعلقات
80		۳۔ لین دین کے معاملات:
81		5.3 - اخلاقی اقدار قرآنی تعلیمات کے حوالے سے
87		5.4 - اخلاقی اقدار اقليتوں کے حوالے سے
87		5.5 - اخلاقی اقدار کی ضرورت و اہمیت
88		5.6 - رویے اور ان کے اثرات
89		5.7 - جذباتی رویوں کا مقابلہ
90		5.8 - پاکستان میں اخلاقی اقدار اور رویوں کی صورتحال
90		خودآزمائی

یونٹ کا تعارف

زیر نظر یونٹ میں مختلف اخلاقی اقدار اور رویوں کے حوالے سے غور و خوض کیا جائے گا۔ اقداریں سماجی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی قدریں شامل ہیں۔ جبکہ رویوں میں روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے رویے اور سلوک شامل ہیں۔ مثلاً نظم و ضبط، صحت و صفائی، آمدن اور خرچ وغیرہ کے حوالے سے رویوں پر بحث ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی اقدار، ثقافت اور رسوم و رواج کے حوالے سے بھی تذکرہ ہو گا۔ اسلامی اور اخلاقی اقدار کا تذکرہ قرآن اور احادیث کے حوالوں سے ہو گا۔

یونٹ کے مقاصد

- اُمید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ
- 1- قرآنی تعلیمات کے حوالے سے اخلاقی اقدار اور رویوں کا علم حاصل کر سکیں۔
 - 2- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات، احادیث اور رشتہوں کے حوالے سے اخلاقی اقدار جان سکیں۔
 - 3- قرآن و حدیث کی روشنی میں اساندہ کرام اپنی کردار سازی کر سکیں اور یہ کہ طلبہ کے لیے بھیت معلم مثالی کردار پیش کر سکیں۔ یعنی رول ماؤل بن سکیں۔
 - 4- اپنے طلبہ کو اسلامی اور دیگر اقدار اور رویوں کا علم دے سکیں۔
 - 5- غیر مسلموں اور اقلیتوں کے جذبات، احساسات، ثقافت اور اقدار کو سمجھ سکیں اور ان سے حسن سلوک کر سکیں۔
 - 6- مختلف معاشرتی اقدار اور رویوں کے بارے میں آگاہ ہو سکیں اور جذباتی دباؤ اور جذباتی رویوں کا سامنا کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

5.1- اخلاقی اقدار اور معاشرتی تعلقات

اخلاقی اقدار اور اچھے رویوں کو اپنانے سے ہی زندگی کا میاب اور معاشرہ بہتر رہتا ہے۔ جہاں قانون اور قانون ساز ادارے ہماری معاشرتی زندگی کو اچھے نظام میں ڈھانے کی کوشش کرتے ہیں وہاں اخلاقی اقدار اور روئیے انسان کو اپنی ذات میں ثابت اور تعمیری خوبیاں پیدا کرنے کی طرف مائل کرتے ہیں۔ قانون ہر وقت اور ہر لمحہ ہماری نگرانی نہیں کر سکتا۔ باہمی تعلقات اور معاشرتی زندگی میں ہمارے روئیے اور اقدار ہی اخلاق کا پیمانہ فراہم کرتے ہیں۔ ہمارا دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کے بتائے ہوئے اخلاقی اصول اور اقدار کو اپنائیں گے تو یقیناً ہماری زندگی خوشنگوار اور معاشرے میں امن و سکون ہو گا۔ اعلیٰ اقدار اور رویوں کا دنیا کے تمام مذاہب پر چار کرتے ہیں اس لئے یہ کل انسانیت کے لئے ہیں۔

اخلاقی اقدار اسلام کی روشنی میں قرآن حکیم اعلیٰ روئیوں کا سبق دیتا ہے جن کو اپنا کر ہر فرد کو ایک خوشنگوار ماحول میسر آ سکتا ہے۔ انسان پر تین قسم کے حقوق واجب ہیں :

۱۔ اللہ کی طرف:

سب سے پہلے ہم پر واجب ہے کہ ہم ایک اللہ کو مانیں۔ صرف اس کی عبادت کریں اور اسی سے مدد مانگیں۔ اس کو توحید کہتے ہیں۔ یہی کلمہ ہے اور یہی دین کی بنیاد ہے۔ اس کا متضاد شرک ہے اور اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا۔ ہاں اگر ایک مشرک دل سے توبہ کرے اور آئندہ شرک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۲۔ وقت پر نماز ادا کرنا:

نماز کافر اور مسلمان کے درمیان پہچان ہے۔

۳۔ زکوٰۃ دینا :

سال کے آخر میں سال بھر کے بچے ہوئے مال پر زکوٰۃ دینا جو کہ مال کا چالیسوائی حصہ ہوتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے مال کی مقدار کا تعین ہو چکا ہے اور اس سے کم حیثیت والے مسلمان پر زکوٰۃ معاف ہے۔ زکوٰۃ اسی مال پر واجب ہے جو آپ کے پاس پورے سال تک رہے۔

رمضان کے مہینے میں ہر مسلمان بالغ مرد و عورت پر پورے مہینے کے روزے فرض ہیں۔ بیماری اور سفر کی صورت میں آپ روزے چھوڑ سکتے ہیں اور بعد میں پورے کر سکتے ہیں۔

۵۔ حج:

ذوالحجہ کے مہینے میں اللہ کے گھر یعنی خانہ کعبہ میں جا کر خاص عبادت کرنے کو حج کہتے ہیں۔ یہ اسی شخص پر فرض ہے جو اس کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر مالی حالات اجازت نہ دیتے ہوں تو مسلمان پر فرض نہیں ہے۔

2.5-اللہ کے بندوں کی طرف

قرآن حکیم اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنت بہت تفصیل سے ایک انسان پر دوسرا انسان کے حقوق کا ذکر کرتی ہے کیوں کہ خوشنگوار معاشرے کی بنیاد ہی یہ ہے کہ ہر انسان اپنے خاندان، ہمسایہ اور دیگر افراد کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ آئیے ان حقوق کے چند پہلوؤں پر نظر ڈالتے ہیں۔

۱۔ خاندان :

ماں باپ سے اچھے سلوک پر بہت تاکید کی گئی ہے خاص طور پر بڑھاپے میں۔ قرآن حکیم میں اللہ فرماتا ہے کہ اگر وہ (والدین) بوڑھے ہو جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہیں۔ ماں باپ پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اپنی حیثیت کے مطابق اچھا کھلانے میں پلاسکیں اور بہترین تربیت کریں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بیٹیوں کی تربیت پر اس قدر زور دیا ہے کہ جو شخص بیٹیوں کی اچھی تربیت کرے گا وہ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ جنت میں جائے گا۔ اولاد کے ساتھ وراثت کے معاملے میں بھی انصاف کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق بیٹے اور بیٹیوں سب کو ان کا حق ملنا چاہیے۔

بھائی، بہن اور دیگر رشتہ داروں سے اچھے سلوک کی ہدایت کی گئی ہے لیکن جہاں انصاف کا معاملہ ہو تو کسی قسم کی بھی رعایت کی اجازت نہیں ہے۔

ہمسائے کے ساتھ اپنے سلوک کا حکم ہے۔ ہمسائے کی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے اور ان کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت ہے۔ وہ مومن نہیں جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔

۲۔ معاشرتی تعلقات:

کسی خبر کو بغیر تحقیق کئے آگے بڑھانا منع ہے۔ انسان کو جھوٹا کہلانے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ بغیر تحقیق کے کوئی بات آگے بیان کرے۔ اس طرح افواہیں نہیں پھیلتیں۔ ایک دوسرے کے عیب نہیں نکالنے چاہیں اور دوسروں کی خامیوں کو بلا وجہ نہیں ڈھونڈنا چاہیے۔ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارنا بھی منع ہے۔ غیبت کرنا اتنا بڑا گناہ ہے جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔

سلام میں پہل کرنی چاہئے۔ ایک دوسرے کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونے کی ممانعت ہے۔ اگر کوئی منع کر دے یا تین مرتبہ دستک لینے پر جواب نہ آئے تو برا مانے بغیر واپس لوٹ جانا چاہئے۔ مرد اور عورت دونوں کو نگاہ پنجی رکھنے کا حکم ہے۔

کسی مسلمان کو جان بوجھ کر مارنا گناہ کبیر ہے اور ایسا ہے جیسے کسی نے انسانیت کا قتل کیا۔ اسی طرح اگر کسی انسان نے دوسرے انسان کی جان بچائی تو گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

۳۔ لین دین کے معاملات:

سود ہر صورت میں حرام ہے۔ جب کوئی لین دین کا معاملہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اسے لکھ لیا جائے ورنہ کوئی گواہ ضرور مقرر کیا جائے۔ ناپ تول میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوئی چاہیے۔ اگر بیچنے والے مال میں کچھ کمی یا خرابی ہے تو خریدار کو بتا دینا چاہیے۔ اچھا مال دکھا کرنا قص مال دینا سخت گناہ ہے۔ اسی طرح امانت میں خیانت کرنے والا دوزخ میں جائے گا۔

یہ اخلاقی اقدار اور روئے اپنانے کا بے حد فائدہ ہے۔ معاشرتی زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔ امن و سکون ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔

مشق نمبر 1: اپنے دوست / سہیلی سے ایک مکالمہ کھیئے جس میں اچھی زندگی گزارنے کے بارے میں تلقین کیجیئے۔

5.3- اخلاقی اقدار قرآنی تعلیمات کے حوالے سے

قرآن مقدس اعلیٰ اخلاقی اقدار اور احسن رویوں کی تعمیر و تشكیل پر بہت زور دیتا ہے۔ مذکورہ اخلاقی اقدار نہایت جامع، واضح اور قابل عمل ہیں۔ سماجی، معاشرتی، معاشی، سیاسی الغرض زندگی کا شاید ہی کوئی پہلو ہو جس کے بارے میں اخلاقی اقدار کا درس نہ دیا گیا ہو۔ ذیل میں قرآنی آیات کی روشنی میں اخلاقی تربیت اور رویوں کی درستگی کے لیے دی جانے والی تعلیمات کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت بالخصوص ہمارے استاذہ اور طلبہ کو ان اخلاقی قدروں کا علم ہونا چاہیے تاکہ ان پر کما حقہ عمل پیرا ہو کر صالح معاشرہ کی تشكیل ممکن ہو سکے۔

- ❖ اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔
- ❖ اور ماں باپ کے ساتھ بھلانی کرتے رہو۔ ان کو اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھٹر کنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا۔
- ❖ رشتہ داروں، محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو
- ❖ اور جس جانبدار کامارنا اللہ نے حرام کیا ہے اُسے قتل نہ کرنا۔
- ❖ عہد کو پورا کرو۔ عہد کے بارے میں ضرور پوچھ چکھ ہو گی
- ❖ جب (کوئی چیز) ماپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو اور جب تول کرو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔
- ❖ (اے بندے) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔
- ❖ زمین پر آڑ کرنہ چل۔
- ❖ خدا کے ساتھ کوئی اور معبد نہ بننا۔

- ❖ اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لیے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔
- ❖ اے ایمان والو! خدا کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جائیا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو، انصاف کیا کرو کہ یہی پر ہیز گاری کی بات ہے۔
- ❖ نیکی اور پر ہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔
- ❖ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ
 - خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔
 - ماں باپ اور رشتہ داروں اور تیمیوں اور محتاجوں کے ساتھ بھلانی کرتے رہنا۔
 - اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا (وَقُولِلَّنَا سِحْنًا)۔
 - اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دینے رہنا۔
- ❖ مو منو! اللہ سے ڈر و اور بات سیدھی کیا کرو۔
- ❖ اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑپڑیں تو ان میں صلح کر دو۔
- ❖ انصاف سے کام لواللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
- ❖ مو من تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کر دیا کرو۔
- ❖ خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔
- ❖ مو منو! کوئی قوم کسی قوم سے تم سخنہ کرے ممکن ہے وہ لوگ ان سے بہتر ہوں۔
- ❖ اپنے مو من بھائی کے عیب نہ نکالو۔
- ❖ ایک دوسرے کا بر امام نہ رکھو۔
- ❖ بہت گمان کرنے سے بچو (کیونکہ) بعض گمان گناہ ہیں۔

❖ کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

❖ خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پر ہیز گار ہے۔
- اخلاقی اقدار احادیث نبوی کے حوالے سے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کی احادیث کی ایک کثیر تعداد اعلیٰ وارفع اخلاقی اقدار اور بہترین رویوں کی تعلیم و تدریس پر مشتمل ہے۔ قرآن پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کی ضمانت دیتا ہے۔
کلام سے پہلے سلام کبھی

اسلام قبل الكلام ۱ (ترمذی)

کلام سے پہلے سلام کرو۔

سلام میں پہلی کبھی

البادی بالسلام بری من الكبر ۱ (بیہقی فی شعب الایمان)

پہلے سلام کرنے والا تکبر سے بری ہوتا ہے۔

مومن کی شان

المؤمن مراة المؤمن ۱ (ابوداؤد)

ایک مومن دوسرے مومن کے لیے آئینہ ہے۔

بھائی چارہ

المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه ۱ (بخاری)

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر خود ظلم کرے اور نہ ہی اس کو کسی ظالم کے حوالے کرے۔

بھائی کے کام آنا

من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته ۱ (بخاری)

جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں کوشش رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔

لوگوں پر رحم کیجئے

لا یرحم اللہ من لا یرحم النام (بخاری)

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

اخلاق کی فضیلت

اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا (ابوداؤد)

کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں۔

حسن خلق کا مرتبہ

ان من خیارکم احسنکم اخلاقا (بخاری)

تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اخلاق اچھا ہے

فسق اور کفر

سباب المسلم فسوق و قتاله کفر (بخاری)

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔

بھائی پر ہتھیار اٹھانا

من حمل علينا السلاح فليس منا (بخاری)

جو کوئی ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

پردہ پوشی کی فضیلت

من ستر مسلمان ستره اللہ یوم القيامة (بخاری)

جو کوئی اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت

لیس منا من لم یوقر کبیرنا ویرحم صغیرنا ۱(بخاری)
وہ ہم سے نہیں جو ہمارے بزرگوں کا ادب نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں پر رحم روانہ رکھے۔
تفرقہ بازی کی مذمت

من فرق فلیس منا ۲(طبرانی فی الکبیر)
جو شخص (مسلمانوں میں) تفرقہ اور جدائی ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔
دھوکہ دہی کی مذمت

من غش فلیس منا ۳(مسلم)
جو شخص ہم (مسلمانوں) کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
چغل خور کی مذمت

لا يدخل الجنة قاتات ۴(بخاری)
چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا۔
قرابت داری کو توڑنے کی سزا

لا يدخل الجنة قاطع ۵(بخاری)
بآہی تعلقات و قربت داری کو توڑنے والا جنت میں نہ جائے گا۔
بدگمانی کی مذمت

اباكم والظن فان الظن اكذب الحديث ۶(بخاری)
بدگمانی سے بچ رہو کہ وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔
خوش کلامی

الكلمة الطيبة صدقة ۷(بخاری)

اچھی بات (کہنا بھی) صدقہ ہے۔

احترام مسلم

کل المسلم حرام دمہ و عرضہ و مالہ (بخاری)

مسلمان کی ہر ایک چیز اس کا خون، اس کی عزت و آبرو اور اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

بول چال بندر رکھنا

لا يحل لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ إِخْرَاجَهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ (بخاری)

کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

ایک سنہری اصول

لا يوْمَنْ أَحَدَكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (بخاری)

کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے ایسی چیز کو

پسند نہ کرے جسے اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

دوستوں کا خیال رکھنا

خَيْرُ الاصحَّابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ (ترمذی)

تم میں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ سب سے اچھا ہو گا جو اپنے دوستوں کے حق میں سب سے اچھا ہو گا۔

پڑوسی کے حقوق

لَيْسَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يَوْمَنْ جَازِهَ بُوَاْتِهِ (طبرانی فی الکبیر)

وہ شخص مومن نہیں جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ رہے۔

پڑوسی کو آزار پہنچانا

مَنْ كَانَ يَوْمَنْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمَ الْآخِرِ فَلَا يَوْدُ جَارِهِ (بخاری)

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی اپنے پڑوسی کو تکلیف اور ایذانہ پہنچائے۔

5.4- اخلاقی اقدار اقلیتوں کے حقوق لئے

اسلام اقلیتوں کے حقوق کی ادائیگی اور ان سے حسن سلوک کی تلقین کرتا ہے اقلیتوں کے ساتھ ظلم و زیادتی سختی سے منع ہے۔ اسلامی ریاست اقلیتوں کو امن و سلامتی کی ضمانت دیتی ہے ان کی عزت و ناموس کی حفاظت ضروری ہے۔ اقلیتوں کو اسلامی معاشرے میں ہر طرح کی مذہبی و سماجی آزادی حاصل ہے ان کے حقوق غصب کرنا سختی سے منع ہے۔

5.5- اخلاقی اقدار کی ضرورت و اہمیت

ثبت رویوں کی ضرورت، اہمیت اور افادیت کو اچھی طرح سمجھیں، قرآن و حدیث کی روشنی میں ان اقدار کو جاننے کی کوشش کریں اور سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ان پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کی بھی انہی خطوط پر تربیت کریں تاکہ ایک صالح معاشرے کا قیام ممکن ہو سکے۔

نصاب اور کتاب میں ہمیں اخلاقی اقدار کو، ان کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر خاطر خواہ مقام دینا ہو گا۔

تربیت اساتذہ کے ہر ایک پروگرام میں اخلاقیات، اقدار اور رویوں کی تربیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے۔ اساتذہ کی کردار سازی اور طلبہ کی کردار سازی، تعلیم و تربیت اور درس و تدریس کے حوالے سے ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیئے۔

اس کے علاوہ تعلیمی درس گاہوں کا ماحول ایسا ہو کہ طلبہ کی شخصیت کی بھروسہ اور ہمہ جہت نشوونما ہو اور ان کی کردار سازی ہو سکے۔ تعلیمی درس گاہوں میں مناسب تربیت، تزریقیہ نفس اور کردار سازی کی اشد ضرورت ہے تاکہ صورتحال بہتری کا رُخ اختیار کرے۔ درس و تدریس میں عموماً ہمارا اسراز ور معلومات کی فراہمی پر اور معلومات کو رٹانے پر ہوتا ہے۔ جس کا بنیادی مقصد امتحان پاس کرنا یا کرانا ہوتا ہے۔ تعلیم کے ساتھ تربیت اور تزریقیہ نفس کا پہلو نظر انداز کر دینے کے باعث معاشرے میں، اخلاقی گروٹ، سماجی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی تنزلی جنم لیتی ہے۔

5.6- رویے اور ان کے اثرات

رویے ہمارے روزمرہ کے کردار، واقعات اور الفاظ سے مل کر بنتے ہیں۔ اگر ہمارے یہ کردار اور الفاظ ثابت ہوں گے تو ہمارے رویے اچھے کہلانیں گے اور اگر ہمارا کردار ثابت نہیں ہو گا تو ہمارا رویہ بھی اچھا نہیں کہلائے گا۔ یعنی ہمارے رویے ہماری شخصیت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ اور ہماری زندگیوں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمارے دوسروں کے ساتھ خوشگوار یا ناخوشگوار تعلقات کا دار و مدار بھی ہمارے رویوں پر ہے۔ عموماً چار طرح کے رویے دیکھنے میں آتے ہیں:

- | | | | |
|------------|------------|----------------|----------------|
| :1 عاجزانہ | :2 جارحانہ | :3 متوازن رویہ | :4 جذباتی رویے |
|------------|------------|----------------|----------------|

عاجزانہ رویے کے نقصانات:

- | | | | | | | |
|-------------------------|--------------------------|-----------------|---------------------|----------------------------------|-----------------------|---------------------|
| :1 شرم و ملامت کا احساس | :2 غیر ذمہ داری کا احساس | :3 احساسِ مکتری | :4 دوسروں پر انحصار | :5 اپنا نقطہ نظر واضح نہ کر سکنا | :6 خود اعتمادی کی کمی | :7 قوت فیصلہ کی کمی |
|-------------------------|--------------------------|-----------------|---------------------|----------------------------------|-----------------------|---------------------|

جارحانہ رویے کے نقصانات:

- | | | | | | | |
|------------------------|---------------------------|-------------------------------|---------------------------------------|----------------------------------|--------------------------------------|--------------|
| :1 منفی نتائج کا سامنا | :2 لڑائی جھگڑے کے امکانات | :3 ہمیشہ دوسروں کو الازم دینا | :4 تعلقات کا ہمیشہ کے لیے ختم ہو جانا | :5 ڈر اور خوف کا ماحول پیدا ہونا | :6 دوسروں کے دل میں نفرت اور بدگمانی | :7 پیدا ہونا |
|------------------------|---------------------------|-------------------------------|---------------------------------------|----------------------------------|--------------------------------------|--------------|

جارحانہ رویے کے نقصانات:

- | | |
|---------------------------|-------------------------------------|
| :1 خود اعتمادی محسوس کرنا | :2 اپنے فیصلے کی ذمہ داری قبول کرنا |
|---------------------------|-------------------------------------|

- 3: دوسروں سے بہتر طریقے سے گفتگو کرنا
- 4: اپنی خواہشات اور ضروریات کو بہتر طریقے سے حاصل کر سکنا
- 5: اپنے حقوق کی پاس داری کرنا اور دوسروں کو حق دینا

5.7- جذباتی رویوں کا مقابلہ

ہمارے جذبات ہم پر ذہنی اور جسمانی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں ہم غصہ، خوشی اور غم محسوس کرتے ہیں جس کے زیر اثر ہمارا دورانِ خون، چہرے کی سرخی، قوت ہاضمہ اور جسمانی اعضاء متاثر ہوتے ہیں۔ ہر شخص کا ایک ہی چیز کو سمجھنے اور محسوس کرنے کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ ہماری انفرادی شخصیت اور تجربات ہمارے جذباتی ردِ عمل کا باعث بنتے ہیں ایک ہی واقعہ جو کسی ایک کے لیے تسکین کا باعث ہو کسی دوسرے کے لیے دل آزاری کا باعث ہو سکتا ہے۔

ایک خوشحال اور پر امن معاشرے کے قیام کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد اپنے غصے، نفرت، بد گمانی، شک اور حسد و انتقام جیسے منفی جذبات پر قابو پانا جانتا ہو۔ ہر فرد میں مسائل اور جھگڑوں سے نمٹنے کی صلاحیت موجود ہو اور وہ دوسروں کے مسائل اور تکالیف کو بھی اس ہمدردی اور اپناہیت سے محسوس کر کے حل کرنے میں مددے سکے۔

اہم پیغامات:

- ❖ برداشت کی قوت پیدا کرنا
- ❖ دوسروں کے جذبات اور رائے کا احترام کرنا
- ❖ شدید جذباتی کیفیت میں فیصلے کرنے سے گریز کرنا
- ❖ جذباتی صور تھوال میں اپنے ذہن کو پر سکون رکھنے کی کوشش کرنا
- ❖ لڑائی جھگڑے میں اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا
- ❖ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر کے لیے اپنے آپ کو اس ماحول سے علیحدہ کر لینا

خودآزمائی 1

روپیوں کی مختلف اقسام کو ڈرامے کے ذریعے واضح کریں۔ اس ڈرامے میں درج ذیل نکات کی وضاحت کریں:
بہتر روپیوں کے بارے میں آگاہی دینا اور اپنے روپیوں کو ثابت انداز میں تبدیل کرنے کی سوچ پیدا کرنا۔

5.8- پاکستان میں اخلاقی اقدار اور روپیوں کی صورتحال

ہمارے وطن عزیز میں اخلاقی اقدار اور روپیوں کی صورتحال مثالی نہیں ہے۔ بحیثیت مسلم و پاکستانی اخلاقی لحاظ سے پستی ہمیں قابل قبول نہیں ہے۔ کرپشن، بد دیانتی، دھوکہ دہی، جھوٹ، ملاوٹ، بد امنی، رشوت، چور بازاری اور زنا سے متعلق واقعات اکثر سننے میں آتے ہیں۔

اسی طرح ہمارے گھریلو اور خاندانی معاملات میں بھی محبت، بھائی چارہ اور امن کا فقدان ہے۔ ہماری عملی زندگی اعلیٰ اقدار اور مثالی روپیوں کا عکس نہیں کیونکہ ہم اپنے معاملات کو حضور پاک ﷺ کے اسوہ حسنے کے مطابق نہیں چلاتے۔ ہم معمولی باتوں پر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنی بات ثابت کرنے پر تل جاتے ہیں جبکہ دوسروں کی رائے کو ماننا ہمارے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔

صفائیِ نصف ایمان ہے، یہ جاننے کے باوجود ہمارے گھر، گلیاں اور بازار صاف ستھرے نہیں ہیں ہم میں سے اکثر لوگ اپنے فائدہ کا سوچتے ہیں جبکہ کمیونٹی، شہر اور ملک کی بہتری اکثر ہماری ترجیح نہیں۔

ہماری اخلاقی اقدار اور روپیوں کی موجودہ صورتحال مثالی نہ ہونے کے باوجود پاکستانی، دنیا میں سب سے زیادہ خیرات دینے والے افراد شمار ہوتے ہیں۔ پاکستان میں اب بھی اساتذہ کو عزت و وقار دیا جاتا ہے۔ ہم اپنے بزرگوں کا عزت و احترام کرتے ہیں۔ غیر رسمی تعلیم کے اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ نئی نسل میں اعلیٰ پائے کے اقدار اور مثالی روپیے پیدا کرنے کے لیے اپنا گلکیدی کردار ادا کریں۔

خودآزمائی نمبر 2

- 1۔ اسلامی اقدار اپنانے کے دس معاشرتی فائدے لکھیں۔
- 2۔ اسلامی اقدار سے متعلقہ دو قرآنی آیات اور دو احادیث لکھیں۔

جوابات

جوابات متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

یونٹ نمبر 6

تعلیم بالغاں اور تدریس بالغاں کے اصول

تحریر: ارشد سعید خان

نظر ثانی: شمسہ کنول

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
یونٹ کا تعارف.....	94
یونٹ کے مقاصد.....	94
1 - تدریس اطفال اور تدریس بالغاء کے اصول.....	95
1.1 - تعارف اور اہمیت.....	95
1.2 - نوجوان لڑکوں کی شخصیت: اہم اوصاف.....	95
1.3 - بالغ مردوں کی شخصیت: اہم اوصاف	95
1.4 - نو عمر لڑکیوں کی شخصیت: اہم اوصاف.....	96
1.5 - بالغ خواتین کی شخصیت: اہم اوصاف.....	96
2 - نوجوانوں اور بالغوں کی اہم خصوصیات کا تجربیہ.....	97
2.1 - خود انحصاری	97
2.2 - عملیت پسندی	97
2.3 - کم لچکدار طرز عمل	97
2.4 - سکھنے کی رفتار.....	98
3 - ذاتی تجربات بطور بنیاد.....	98
3.1 - ذاتی تحریک برائے حصول علم.....	98
3.2 - بالغوں پر زمہ داریوں کا بوجھ	98
4 - تدریس اطفال کے اصول.....	98

100	-5	بالغوں کی تدریس کے اصول.....
100	-6	تدریس اطفال اور تدریس بالغال کا موازنہ.....
102	-7	حصول خواندگی میں بالغوں کی مشکلات
104	-8	تدریس بالغال کے اہم اصول.....
104	-8.1 کرنے کی باتیں.....
104	-8.2 نہ کرنے کی باتیں.....
106	-9	خودآزمائی.....
106	-10	جوابات

یونٹ کا تعارف

علم کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں تاہم بچوں اور بڑوں میں سیکھنے اور سکھانے کے انداز مختلف ہو سکتے ہیں۔ ابتداء میں بچے کا ذہن ایک صاف سلیٹ یا خالی کاغذ کی مانند ہوتا ہے اور والدین یا اساتذہ اس پر اپنی مرضی کے مطابق تحریر نقش کر سکتے ہیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ تجربات اور علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور فرد کے معاشرتی پس منظر اور تعلیمی ضروریات میں بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ ابتدائے بچپن کی تعلیم میں استعمال ہونے والے اصول، ضابطے اور طریقے نوجوانوں یا بالغوں کی تدریس کے لیے قابل عمل نہیں رہتے۔ بالغوں کی تعلیمی نفسیات اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری تحقیق کے بعد ان کے لیے منفرد تدریسی اصولوں کو وضع کیا گیا ہے۔ بالغوں کے ان منفرد تدریسی اصولوں کے مجموعے کو اینڈراؤجی (Andragogy) کا نام دیا گیا۔ تدریس بالغاں (Andragogy) یقیناً تدریس اطفال (Pedagogy) سے مختلف ہے۔ خواندگی بالغاں کے معلم کے لیے اس فرق کو سمجھنا اور تدریس بالغاں کے لئے موزوں طریقوں کو جانتا اور اس کے مطابق اپنی حکمت عملی کو تشکیل دینا بہت ضروری ہے۔ اس یونٹ میں انہی پہلوؤں پر مفید معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔

یونٹ کے مقاصد

- اُمید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- 1- بچوں کی نفسیات اور شخصیت کی اہم خصوصیات بیان کر سکیں۔
 - 2- بالغوں کی نفسیات، مسائل اور اہم خصوصیات پر وشنی ڈال سکیں۔
 - 3- بچوں اور بالغوں کی نفسیات اور تعلیمی ضروریات کے مابین فرق کی نشاندہی کر سکیں۔
 - 4- بالغوں کی علمی ضروریات کی بطریقہ احسن تکمیل کے لئے درکار موزوں تدریسی اصولوں کی وضاحت کر سکیں۔

1۔ تدریس اطفال اور تدریس بالغاء کے اصول

1.1۔ تعارف اور اہمیت

عمر کے ساتھ انسان کے جسم، دماغ اور طرزِ عمل میں تبدیلی آتی ہے۔ بچوں اور بڑوں کی شخصیت میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ بچوں کو تعلیم دینے کے لئے جو اصول اور طریقے سکولوں میں اپنائے جاتے ہیں وہی اصول اور طریقے اگر ہم بڑوں کی تدریس کے لیے بھی استعمال کریں گے تو مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور شاید مطلوبہ مقاصد حاصل نہ ہو پائیں۔ اس تناظر میں خواندگی بالغاء کے استاد یا مددگار(Facilitator) کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نوجوانوں اور بالغوں کی نفسیات کا علم رکھتا ہو اور تعلیم بالغاء کے اہم اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریس خواندگی کا اہتمام کرے۔

1.2۔ نوجوان لڑکوں کی شخصیت: اہم اوصاف

کسی بھی خواندگی مرکز میں عموماً سال سے زیادہ عمر کے ایسے نو عمر(Adolescents) یا نوجوان بھی ہوتے ہیں جو یا تو کبھی سکول لگتے ہیں نہیں ہوتے یا پھر پرائمری پاس کے بغیر ہی تعلیم کا سلسلہ ترک کر چکے ہوتے ہیں۔ یہ بچپن کی سرحد عبور کر کے بلوغت کی حدود میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کے مزاج میں چنتگی اور اپنی ذات کو منوانے کا جذبہ پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ عموماً اس عمر کے افراد پر معاشری ذمہ داریوں کا زیادہ بوجھ نہیں ہوتا۔ یہ عمر کے اس حصے میں ہوتے ہیں۔ جہاں بے فکری، لاپرواہی، ضدی پن اور تفریح پسندی ان کے مزاج پر غالب ہوتی ہے ان کے لئے زیادہ دیر تک دوسروں کی بات سننا یا پابندی کے ساتھ بیٹھے رہنا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم نرمی، شفقت، حوصلہ افزائی اور معلوماتی گفتگو کے ذریعے خواندگی میں مددی جائے تو جماعت میں ان کی دلچسپی کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

1.3۔ بالغ مردوں کی شخصیت: اہم اوصاف

جب لڑکے اٹھا رہا نہیں سال(Teenage) کی حد عبور کر لیں تو انہیں کمل بالغ شمار کیا جاتا ہے۔ اس عمر تک پہنچتے پہنچتے ناخواندہ بالغ عموماً کسی معاشری سرگرمی میں شریک ہو چکے ہوتے ہیں۔ یا تو وہ خاندانی پیشے میں والدین کا ہاتھ بٹا رہے ہوتے ہیں یا وہ قریبی قصبے یا شہر میں محنت مزدوری میں مصروف یا ہنر سیکھنے کا آغاز کر چکے

ہوتے ہیں۔ کھیل کو دیکھنے کے لئے فکر روزگار ان پر غالب آچکی ہوتی ہے۔ اور ان میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی عمر اور تجربے کے سبب ان کے خیالات راست ہو چکے ہوتے ہیں اور عزتِ نفس، خودداری اور اپنی عزت کے بارے میں وہ زیادہ حساس ہو چکے ہوتے ہیں۔ انہیں بچوں کی طرح ڈانٹا نہیں جاسکتا اور نہ وہ وجہ جاننے یا قائل ہوئے بغیر استاد کی ہدایات پر عمل درآمد کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اگر استاد تعلیم یافتہ مگر کم عمر ہے تو ایسی صورت میں بالغ افراد اس کی بالادستی قبول کرنے پر آسانی سے تیار نہیں ہوتے۔ ایسے ماحول میں استاد کو اپنی علمی قابلیت کا رب ڈالنے کی بجائے ایک دوست ہمدرد اور مددگار (Facilitator) کا کردار ادا کرنا چاہئے۔

1.4۔ نو عمر لڑکیوں کی شخصیت: اہم اوصاف

دیہات اور شہر کی مضافاتی بستیوں میں آباد ناخواندہ لڑکیوں کا تعلق عموماً کم تعلیم یافتہ، غریب یا متوسط آمدن والے گھرانوں سے ہوتا ہے۔ ان پر گھر بیوکام کا جکابو جبکہ بھی ہوتا ہے۔ سماجی رکاوٹوں کے باعث ان کی نقل و حرکت پر بھی پابندیاں ہوتی ہیں۔ تاہم ذاتی مشاہدے، ذرائع ابلاغ (ٹیلی ویژن وغیرہ) اور ہم عمر سہمیلیوں سے میل جوں کے نتیجے میں ان کا علم بالغ عورتوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ انہیں آرائش و زیبائش لباس، شادی بیاہ کی تقریبات میں شرکت اور خود نمائی کا شوق ہوتا ہے۔ لڑکیاں نظم و ضبط کو جلد قبول کر لیتی ہیں اور ان میں تعلیم کے ذریعے آگے بڑھنے کا جذبہ زیادہ گھرا ہوتا ہے۔

1.5۔ بالغ خواتین کی شخصیت: عمومی اوصاف

پاکستان کے دیہی معاشرے میں بیس سال سے زائد عمر کی اکثر خواتین میں شادی شدہ ہوتی ہیں۔ خواندگی مرکز میں ان کے آنے کا ایک مقصد دوسرا خواتین سے گپ شپ اور تبادلہ خیال بھی ہوتا ہے وہ کچھ کہنا اور سننا چاہتی ہیں ان پر گھر کے کام کا جکابو جبکہ دیکھ بھال کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان ذمہ داریوں کے سبب ان کے پاس خواندگی مرکز آنے یا زیادہ دیر رکنے کا وقت نہیں ہوتا۔ انہیں اپنے مسائل سے نہیں کہنے کے لئے مشوروں کی ضرورت رہتی ہے۔ بچوں کی صحت، افراد کنبہ کی تندرستی اور بھلائی، گھر کے خرچ کو کم رکھنے اور آمدن بڑھانے میں ان کی دلچسپی زیادہ ہوتی ہے۔ ان میں نئے ہنر سکھنے کا جذبہ مردوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے تاکہ وہ آگے بڑھ سکیں کیونکہ معاشی اور سماجی لحاظ سے وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ اور دوسروں کا محتاج محسوس کرتی ہیں۔

2۔ نوجوانوں اور بالغوں کی اہم خصوصیات کا تجزیہ

نوجوان لڑکے لڑکیاں اور بالغ خواتین و حضرات کی شخصیت کے درج ذیل اوصاف کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔

2.1۔ خود انحصاری

بچے کم عمر اور کم تجربے کے باعث خاندان کے بڑوں اور استاد پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ جبکہ نوجوان اور بالغ اپنی روزمرہ زندگی کے فیصلے خود کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ استاد کا بالغوں سے رشتہ حاکمانہ نہیں بلکہ دوستانہ ہونا چاہئے۔

2.2۔ عملیت پسندی

بچوں کو ابتدائی جماعتوں میں سبق کے دوران کچھ بھی پڑھایا جاسکتا ہے عمر کے اس حصے میں حروف تہجی اور اعداد بچوں کے لئے مشکل، غیر دلچسپ بے معنی یعنی مجرد ہو سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ان تصورات، نکات یا معلومات کو سنتے، پڑھتے اور از بر کر لیتے ہیں۔ جبکہ بالغ افراد کو ان ہی نکات اور معلومات میں دلچسپی ہوتی ہے جو ان کی موجودہ زندگی سے متعلق ہوں اور انہیں ان کے سیکھنے میں کوئی عملی فائدہ نظر آتا ہو۔ وہ علم برائے علم کے لئے محض خشک فرضی اصول یا نظریہ جاننے کی بجائے ہنسریا عملی مہار تین سیکھنا چاہتے ہیں جو ان کے پیشے یا روزگار میں ان کے کسی کام آسکیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ بالغوں کے نصاب کی تشکیل میں ان کی روزمرہ ضروریات کو مد نظر رکھا جائے۔

2.3۔ کم پچ دار طرز عمل

بچے نازک شاخ کی مانند ہوتے ہیں۔ بچپن میں ان کے ذہن اور طرز عمل کو آسانی سے ڈھالا جاسکتا ہے۔ جبکہ بالغوں کا ذہن خالی صفحے کی طرح نہیں ہوتا۔ پہلے سے ہی ان کے دل و دماغ پر کئی تجربات نقش ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں آسانی سے کسی بھی جانب موڑا نہیں جاسکتا۔ یعنی ان کے خیالات اور عادات کو تبدیل کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ چنانچہ ان پر ہدایات مسلط نہیں کی جاسکتیں۔ انہیں قائل کرنا ضروری ہے۔

2.4۔ سیکھنے کی رفتار

بچوں کی نسبت ناخواندہ بالغوں کو نئی معلومات اور مہار تین سیکھنے میں زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ان کی سیکھنے کی رفتار میں بہتری آسکتی ہے۔ اور وہ اپنے تجربات کی بنیاد پر نئی معلومات اور مہارتوں کو زیادہ مربوط انداز میں پر کھنا، ترتیب دنیا اور یاد رکھنا سیکھ لیتے ہیں۔

3۔ ذاتی تجربات بطور بنیاد

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا بچوں کا ذہن صاف سلیٹ یا خالی صفحے کی طرح ہوتا ہے جس پر والدین اور اساتذہ جو بتائیں وہ نقش ہو جاتا ہے۔ یعنی بچے بغیر مزاجت کے نئی معلومات کو قبول کر لیتے ہیں۔ جبکہ بالغ ہر نئی بات، واقعے یا اس کو بتائی جانے والی معلومات کا پہلے سے حاصل کردہ علم اور تجربے کی روشنی میں جائزہ لینے کے بعد من و عن قبول کرنے، مسترد کرنے، یا تراویم کے ساتھ ذہن نشین کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اس عمل کے دوران وہ استاد کے علاوہ اپنے ہم عمر ہم جماعتوں کی رائے اور مشورے کو یکساں اہمیت دیتے ہیں۔

3.1۔ ذاتی تحریک برائے حصولِ علم

شروع شروع میں بچوں کو سکول بھجوانے کا فیصلہ والدین کرتے ہیں یعنی عمر کے اس حصے میں سکول جانے یا تعلیم حاصل کرنے کا فیصلہ بچے خود نہیں کرتے جبکہ بالغوں کے معاملے میں صورتحال مختلف ہوتی ہے۔ بالغوں کو تعلیم حاصل کرنے پر زبردستی مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر خود بالغوں میں علم وہنر سیکھنے کی ذاتی خواہش یا تحریک ہو گی تو تبھی وہ خواندگی مرکز باقاعدگی سے آئیں گے ورنہ نہیں۔ بالغوں کی شخصیت کا یہ پہلو اس امر کا مقاضی ہے کہ انہیں حصول علم کے لیے قائل کیا جائے۔ دلائل اور متوقع فوائد کی تفہیق کے ذریعے ان میں حصولِ علم کا شوق اور جذبہ پیدا کیا جائے۔

3.2۔ بالغوں پر ذمہ داریوں کا بوجھ

بچوں کی نسبت بالغوں کے کندھوں پر متعدد ذمہ داریوں کا بوجھ ہوتا ہے۔ مثلاً گھر کے کام کا ج، روزگار یا پیشے سے متعلق مصروفیات، افراد خانہ کی دیکھ بھال اور اپنے ذاتی مشاغل یا تفریح وغیرہ جبکہ سکول میں زیر تعلیم

بچوں کو ان کے والدین گھر کی باقی ذمہ داریوں سے بری کر کے کل و قت طور پر تدریس کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ گوناگوں مصروفیات کے باعث بالغوں کے لئے یہ ذرا مشکل ہوتا ہے کہ وہ حصول تعلیم کے لئے اضافی وقت نکالیں۔ اگر خواندگی مرکز پر درس و تدریس دلچسپ اور بالغوں کی ضروریات سے ہم آہنگ ہو گی تو وہ خصوصی کوشش کر کے فرصت کا وقت نکال لیں گے اور اگر درس و تدریس خشک، بے ربط اور غیر متعلقہ ہو گی تو وہ اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے اور خواندگی مرکز میں نہ آنے کے لئے جیل بہانے کریں گے۔ بالغوں کی معاشی اور سماجی مصروفیات کے تناظر میں یہ ضروری ہے کہ ان کے لئے ایسا کورس ترتیب دیا جائے جو با مقصد ہو، ان کی ضروریات کی تکمیل کرے اور اس قدر دلچسپ اور مفید ہو کہ بالغ افراد اپنی مصروفیات کے باوجود خواندگی مرکز کی طرف راغب ہوں۔

4۔ تدریس اطفال کے اصول (Pedagogy)

انگریزی زبان میں رانچ پیداگوجی (Pedagogy) درحقیقت یونانی زبان سے لیا گیا ہے اور یونانی زبان میں اس کے لغوی معنی 'بچے کی رہنمائی' ہے۔ بارہویں صدی عیسوی کے بعد غیر رسمی اور نیم رسمی درس و تدریس کے نظام سے آگے بڑھ کر باقاعدہ سکولوں کے قیام کا رواج شروع ہوا۔ یہ سکول نئی نسل کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قائم ہوئے۔ چنانچہ وقت کے ساتھ تعلیم یاد رسانی و تدریس سے متعلق جو طریقے یا اصول بنائے گئے ان کا محور بچے ہی تھے۔ اور ان اصولوں اور طریقوں کے مجموعے کو پیداگوجی (Pedagogy) کہا جاتا رہا ہے۔

رسمی تعلیم کے اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے عموماً کم عمر بچے یا نوجوان ہوتے ہیں۔ جو ابھی عملی زندگی کی ذمہ داریوں سے آزاد ہوتے ہیں ان میں سے بیشتر سنہرے اور خوشحال مستقبل کے لئے نسبتاً زیادہ ذوق و شوق کے ساتھ حصول تعلیم کے لیے سرگرم عمل ہوتے ہیں۔ رسمی تعلیم کے اداروں کا ماحول اور ان میں تعینات اسلامیہ کا انداز خواندگی مرکز سے مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ بچوں کی رسمی تعلیم کے اصولوں اور طریقوں کو بڑوں یا بالغوں کی تعلیم کے لیے ہو بہلا گو نہیں کیا جاسکتا۔

5۔ بالغوں کی تدریس کے اصول (Andragogy)

اینڈراؤجی (Andragogy) کی اصطلاح کا مانند بھی یونانی زبان سے ہے جس کے لغوی معنی مردوں (یعنی بڑوں) کی راہنمائی ہے۔ اس اصطلاح کو پہلی بار 1833ء میں ایک جرمن ماہر تعلیم الیگزینڈر کیپ (Alexander Kapp) نے متعارف کروا یا اس نے اس اصطلاح کو بالغوں کی تعلیم کے پس منظر میں ایجاد کیا۔ بعد ازاں ایک امریکی ماہر تعلیم میکلم نولز (Malcom Knowles) نے 1968ء میں اپنی ایک کتاب کے ذریعے اس اصطلاح یا حکمت عملی کو مزید وضاحت کی۔ میکلم نولز نے مختلف دلائل کے ذریعے اس حقیقت کی نشاندہی کی کہ چونکہ بچوں اور بالغوں کی شخصیت اور ضروریات میں فرق ہوتا ہے اس لیے تدریس اطفال (Pedagogy) کے تمام طریقوں اور اصولوں کو ہو ہو بغیر کسی ترمیم کے بڑوں پر لا گو کرنا کار آمد ثابت نہیں ہوتا۔ میکلم نولز نے بچوں اور بالغوں کی شخصیات اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اینڈراؤجی کے چند اہم پہلو یا نکات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بذریعہ مہرین تعلیم نے اینڈراؤجی کی انفرادیت اور افادیت کو تسلیم کیا۔ دنیا بھر میں اب اینڈراؤجی (Andragogy) کو ایک الگ تدریسی حکمت عملی کے طور پر مانا جاتا ہے۔

6۔ تدریس اطفال اور تدریس بالغوں کا موازنہ

بچوں اور بڑوں کی تعلیم کے بعض اصول مشترک ہو سکتے ہیں تاہم مجموعی طور پر دونوں کے لئے الگ اور منفرد طریقے اور ماحول درکار ہوتا ہے۔ درج ذیل جدول میں دونوں کا موازنہ کیا جا رہا ہے۔

تدریس اطفال (Pedagogy)	تدریس بالغوں (Andragogy)	پہلو
تحصیل علم کے لئے (Learner) کا استاد پر کلی اعتماد۔ استاد یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کیا پڑھانا یا سیکھانا ہے۔	بالغ متعلم اپنی پسند اور ضرورت کے مطابق خود یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس نے کیا پڑھنا یا سیکھنا ہے۔	متعلم (Learner)

پہلو	تدریس بالغ (Andragogy)	تدریس اطفال (Pedagogy)
زندگی کا تجربہ	بالغ متعلم زندگی کی کئی بہاریں دیکھ چکا ہوتا ہے اپنے تجربے کے باعث اس کی معلومات وسیع ہوتی ہیں وہ اپنے سابقہ تجربے کو بنیاد بنا کر سبق کے دوران پیش کی جانے والی نئی معلومات کو پرکھتا اور جانچتا ہے۔	متعلم یا لرنر (یعنی پچ) کا ذاتی تجربہ محدود ہوتا ہے استاد جو اسے بتاتا ہے وہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے وہ سبق کے دوران پیش کی جانے والی نئی معلومات کی سچائی اور موزوںیت کی پڑتال نہیں کرتا۔
تحصیل علم کے لئے وجہ آمادگی	عملی زندگی یعنی اپنے پیشے، روزگار یا معاشرتی امور میں اپنے کردار کو بہتر بنانے کا جذبہ بالغ متعلم کو سیکھنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ یعنی نصاب یا سبق کی بالغ متعلم کی ضروریات سے ہم آہنگی کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔	پچ کو والدین یا اساتذہ رغبت دلاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ تعلیمی سفر کامل کرنے اور بہتر مستقبل کے لئے اس نے کیا کچھ پڑھنا یا سیکھنا ہے۔
نصاب یا تدریس کی سمت	بالغ کسی کام یا سرگرمی کو سرانجام دینے مسئلے کو حل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے تاکہ اسے آسانی حاصل ہو۔ جو پڑھایا یا سکھایا جائے وہ بالغ کی عملی زندگی یا امور سے مطابقت رکھتا ہو۔ تحصیل علم کو کسی مضمون کی منطقی ترتیب کی بجائے بالغ کے روزگار، پیشے یا اس کی اپنی ضروریات کی ترتیب کے مطابق تشکیل دیا جائے۔	پہلے سے متعین یا طے شدہ علم یا معلومات کی تحصیل ضروری ہے۔ نصاب یا تدریس کے مختلف اجزاء یا نکات کو اس مضمون کی نوعیت کے لحاظ سے ایک خاص منطقی ترتیب کے مطابق پڑھایا جاتا ہے۔ بچہ اس ترتیب کو تبدیل کرنے کا مجاز نہیں۔

پبلو	تدریس بالغ (Andragogy)	تدریس اطفال (Pedagogy)
تحصیل علم کی رغبت	ذاتی یا اندر ونی محرکات یا جذبہ مثلاً اپنی لیاقت کو منوانا بہتر زندگی کی خواہش، اپنی ذات پر اعتماد، شناخت ذات اور اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کی تمنا بالغ کو علم حاصل کرنے کی تحریک دیتی ہے۔	بیرونی دباؤ مثلاً ہم جماعتوں سے بہتر گردی کے لیے مقابلہ یا فیل ہو جانے کا خوف اور اس کے منفی نتائج کا ڈر بچے کو پڑھائی میں محنت کے لیے ابھارتا ہے۔
برتاوی سلوک	بالغ متعلم کی عزت نفس کا احترام لازم ہے۔ سخت زبان، حاکمانہ لمحے یا سرزنش کو بالغ لرز عموماً برداشت نہیں کرتے۔ ایسے طرز عمل کے نتیجے میں وہ حصول تعلیم کا سلسلہ ترک کر سکتے ہیں یا ان کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔	چونکہ بچے کم عمر ہوتے ہیں اس لئے استاد انہیں حکم، سخت الفاظ میں ہدایات دے سکتا ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے اور بچہ اس سلوک پر رد عمل ظاہر نہیں کرتے۔

7۔ حصول خواندگی میں بالغوں کی مشکلات

ناخواندہ بالغ افراد اگرچہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے مگر زندگی کے عام معاملات میں ان کی سمجھ بوجھ زیر تعلیم بچوں یا تعلیم یافتہ نوجوانوں سے کسی طور کم نہیں ہوتی۔ ان میں بیشتر بچپن میں کچھ عرصہ کے لئے سکول گئے ہوتے ہیں مگر گھریلو حالات یا سکول کے غیر دلچسپ ماحول کے سبب سلسلہ تعلیم ترک کر چکے ہوتے ہیں۔ وہ بھی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر پڑھنے لکھنے سے متعلق ان کے سابقہ تجربات کی یادیں حوصلہ افزاء نہیں ہوتیں۔ اس لیے بعض ناخواندہ افراد پڑھنا لکھنا سیکھنے سے خوف زدہ ہوتے ہیں اور اسے ایک مشکل کام سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں۔ خواندگی بالغوں کے استاد کو درج ذیل مشکلات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

- 1- محمد یا رظا ہر بے معنی اور یچیدہ تصورات، معلومات، اور اشکال کو سمجھنا اور یاد رکھنا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔
- 2- حروف تہجی (مثلاً، ب، پ، ت۔۔۔) کی اشکال اور آوازوں کو یاد رکھنا اور ان میں ربط کو سمجھنا بھی ان کے لئے آسان نہیں ہوتا۔ اسی لیے ترکیبی طریقہ (Synthetic Method) بچوں کے لئے تو کارآمد ہو سکتا ہے بالغوں کے لئے نہیں۔ شروع میں محض حروف تہجی سے ابتدائی بجائے با معنی الفاظ اور تصاویر کا استعمال کیا جائے۔
- 3- اگرچہ تعلیم کے لیے عمر کی قید نہیں تاہم بعض مہار تیں ایسی ہیں جن کا تعلق ذہن کے ساتھ ساتھ اعضاء یا پٹھوں سے بھی ہے مثلاً عبارت لکھنا۔ کم عمری میں بچے کئی ایسے کاموں میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں جن میں ہاتھوں یا انگلیوں کا استعمال ہوتا ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ایسی مہارتوں کو سیکھنے کے لیے زیادہ کوشش درکار ہوتی ہے۔ بڑی عمر کے بعض بالغ افراد کو بصارت یا سماعت کے مسائل کا بھی سامنا ہوتا ہے۔ بالغ متعلم اگر کم رفتار سے بھی لکھیں تو بھی ان کی حوصلہ افزاں کی جائے۔
- 4- بعض بالغ متعلم ذاتی اور گھر بیلوں مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔ چنانچہ خواندگی مرکز میں سبق کے دوران بھی ان کا ذہن بار بار اپنی پریشانیوں اور فکروں کی طرف جاتا ہے جس سے سبق کی طرف ان کی توجہ کم ہو جاتی ہے۔ تیجنتاً وہ نئی معلومات کو جلد ذہن نشین نہیں کر پاتے یا پرانے سبق کو دہرانے میں نہیں مشکل پیش آتی ہے۔
- 5- سابقہ ناکام تجربات اور اعتماد کی کمی کے باعث بعض بالغ لرنر اپنی علمی مشکلات کا اظہار بھی نہیں کرتے۔ اگر کوئی نکتہ نہیں سمجھ نہیں آیا تو وہ استاد سے پوچھنے میں جھگجک محسوس کرتے ہیں۔

8۔ تدریس بالغال کے اہم اصول

تدریس بالغال کے اہم اصولوں کا خلاصہ درج ذیل سطور میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(Does) کرنے کی باتیں

خواندگی استاد تدریس کے دوران درج ذیل اقدامات پر ضرور عمل کرتے تاکہ بالغوں کی دلچسپی برقرار رہے

- ہر نئے نکتے یا سبق کو بالغ کی عملی زندگی یا اس کے سابقہ علم سے منسلک کر کے پیش کریں۔
- بالغ کی عزت نفس کا خیال رکھیں۔ لبجہ نرم اور دوستانہ ہو۔
- بالغال کے سیکھنے کی رفتار کا خیال رکھتے ہوئے سبق کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کریں۔
- سبق کے مرکزی نکات یا نئی معلومات کو سادہ انداز میں مثالوں اور تصاویر کی مدد سے متعارف کروائیں۔
- دوران تدریس میں سبق کے اختتام پر، سوال و جواب یا جائزے کے دوران ہر مرحلے پر بالغ متعلم کی حوصلہ افزائی کریں۔ اگر بالغ متعلم صحیح جواب نہ دے سکے کوئی لفظ پڑھنہ سکے یا الفاظ لکھنے میں اس کی رفتارست ہو تو بھی اس کو شabaش دی جائے اس کی ہمت بڑھائیں۔ اس میں اعتماد پیدا کریں۔

درج بالا اصولوں کو تدریس کے ہر مرحلے پر یاد رکھا جائے اور ان پر عمل کیا جائے اس کے نتیجے میں تعلیم

وتدریس میں بالغوں کی دلچسپی کم نہیں ہوگی اور وہ بذریعہ آگے بڑھتے رہیں گے۔

(Dont's) نہ کرنے کی باتیں

خواندگی بالغال کا استاد تدریس کے دوران درج ذیل طرز عمل سے اجتناب کرے

- بالغ متعلم کی سرزنش یا ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں۔ خصوصاً باقی ہم جماعتوں یا ہم عمروں کے سامنے اس کی تضییک نہ کریں۔

- 2۔ کسی ایک متعلم کو دوسراے پر فوکیت نہ دیں۔ یہ تاثر پیدا نہ ہو کہ آپ بطور استاد بعض متعلمين کا زیادہ خیال رکھتے ہیں اور بعض کو نظر انداز کرتے ہیں۔
- 3۔ سبق پڑھانے یا نئی معلومات سکھانے میں عجلت نہ کریں۔ پڑھانے کی رفتار کو بالغوں کے سیکھنے کی رفتار کے مطابق رکھیں۔ سبق طویل یا مشکل نہ ہو۔
- 4۔ خواندگی مرکز پر سیاسی یا فرقہ وارانہ، علاقائی یا سماںی تعصباً اور ذات پات کے موضوعات پر گفتگو نہ کریں۔ اگر کوئی بالغ لرنر بر سبیل تذکرہ ان موضوعات کو چھیڑ دے تو آپ بات کارخ موڑ دیں۔ بحث شروع ہی نہ ہونے دیں۔ بحث و مباحثہ کے نتیجے میں بالغ لرنر کے درمیان ناچاقی کی فضایا پیدا ہو سکتی ہے اور تدریس کا عمل متاثر ہو سکتا ہے۔
- 5۔ کسی بالغ لرنر کی سیکھنے کی رفتار دوسروں سے سست بھی ہو یا وہ نئی معلومات سیکھنے میں ناکام رہے تب بھی اس کو یہ احساس نہ دلائیں کہ وہ دوسروں سے کم ہے کندھا ہن یا سست ہے۔ ایسے الفاظ یا طرزِ عمل اس کے اعتناد اور سیکھنے کے شوق کو کمزور کر دیں گے۔
- خواندگی مرکز یا تعلیم بالغاں کے استاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے متعلمين کی نفسیات اور تعلیمی ضروریات کو سمجھے اور اس کے مطابق اپنی تدریس حکمت عملی ترتیب دے۔ بالغوں کو پڑھانا بچوں کو پڑھانے کی نسبت زیادہ مشکل ہے اور اس میں زیادہ محنت اور حکمت کی ضرورت ہوتی ہے۔

9۔ خود آزمائی

- سوال نمبر 1۔ بچوں کی نفسیات کے اہم پہلو بیان کریں۔
- سوال نمبر 2۔ بالغوں کی نفسیات کی پانچ خصوصیات لکھیں۔
- سوال نمبر 3۔ بالغوں کی علمی ضروریات پوری کرنے کے لیے پانچ تجویز دیں۔

10۔ جوابات

جوابات متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

يونٹ نمبر 7

تعلیم بالغار کی ترغیب / حوصلہ افزائی

تحریر: اقبال الرحمن

نظر ثانی: شمسہ کاشف

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف.....	109
	یونٹ کے مقاصد.....	109
-1	ترغیب دینا.....	111
-1.1	طلبہ کی نظر میں تدریسی عمل کی افادیت.....	112
-1.2	طلباکے اپنے لیے اہداف کا تعین.....	112
-2	سنٹر میں تدریسی عمل میں شریک ہونے کے لیے آمادہ کرنا.....	113
-3	بالغوں کو سنٹر میں تسلسل کے ساتھ آنے پر آمادہ کرنا.....	116
-3.1	طلباکی حوصلہ افزائی کرنا.....	116
-3.2	ٹیسٹ کے نتائج کا موثر استعمال.....	117
-3.3	انعام کی صورت میں حوصلہ افزائی کرنا.....	118
-3.4	طلبہ کے مابین اتحاد و تعاون کی فضایا قیام.....	118
-3.5	طلبہ میں معاشرہ کے لیے کام کرنے کا جذبہ بیدار کرنا.....	119
-3.6	طلبہ کو آمادہ کرنے اور کلاس روم میں عملی شراکت کے لیے اقدامات.....	120
-3.7	ذاتی دلچسپی کو برقرار رکھنا.....	120
-3.8	طلبہ کو غلطیاں کرنے دیں اور غلطیوں سے اصلاح کی طرف لاکیں.....	120
-4	خود آزمائی.....	122
-5	جوابات	122

یونٹ کا تعارف

زیر نظر یونٹ میں تعلیم بالغال کو ترغیب دینے کے کچھ اصول اور فوائد یئے گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہو گا کہ ترغیب کام کرنے کی شدت کو زیادہ اجاگر کرتی ہے جس سے بالغ اپنے کام پر بھر پور توجہ دے کر مطلوبہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ ترغیب کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ کام کرنے کی خواہش کی شدت اور انعام کا لائق ترغیب کے زمرے میں آتے ہیں۔

تعلیم بالغال کے حوالے سے اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ بالغوں کی شخصیت پر کے مقابلے میں بہت پیچیدہ ہوتی ہے کیونکہ وہ تجربہ کار ہوتے ہیں اور عمر میں بھی بڑے ہوتے ہیں۔ وہ عملی زندگی میں کسی نہ کسی سرگرمی میں حصہ لے رہے ہوتے ہیں، اس صورت میں ان کو تعلیمی عمل کے دوبارہ شروع کرنے کی طرف لانے میں بہت سی مشکلات حائل ہوتی ہیں اسی وجہ سے اس یونٹ میں تعلیم بالغال کے لیے تدریسی عمل کی افادیت، خود پر قابو پانा، اپنے اہداف کے حصول کی خواہش، یہ وہ عناصر ہیں جن سے بالغوں میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور یہ اس یونٹ کا حصہ قرار دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ ایک انسان کا اپنے اہداف، تدریس کی افادیت اور اس پر عمل کرنے کی صلاحیت سے گہرا تعلق ہے۔

مزید برآں اس یونٹ میں تدریسی عمل میں شریک ہونے کے لیے آمادہ کرنے کے طریقے، مقامی اور غیر سرکاری تنظیموں سے رابطے، لٹریسی سنٹر کا قیام، بالغوں کی حوصلہ افزائی کے طریقے اور طلباء میں کام کرنے کا جذبہ آمادہ کرنے کے طریقے شامل کیے گئے ہیں۔

یونٹ کے مقاصد

امید ہے کہ اس یونٹ کو پڑھ کر اساتذہ اس قابل ہو سکیں گے کہ

- 1 ترغیب / آمادگی سے کیا مراد ہے بیان کر سکیں۔
- 2 تعلیم بالغال کے استاد کی ذمہ داریوں کی وضاحت کر سکیں۔
- 3 بالغوں کو علم کی ترغیب دلانے کے ممکنہ طریقہ کار کو بیان کر سکیں۔
- 4 عملی طور پر بالغوں کو علم کی ترغیب دلانے کے اقدامات کر سکیں۔
- 5 سنٹر میں تدریسی عمل میں شریک ہونے کے لیے آمادگی کے طریقے بیان کر سکیں۔
- 6 بالغوں میں سیکھنے کے اہم اصولوں کو بروئے کار لاسکیں۔

تعلیم بالغال کے ٹھپر کی ذمہ داریاں

- 1- ٹھپر کو اس بات کا پختہ یقین ہو کہ لرنز خواندگی، تعلیم بالغال و مسلسل تعلیم میں کامیابی سے شریک ہو سکتے ہیں اور ایک فرد عمر کے ہر حصے میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیتا ہے۔
- 2- بالغ افراد میں ناخواندہ رہنے کی وجہ سے احساس مکتری پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنے میں ٹھپر اپنا کردار ادا کرے اور پڑھنے، سیکھنے میں ان کی کوششوں کی حوصلہ افراطی کرے۔
- 3- ٹھپر کے لیے معلوم کرنا ضروری ہے کہ متعلم کس ماحول سے تعلق رکھتا ہے، متعلم کی عادات، راویات اور رہنمائی کے طریقوں سے واقعیت حاصل کرے اور ان کو عزت کی نظر سے دیکھے۔
- 4- ٹھپر اس بات کا خیال رکھے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ عمر سے بڑے فرد کو پڑھارہا ہے اس لئے پھوٹ کی طرح استاد اور شاگرد کا ماحول نہ پیدا کرے بلکہ دوستانہ ماحول میں اس کی تعلیمی کمی کو پورا کرے۔
- 5- ٹھپر اس بات کا خیال رکھے کہ دورانِ تدریس صبر اور تحمل سے کام لے کیونکہ متعلم بعض مخصوص الفاظ آسانی سے پڑھ یا سمجھ نہیں سکتے اس لئے انہیں وقت اور پریکٹیش دو کار ہوتی ہے اس لئے ٹھپر نظم و ضبط اور حوصلے سے کام لے۔
- 6- ٹھپر متعلم کو رائے دینے کا حق دے اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائے۔
- 7- ٹھپر متعلمین کو پڑھاتے اور سکھاتے وقت مختلف طریقے استعمال کرے تاکہ اس عمل میں متعلمین کی دلچسپی قائم رہ سکے۔ سوال جواب کا استعمال بہت کرنا چاہیے۔
- 8- ٹھپر کا انداز مدد برانہ ہوتا کہ وہ لرنز میں پڑھنے سیکھنے اور عمل کرنے کے لئے احساس ذمہ داری پیدا کر سکے۔
- 9- ڈرپ آوٹ کو نزول کرنے کے لئے کیونٹی سے رابطہ رکھے۔
- 10- سبق متعلمین کی ضرورت اور دلچسپی کے مطابق عملی طریقہ سے پڑھایا اور کروایا جائے جس میں لرنز کی شرکت لازمی ہو۔ جو ہر یا بات سکھائی جائی ہے اس کی افادیت اجاگر کی جائے۔
- 11- ٹھپر ہمیشہ اپنا سبق تیار کر کے سینٹر میں جائے اور سبق کو واضح اور دلچسپ بنائے اور لرنز پر انفرادی توجہ دے۔

1۔ ترغیب دینا

وہ اندر ونی عناصر جو کسی شخص میں تحریک پیدا کر سکیں اور وہ اپنے کام پر بھر پور توجہ دیتے ہوئے مطلوبہ نتائج کے اصول کو ممکن بناسکے۔

ترغیب شعوری اور غیر شعوری عناصر کے ملاپ سے جنم یتی ہیں یعنی

1۔ کسی کام کرنے کی خواہش کی شدت سے۔

2۔ کسی کام کرنے کے حوصلے میں ملنے والے انعام کی وجہ سے۔

3۔ اپنے ساتھیوں سے یا انفرادی طور پر لوگوں سے وابستہ توقعات سے اس عمل کا گہرا تعلق ہے۔

ہمارے طالب علم اپنی پڑھائی میں زیادہ وقت اس لیے دیتے ہیں کہ ان کی توقعات ہوتی ہیں کہ ان کے گرید اچھے آئیں۔ اگر یہ توقع نہ ہو تو یہ بچے کبھی اتنی محنت نہ کریں۔

تعلیم بالغال کے حوالے سے ہمیں اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ بالغوں کی شخصیت بچوں کے مقابلے میں

بہت پیچیدہ ہوتی ہے۔ وہ عملی زندگی میں کسی نہ کسی سرگرمی میں حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔ اور اس صورت حال میں ان کو تعلیمی عمل کے دوبارہ شروع کرنے کے عمل کی طرف لانے میں بہت سی مشکلات حائل ہوتی ہیں۔

تعلیم بالغال کے پروگرام کو تشکیل دینے والے ماہرین کو اس حوالے سے خصوصی طور پر دیکھنا ہو گا کہ ان کے پروگراموں میں طلبہ تسلسل سے شریک ہوں گے۔ مختلف قسم کے نفسیاتی ماہرین کی تحقیقات کے نتیجے میں سامنے آیا ہے کہ مندرجہ ذیل عناصر ہیں جو بالغوں کو تینی عمل کی طرف رجوع کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

1۔ تدریسی عمل کی افادیت

2۔ خود پر قابو پانا

3۔ اپنے اہداف کے حصول کی خواہش

4۔ ذاتی دلچسپی

یہ وہ عناصر ہیں جن سے بالغوں میں تحریک پیدا ہوتی ہے کہ وہ تدریسی مہارت حاصل کریں۔ ہمیں اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا ہو گا کہ ہر طالب علم دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اور اس میں ترغیب و تحریک کا معیار بھی مختلف ہوتا ہے۔ ایک انسان اپنے اہداف تدریس کی افادیت اور اس پر عمل کرنے کی صلاحیت اور اس کام کی اہمیت (اس کی نظر میں) سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

1.1۔ طلبہ کی نظر میں تدریسی عمل کی افادیت

جب طلبہ کو یہ یقین ہو کہ وہ کامیاب ہوں گے تو وہ تدریسی عمل میں زیادہ دلچسپی اور توانائی خرچ کریں گے۔ طلبہ زیادہ پر اعتماد ہوتے ہیں وہ سیکھنے اور سوچنے کے عمل میں زیادہ شریک ہوتے ہیں اور اگر طلبہ شبہات کا شکار ہوں تو وہ تدریسی عمل میں حصہ لینے میں تذبذب کا شکار ہوتے ہیں۔

1.2۔ طلبہ کے اپنے لیے اہداف کا تعین

طلبہ کی ترغیب کے لیے اہداف سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہوتے ہیں جن کا تدریس کا پہلا موقع جب وہ بنچے تھے، ضائع ہو چکا ہوتا ہے اور اس جگہ پہنچ کر اپنے ہدف کے بارے میں تعین کرنا شاید اتنا آسان نہیں ہوتا ہے۔ بالغوں کا عمومی طور پر پڑھنے یا لکھنے کی مہارتوں کے حصول میں ایک عمومی تصور ہوتا ہے۔ ان کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے اہداف کو چھوٹے، درمیانے اور لمبے عرصہ کے اہداف میں تبدیل کر دیا جائے تو ان کے اہداف کے حوالہ سے تصور زیادہ واضح اور قبل حصول ہو سکتا ہے۔ مثلاً ہم اگر موڑ مکینک کو لکھنا اور پڑھنا سکھانے کا پروگرام تنظیم دے رہے ہیں تو سب سے چھوٹے عرصہ کا ہدف ہو گا کہ وہ حرروف تہجی کی پہچان کر سکے۔ درمیانے درجہ کے اہداف میں عام فہم الفاظ کو پڑھ اور لکھ سکے اور ان کو مختلف جگہوں پر لکھا ہوادیکھ کر مفہوم کے ساتھ پڑھ سکے۔ لمبے عرصہ کے اہداف میں وہ اپنے تمام اوزار / سامان کے ناموں کی پہچان کر سکے اور لکھ سکے۔ دکان کا بل خود بنائ کر اپنے گاہوں کو دے سکے، اپنے روزمرہ کا حساب کتاب کر سکے، اشیاء کی فہرست بنائ سکے اور اس میں ہونے والے اضافے یا کمی کو نوٹ کر سکے۔

تعلیم بالغاں میں طلبہ کو تین مختلف موقعوں پر ترغیب دینا ضروری ہوتا ہے جو درج ذیل ہیں:

- 1۔ سنٹر میں پڑھنے کے لیے آمادہ کرنے کی ترغیب۔
- 2۔ سنٹر میں تسلسل کے ساتھ آنے میں اور تدریسی عمل میں شرکت کے لیے آمادہ کرنا۔
- 3۔ معاشرہ میں دوسرے لوگوں کی بہتری کے کاموں کو کرنے کی ترغیب دینا تاکہ وہ معاشرے کے مفید شہری ثابت ہوں۔

2۔ سنٹر میں تدریسی عمل میں شریک ہونے کے لیے آمادہ کرنا

جیسا کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہوں گے کہ طلبہ کی عمر 15 سے 50 سال کے درمیان ہوتی ہے یعنی تدریسی عمل کو خیر باد کہے ہوئے کوئی 10 سال سے زائد بیت چکے ہوتے ہیں ان میں اس دور میں تعلیم نہ حاصل کرنے کا پچھتاوا بھی ہوتا ہے۔ لیکن ایک جھجک بھی ہوتی ہے کہ اب دوبارہ اس کو کیسے شروع کریں ان کے ذہنوں میں بہت سے خدشات ہوتے ہیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

- 1۔ اتنا طویل عرصہ پڑھنے لکھ بغير گزار دیا، اب کیسے دوبارہ لکھنا پڑھنا شروع کروں۔
- 2۔ اب وقت گزر گیا ہے اور میں اب پڑھ کر کیا کروں گا۔
- 3۔ صرف لکھنے اور پڑھنے سے مجھے کیا فائدہ حاصل ہو گا۔
- 4۔ جب سنٹر پڑھنے جاؤں گا/گی تو لوگ میرا مذاق اڑائیں گے۔
- 5۔ میرے تو بہت سے کرنے والے کام ہیں اور وقت تو بالکل نہیں ملتا، اب پڑھنے کے لیے وقت کہاں سے نکالوں

مندرجہ بالا عوامل طلباء کو سنٹر میں لانے میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ اگر شروع میں کسی نہ کسی وجہ سے سنٹر میں پڑھنے کے لیے آمادہ ہو بھی جاتا ہے تو اس کی جھجک برقرار رہتی ہے اور وہ کچھ عرصہ بعد سنٹر میں آناترک کر دیا ہے۔

(i) سنٹر میں لانے کے لیے مکمل سرگرمیاں

علاقہ کے پڑھے لکھے لوگوں سے رابطہ کرنا اور ان کے ذریعہ ترغیبی یا پھر زکا انعقاد، چونکہ یہ مقامی لوگ ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کو بہت اچھے انداز میں جانتے ہیں۔ معاشرے میں پڑھے لکھے لوگوں کی رائے کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے اس لیے جب ان کے ذریعہ متعلمين سے رابطہ کیا جائے تو وہ یقیناً بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں اور بآسانی سنٹر میں پڑھنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

(ii) سکول و مدرسے کے اساتذہ کے ذریعہ تحریکی گفتگو

سکول کے اساتذہ کو آج بھی ہمارے معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے اور ان کو سب سے زیادہ پڑھے لکھے لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کو اگر تعلیم بالغاف کے پروگرام میں مددگار کے طور پر شامل کیا جائے تو ان کا کردار نہایت مؤثر ہوتا ہے۔ لوگ ان کی باتوں کو بہت دھیان سے سنتے ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں۔ اگر ان کے ذریعہ ناخواندہ افراد کو پڑھنے کے لیے آمادہ کیا جائے تو یہ نہایت مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

(iii) سکول میں بچوں کو تعلیم بالغاف پر یا پھر دینا

سکول کے اساتذہ بچوں کو تعلیم کی اہمیت پر خصوصی گفتگو کر سکتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بچے اپنے گھروں میں ناخواندہ افراد کو تعلیم کی اہمیت کے بارے میں بتاسکتے ہیں اور ان کو یہ بھی باور کر سکتے ہیں کہ ان کے علاقہ میں تعلیم بالغاف کے مراکز قائم ہو چکے ہیں اور ان کو چاہیے کہ وہ اس سے بھرپور استفادہ کریں۔ تعلیم حاصل کرنے کے لیے عمر اور وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی ہے۔ اور جب بھی موقع ملے علم کا حصول یقینی بنائیں۔ بچوں کے اس ترغیبی عمل کا ان کے گھروں پر گہر اثر ہوتا ہے اور وہ عموماً پڑھنے کے لیے آمادہ ہو جاتے ہیں۔

(iv) مقامی اور غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعہ رابطہ کرنا

مقامی سطح پر تنظیمیں موجود ہوتی ہیں جو لوگوں کی فلاخ و بہبود کے لیے کام کرتی ہیں۔ ان کا عوام سے براہ راست تعلق ہوتا ہے اور وہ لوگوں کی نفیسات سے بھی آگاہ ہوتے ہیں اور ان کا مقامی لوگوں میں اثر بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور لوگ ان کی باتوں پر عمل بھی کرتے ہیں۔ تعلیم بالغاف کے پروگرام میں ان کی شمولیت بہت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔

(v) ریٹائرڈ اساتذہ اور پڑھے لکھے افراد کے ذریعہ رابطہ

معاشرے کے پڑھے لکھے افراد اشاعت ہوتے ہیں خصوصاً ریٹائرڈ افراد۔ یہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے وقت میں معاشرے کے لیے بہت سے کاربائے نمایاں سرانجام دیے ہوتے ہیں۔ اور ان کے پاس بہت وقت ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی معاشی و معاشرتی ذمہ داریوں سے تقریباً فرااغت پاچھے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ذریعے ہم ناخواندہ لوگوں کے سنٹر میں لانے کے عمل میں مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کو معاون اساتذہ کے طور پر بھی سنٹر میں بلا یا جا سکتا ہے جہاں پر یہ افراد اپنے تجربات طلبہ سے شیئر کر سکتے ہیں جو کہ ان سب کے لیے دلچسپی کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کو پڑھنے میں آمادہ کرنے کے لیے ہم مندرجہ ذیل سرگرمیاں بھی ترغیب دے سکتے ہیں۔

- 1- لٹریسی سنٹر کے قیام سے قبل مقامی طور پر کمیونٹی کے تعاون سے لٹریسی میلہ کا انعقاد۔
- 2- مقامی طور پر رسمی وغیرہ رسمی تقریبات میں شرکت کر کے لوگوں کو اس میں شمولیت پر آمادہ کرنا۔
- 3- مقامی طور پر مختلف شعبوں میں اثر رکھنے والے افراد کو تعلیم بالغاء کے پروگراموں میں شرکت پر آمادہ کرنا۔
- 4- مقامی ذرائع ابلاغ کے استعمال کے ذریعہ لوگوں سے رابطہ کرنا۔
- 5- امام مسجد کا تعاون حاصل کرنا اور ان کے ذریعے طلباء کو پڑھنے کے لیے آمادہ کرنا۔ سنٹر میں کبھی کبھار امام مسجد کو دعوت دینا کہ وہ لوگوں کو دین کے حوالہ سے علم کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ امام صاحب کا مقامی آبادی میں بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اور لوگوں کے لیے ان کی باتیں بہت اہم ہوتی ہیں اور لوگ ان کی باتوں میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

3۔ بالغوں کو سنٹر میں تسلسل کے ساتھ آنے پر آمادہ کرنا

تعلیم بالغال کا سب سے بڑا چیلنج بالغوں کو تسلسل سے سنٹر میں آنے کے لیے تیار کرنا حاصل ہے۔ ماہرین کے مطابق طلبہ سنٹر میں مسلسل آئیں اور غیر حاضریاں کم سے کم ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت کر کے سنٹر سے رخصت ہوتے ہیں۔ عمومی طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ طلبہ شروع میں تو بڑے ذوق و شوق سے سنٹر میں آتے ہیں۔ لیکن بعد میں معاشرتی دباؤ۔ گھر کے کام کا ج اور دوسرا عوامل میں مصروفیت کے باعث حاضری کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے تدریسی عمل میں دلچسپی بھی نہ ہونے کے برابر ہو جاتی ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ وہ سنٹر سے خواندگی کی مہار تیں حاصل کئے بغیر اسے خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ ایک استاد کو اپنے طلبہ کی روزانہ حاضری کو یقینی بنانے کے لیے کیا کچھ کرنا چاہیے۔ اس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

3.1۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کرنا

طلبہ کو سیکھنے کے عمل میں شامل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے طلبہ کے سیکھنے کی استعداد کو جانتے ہوئے اس کو کام تفویض کیا جائے اور اگر ان کے کام میں غلطی بھی ہو تو ان کو اچھے انداز میں درست کیا جائے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ آپ نے بہت اچھا کیا لیکن اس سے بھی بہتر کر سکتے ہیں۔ استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ درست اور صحیح انداز میں اصلاح کرے۔

طلبہ لکھنے اور پڑھنے میں غلطی کر رہے ہیں تو کوشش یہ کی جائے کہ وہ اپنی غلطی کی خود سے اصلاح کریں اور اس کے لیے انہیں موقع دیا جائے لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ان کی مدد کی جائے۔

طلبہ کے ذہن میں بہت سے سوال اٹھتے ہیں جن کا جواب درست انداز میں دینا ضروری ہے۔

☆ میں نے اتنا بُرا کیوں پڑھا؟

☆ مجھے اس بات کی سمجھ کیوں نہیں آرہی ہے؟

☆ میں کیسے با معنی جملے لکھ سکتا / سکتی ہوں؟

☆ الفاظ غلط کیوں لکھ جاتا ہے؟

اس طرح کے بہت سے مخفی سوالات طلبہ کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ اساتذہ طلبہ کے سوالوں کا مناسب جواب نہ دینے کی صورت میں شاگرد اپنے تعلیمی معاملات کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ سکتے ہیں۔ اساتذہ کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ طلبہ کو مسلسل بتائیں کہ جب وہ سنٹر میں آئے تھے تو کچھ پڑھنا یا لکھنا نہیں آتا تھا۔ لیکن اب تو صورت حال بہت بہتر ہے۔

اتنے سے عرصہ میں اتنا کچھ سیکھ لیا۔ ہر کام کے کرنے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے اور سنٹر کے اختتام پر یقیناً آپ کو لکھنا اور پڑھنا آجائے گا اس لیے ابھی کسی لفظ یا جملے کی سمجھ نہیں آ رہی تو میں موجود ہوں سمجھانے کے لیے۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ آپ میری مدد کے بغیر لکھنا اور پڑھنا سیکھ جاؤ گے۔

3.2۔ ٹیسٹ کے نتائج کا مؤثر استعمال

خواندگی بالغال کے سنٹر میں ہر سیشن کے اختتام پر طلبہ کی سیکھی گئی مہارتوں کے ٹیسٹ لیے جاتے ہیں تاکہ پتہ چل سکے کہ ان کے سیکھنے کی صلاحیت کہاں تک پہنچی ہے۔ اپنے طلبہ کی تعلیمی سوچ میں کمی نہ لانے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

- 1۔ ٹیسٹ کے نتائج طلبہ کو الگ الگ دیئے جائیں۔
- 2۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے جہاں پر انہوں نے بہتر نتائج حاصل کیے ہیں اور انہیں باور کرا یا جائے کہ جہاں پر کمی ہے وہ منت کر کے اس پر قابو پاسکتے ہیں اور بہتر کار کر دگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ شاگروں کی بجائے سیکھنے کے عمل میں بہتری کی بنیاد پر حوصلہ افزائی کرنا ان کی آمادگی کی تحریک میں اضافہ کا باعث ہو گا۔
- 3۔ اگر طلبہ کی کار کر دگی ٹیسٹ میں اچھی نہیں ہے تو اس کو تھوڑے وقت کے بعد دوبارہ ٹیسٹ دینے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا چاہیے۔

تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ طلبہ کو شعوری یا غیر شعوری طور پر تنقیدی انداز میں ان کے پڑھنے یا لکھنے کی صلاحیت پر تبصرہ کرنا مخفی نتائج مرتب کرتا ہے۔ اسی طرح ان کو یہ کہ دینا کہ دیر سے سمجھنے والا۔ مشکل سے پڑھنے والا۔ مشکل الفاظ نہ لکھ سکنے والا کی طرح کے القابات دینے سے ان میں سیکھنے کا عمل ختم کر دیتا ہے۔ اگر

اساتذہ اپنی رائے بہت کم یا بالکل نہیں دیتے ہیں تو اس صورت میں بھی طلبہ اپنی خواندگی کی مہارتوں کو بہتر نہیں بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک سوال کو چیک کرتے ہوئے اگر استاد لکھتا ہے غلط تو اس کا اثر منفی ہو گا۔ اس کے مقابلہ میں دوبارہ بہتر انداز سے تحریر کریں۔ تحریر کو مزید بہتر بنائیں وغیرہ جیسے الفاظ سے طلبہ میں اس کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز ہو گی۔

3.3۔ انعام کی صورت میں حوصلہ افزائی کرنا

فارمل ایجو کیشن میں دیکھا گیا ہے کہ بچوں کو پیسوں یا تجھے کی صورت میں انعام دینے سے بچوں کے درمیان مقابله کی فضای پیدا ہوتی ہے اور وہ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔ لیکن تعلیم بالگاں میں اس قسم کے انعامات طلباء کی حوصلہ افزائی کا باعث تو بن سکتے ہیں لیکن اس سے محروم رہنے والوں میں مایوسی بڑھے گی اور لوگ پڑھنے کے عمل پر توجہ نہ دیں پائیں گے۔ لیکن ان کی مختلف انداز میں حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے۔ اچھے کام کرنے پر تالیاں بجوائی جاسکتی ہیں یا پڑھنے کے لیے کتب دی جاسکتی ہیں اور ایک ہفتہ بعد کتب واپس لے کر کسی دوسرے اچھے کام کرنے والے طلباء کو دی جاسکتی ہیں۔ سنسٹر کامیابی سے مکمل کرنے پر سرٹیفیکیٹ بھی دیا جاسکتا ہے۔

3.4۔ طلبہ کے مابین اتحاد و تعاون کی فضائی قیام

طلبہ کا ایک دوسرے سے مضبوط تعلق و تعاون انہیں تعلیمی عمل میں شامل کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں خواندگی بالگاں کے اساتذہ اپنے سنسٹر میں ہفتہ میں کم از کم ایک گھنٹہ سماجی موضوعات پر بات چیت کریں اور اپنے تجربات سے ایک دوسرے کو مستفید کریں۔ مثلاً ایک طالب علم بتا سکتا ہے کہ وہ آج کل بہت پریشان ہے کہ گھر کے بیشتر افراد خصوصاً بچے یا بارہیں۔ بحث کرنے پر پتہ چلا کہ بچے اور بڑے اس لیے یا بارہیں کہ گھر میں صفائی سترہائی کا خاص خیال نہیں رکھا جاتا۔ پینے والا پانی صاف نہیں ہوتا ہے اور سبز یاں بغیر دھونے استعمال کرنا، سنسٹر میں دوسری خواتین اساتذہ بتا سکتی ہیں کہ صفائی نہ رکھی گئی تو یہ یا باری کبھی ختم نہ ہو گی اور صفائی کو رکھنے کے لیے ان اقدامات کا کرنا ضروری ہے۔ اس سے نہ صرف اس خاتون کی معلومات

میں اضافہ ہو گا بلکہ دیگر خواتین کے لیے بھی سکھنے کو بہت کچھ ہو گا۔ اگر اس طرح سنٹر میں بات چیت جاری رہے تو نہ صرف لوگوں میں دلچسپی بڑھے گی بلکہ انہیں عملی زندگی میں کام آنے والی مہارتوں کا بھی پتہ چلتا رہے گا۔ قومی اور مذہبی تقاریب کا انعقاد بھی خواندگی سنٹر میں کیا جاسکتا ہے۔ جس سے طلبہ میں جذبہ بیدار ہوتا ہے اور انہیں بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں ان موضوعات پر بحث سے اجتناب بر تاجئے جو کہ متعارف ہوں اور ان پر بات چیت کرنے سے مسائل کے بڑھ جانے کا خدشہ ہو۔

3.5۔ طلبہ میں معاشرہ کے لیے کام کرنے کا جذبہ بیدار کرنا

ہر انسان کی جبلت میں شامل ہے کہ وہ لوگوں کی مشکل وقت میں مدد کرے۔ خواندگی بالغاء کے اساتذہ اپنے طلبہ میں یہ احساس زیادہ بہتر طور پر اجاگر کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

- 1۔ ایسے اسباق یا کہانیوں کو اپنے نصاب کا حصہ بنانا جن سے لوگوں میں ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ بیدار ہو۔
- 2۔ ملک میں ہونے والے فلاج و بہبود کے کاموں پر بات چیت کی جاسکتی ہے۔
- 3۔ سنٹر میں ایسے افراد کو بلا جو معاشرہ میں ایسے کام سرانجام دے رہے ہیں جو اپنے تجربات سے طلبہ کی معلومات میں نہ صرف اضافہ کر سکتے ہیں بلکہ ان میں بھی کچھ نہ کچھ کرنے کا جذبہ بیدار کر سکتے ہیں۔
- 4۔ اس قسم کے کاموں میں عملی طور پر شامل ہونا مثلاً گھر میں شحر کاری کرنا، علاقے میں صفائی کرنا، بچوں کو سکول میں داخل کروانا (جو کہ سکول نہیں جاتے ہیں)۔
- 5۔ ایک دوسرے کو وہ مہارتیں بتائی جائیں (Share) کی جائیں جن پر عمل کر کے آمدنی میں اضافہ ممکن ہو۔

3.6۔ طلبہ کو آمادہ کرنے اور کلاس روم میں عملی شرکت کے لیے اقدامات

- 1۔ طلبہ کی عمر اور ان کی دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریسی مواد ترتیب دیا جائے۔ اس میں کوئی شنک نہیں کہ ہمارا بینیادی مقصد طلبہ کو لکھنے پڑھنے اور حساب کتاب کی مہار تین منتقل کرنا ہے۔ لیکن اگر یہی عمل ان کی عمر اور دلچسپی کو مد نظر رکھ کر کیا جائے تو تناخ بہت مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔
- 2۔ اپنے ذاتی تجربات کو اپنے موضوع کے ساتھ ملا کر موضوعات کا احاطہ کرنا زیادہ سود مند ثابت ہوتا ہے۔
- 3۔ طلبہ کو کسی صورت حال میں ڈالا جائے اور ان سے کہا جائے کہ اس کا حل تلاش کریں۔ یہ کسی سرگرمی کے طور پر بھی کیا جاسکتا ہے۔
- 4۔ ایسے مزاج کو اپنی تدریس میں شامل کریں جس سے ایسے طلبہ جو پڑھنے میں زیادہ آمادہ کھائی نہیں دیتے دلچسپی لینے میں مجبور ہو جائیں گے۔
- 5۔ تدریس میں تجسس کی کیفیت کو شامل کرنا عموماً دلچسپی کا باعث بنتا ہے۔ خصوصاً جب کسی موضوع پر گفتگو شروع ہو اور یہ نہ پتا ہو کہ آگے کیا ہو گا۔
- 6۔ طلبہ سے ایسے سوالات کئے جائیں کہ وہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں اور تصویر میں کتنے گھوڑے ہیں اور گھوڑے غیر واضح نہ ہوں۔

3.7۔ ذاتی دلچسپی کو برقرار رکھنا

طلبہ کو تیار کرنا کہ وہ اپنے لیے ذاتی ہدف مقرر کریں پھر ضروریات کے مطابق اس کی تربیت بھی ہو۔

3.8۔ طلبہ کو غلطیاں کرنے دیں اور غلطیوں سے اصلاح کی طرف لا لائیں

اگر طلبہ کو کام کرنے کے لیے سرگرمیاں ترتیب دیں اور اگر وہ غلط کر رہے ہیں تو فوراً یہ نہ بتایا جائے کہ وہ غلط کر رہے ہیں اور اس کو اس طرح سے ٹھیک کریں تو اس سے وہ آپ پر انحصار کریں گے اور خود کو شش نہیں کریں گے۔ ایک استاد کے طور پر آپ یہ رہنمائی دے سکتے ہیں کہ یہاں پر کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا ہے اور غور کریں

کہ اس کو کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے اور کوشش یہی ہونی چاہیے کہ وہ اپنی اصلاح خود کریں ایسی تدریس مستقل بنیادوں پر فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔

متعلمين کے سیکھنے کے اہم اصول

ذاتی تجربات و نظریہ:

- ہر متعلم اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں نئی باتیں سیکھتا ہے۔
- سیکھنے کے عمل کے دوران متعلم ماضی کے تجربات کو اہمیت دینا اور ان کی نشوونما کرنا ضروری ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ صحیح طریقہ پر سیکھنے پائے۔
- مختلف حالات اور واقعات کی وجہ سے متعلم زندگی بھر سیکھتے رہتے ہیں۔
- متعلم کے ساتھ بچوں جیسا سلوک نہ کیا جائے۔ کیونکہ وہ ایک مکمل شخصیت رکھتے ہیں اور ان کے بعض نظریات پختہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ انہیں ان کی موجودہ حالت میں منظور کیا جائے۔ وہ اپنے نظریات میں اس وقت تک تبدیلی لاتے ہیں جب وہ اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہوں۔
- جب متعلم سیکھنے آتا ہے تو اس کی فوری توقعات ہوتی ہیں۔ اس کی سیکھنے کی خواہش کو بڑھانے کے لئے ان احساسات کو پہچان اور ان کی قدر کرنا ضروری ہے۔

سیکھنے کے مواد کا چیزاو:

- 1. متعلمين سیکھنے کے عمل سے اپنے مسائل کی نشاندہی اور اس کا حل معلوم کرنا پسند کرتے ہیں۔
 - 2. متعلمين ایسے حل تلاش کرتے ہیں جو ان کے عمل اور طرز زندگی کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں۔
 - 3. متعلم کے لئے جاننا ضروری ہے کہ وہ سیکھنے کے عمل میں کتنی ترقی کر رہے ہیں۔
 - 4. جیسے پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ سینٹر میں سیکھنے کے مواد کا چنانہ اور اس کی تیاری کا انحصار سینٹر کے مقاصد پر ہے۔
- کن حالات میں متعلمين بہتر طریقہ سے سیکھتے ہیں؟
- * متعلمين ایسے ماحول میں بہتر طور پر سیکھتے ہیں جن میں دوسرے انہیں قبول کریں اور سیکھنے کے موقع دیں۔

- * متعلمین کے سیکھنے کے انداز میں و رائٹی ہوتی ہے اور وہ مختلف انداز کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے متعلمین کے سیکھنے کے عمل میں ایک سے زیادہ موقع دینے چاہیں۔
- * اگر کوئی ہر سیکھنا ہو تو سیکھنے والے افراد کو ان سرگرمیوں میں بھی حصہ لینے کا موقع دینا ضروری ہوتا ہے۔
- * متعلمین ایسے ماحول میں بہتر سیکھتے ہیں جب ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- * دوستانہ ماحول قائم کیا جائے۔
- * لوگوں کی رائے کو قبول کیا جائے۔
- * مناسب حد تک بے تکلفی سے کھل کر گفتگو کی جائے۔
- * سیکھنے کے عمل میں ٹیچر کے علاوہ دیگر افراد کو بھی ایک دوسرے سے سیکھنے کا موقع دیا جائے۔
- * ثراکتی طریقہ استعمال کیا جائے۔

4۔ خود آزمائی

- 1 آمادگی کی تعریف اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
- 2 ترغیب دلانے کے مکمل طریقوں کے نام لکھیں۔
- 3 تعلُّم کو بہتر بنانے کے لیے آمادگی پیدا کرنے کے فوائد تحریر کریں۔

5۔ جوابات

- * جوابات کے لیے متعلقہ سیکشن کا مطالعہ کریں۔

یونٹ نمبر 8

عَصْرٌ حاضِرٌ کی مہار تیں

تحریر: مارئیہ موعود صابری

نظر ثانی: شمسہ کاشف

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
یونٹ کا تعارف.....	125	صفحہ نمبر
یونٹ کے مقاصد.....	125	عنوانات
عصر حاضر کی ضروریات.....	126	نمبر شمار
1۔ کردار سازی کی صلاحیت.....	126	یونٹ کا تعارف.....
2۔ تخلیقی صلاحیت.....	126	یونٹ کے مقاصد.....
3۔ رابطہ کاری کی صلاحیت	126	عصر حاضر کی ضروریات.....
4۔ باہمی تعاون کی صلاحیت	127	1۔ کردار سازی کی صلاحیت.....
5۔ شہری زمہ داریوں کو نجھانے کی صلاحیت	127	2۔ تخلیقی صلاحیت.....
6۔ مستقل مزاجی کی صلاحیت.....	127	3۔ رابطہ کاری کی صلاحیت
عصر حاضر کی صلاحیتوں کی ترویج کے لئے معاون ادارے	127	4۔ باہمی تعاون کی صلاحیت
بواۓ سکاؤٹنگ و گرل گائیڈنگ کا تعارف	128	5۔ شہری زمہ داریوں کو نجھانے کی صلاحیت
اسکاؤٹ تحریک کے مقاصد۔ اصول۔ طریقہ کار.....	128	6۔ مستقل مزاجی کی صلاحیت.....
اسکاؤٹ وعدہ و قانون	129	عصر حاضر کی صلاحیتوں کی ترویج کے لئے معاون ادارے
گائیڈ پروگرام کے اہم نکات.....	130	بواۓ سکاؤٹنگ و گرل گائیڈنگ کا تعارف
1۔ سرگرمیوں سے سیکھنا.....	131	اسکاؤٹ تحریک کے مقاصد۔ اصول۔ طریقہ کار.....
گرل گائیڈنگ کے غیر سی تربیتی طریقہ کار.....	131	اسکاؤٹ وعدہ و قانون
دنیا میں گائیڈنگ کا آغاز کیسے ہوا؟	133	گائیڈنگ کا بین الاقوامی پہلو
گائیڈنگ کا بین الاقوامی پہلو	133	پاکستان میں گائیڈنگ
پاکستان گرل گائیڈ زایوسی ایشن کار کن کون بن سکتا ہے؟	135	پاکستان گرل گائیڈ زایوسی ایشن کار کن کون بن سکتا ہے؟
خود آزمائی	136	خود آزمائی

یونٹ کا تعارف

موجودہ دور میں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بہت ضروری ہے۔ اللہ نے انسان میں بہت سی صلاحیتیں رکھی ہیں۔ ان صلاحیتوں کی پہچان ایک کامیاب زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ گرل گائیڈنگ اور بوابے سکاؤٹنگ دو ایسی رضاکار تنظیموں میں جن کا مقصد نوجوانوں کی جذباتی، ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر نشوونما کرنے میں مدد کرنا ہے تاکہ وہ اپنی برادریوں اور وسیع تر دنیا میں ثابت کردار ادا کر سکیں۔

اس پروگرام کا مقصد خود اعتمادی، ثبت اقدار، تبدیلی سے نمٹنے کی صلاحیت، دوسروں کے ساتھ بہتر تعلقات اور قائدانہ صلاحیتوں کا فروغ ہے۔ گائیڈز میں سرگرمیوں کے ذریعے صحبت مند طرز زندگی کی مہارتوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔

گرل گائیڈز اور بوابے سکاؤٹس کا نصب العین، "تیار رہو" کا مطلب ہے کہ ایک گائیڈ یا سکاؤٹ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں خدمات انجام دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے، چاہے گھر یا اسکول میں کوئی معمولی حادثہ ہو یا قومی سطح پر ایمر جنسی کی صورت حال۔

گائیڈنگ اور سکاؤٹنگ کی بنیادی تربیت بہت سے رسی ٹیچرز ٹریننگ کو رسم کا حصہ ہے تاکہ یہ اساتذہ مستقبل میں رضاکارانہ طور پر اپنے اداروں میں گرل گائیڈنگ / بوابے سکاؤٹنگ کی سرگرمیاں کروا سکیں۔ غیر رسمنی اداروں کے اساتذہ بھی مکمل ٹریننگ حاصل کر کے اپنے اداروں میں یہ صحبت مند سرگرمیاں کروا سکتے ہیں

یونٹ کے مقاصد

- 1 موجودہ صدی کی مہارتوں سے واقفیت حاصل کرنا
- 2 رضاکارانہ جذبے کو ابھارنا
- 3 متعلمين کے لئے صحبت مندانہ سرگرمیوں کے ذریعے زندگی کی مہارتوں کا حصہ بننا۔

عصر حاضر کی ضروریات

اب ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو چکے ہیں اور دور حاضر کا نوجوان چاہے لڑکا ہو یا لڑکی، اس کو اپنے اندر کچھ ایسی خصوصیات پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو اس کو نہ صرف ایک بہتر فرد بلکہ ایک بہتر معاشرے کی تشكیل میں مدد دیں۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ وہ کیا خصوصیات ہیں۔

-1- کردار سازی کی صلاحیت

عصر حاضر کے نوجوان کو مضبوط کردار کا حامل ہونا چاہیے۔ اس میں جذبہ پہل کاری ہو۔ وہ اپنے اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے۔ وہ اپنے لئے زندگی میں کچھ حاصل کرنے کا جذبہ رکھتا ہو اور اس جذبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وہ اہداف طے کرے اور اپنے وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس کی سوچ اپنی ذات سے بلند ہو۔ وہ اپنی انفرادی بھلائی کے ساتھ ساتھ اجتماعی بھلائی کا بھی سوچے۔

-2- تخلیقی صلاحیت

موجودہ دور کا نوجوان لڑکا ہو یا لڑکی، دونوں کو جدت پسند ہونا چاہیے اور انہیں نئے طریقے سے سوچنے اور عمل کرنے کی حس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیمی نظام چاہے رسمی ہو یا غیر رسمی، طلبہ میں تخلیقی حس کو اجاگر کرنا لازمی ہے۔ یہ معلومات کا دور ہے بلکہ معلومات کا ایک سیلا ب ہمارے سامنے ہے۔ ہر فرد کو معلومات چھانٹنا ہے اور اس کا معائنة کر کے اپنی ضرورت کی معلومات کو نکالنا اور سمجھنا ہے۔ نظام تعلیم میں اس صلاحیت کو ابھارنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

-3- رابطہ کاری کی صلاحیت

ہمیں پہلے سے بہت زیادہ لوگوں سے اور مختلف طرح کے لوگوں سے رابطہ کرنے، اپنی رائے کا اظہار کرنے اور دوسرے کی رائے سننی اور سمجھنی پڑتی ہے۔ جدید دور میں ہر فرد کو سب کو رابطہ استوار کرنا، روابط قائم رکھنا آنا چاہیے۔

-4- پاہمی تعاون کی صلاحیت

انسان معاشرہ میں تنہا نہیں رہ سکتا۔ گھر یا سطح سے لے کر تعلیمی ادارے اور دائرہ ملازمت میں قدم قدم پر مل جل کر کام کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ آج کامیاب وہی ہے جو تعلقات کو نجھا سکے، دوسروں کے ساتھ معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں مدد دے سکے اور قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے سب کو ساتھ لے کر چلے۔

-5- شہری ذمہ داریوں کو نجھانے کی صلاحیت

موجودہ دور کے مسائل گھمیز ہیں اور ان کو حل کرنے کے لیے اجتماعی کاؤنٹر کی ضرورت ہے۔ اگر صرف ایک گھر کوڑا نہ پھینکنے تو گلی محلہ صاف نہیں رہ سکتا۔ جب تک سارا محلہ مل کر صفائی رکھنے کی کوشش نہیں کرے گا، گندگی اور اس سے پیدا ہونے والے بیماریاں ان کے ساتھ رہیں گی۔ اس وقت بچوں، بچیوں، لڑکے، لڑکیوں کو پڑھائی کے ساتھ اچھا شہری بننے کی بھی تربیت دینی چاہیے۔

-6- مستقل مزاجی کی صلاحیت

متذکرہ بالا خصوصیات صرف چند ہفتوں یا چند مہینے کے لیے نہیں بلکہ ان پر مستقل مزاجی کے ساتھ ثابت قدم رہنا لازمی ہے۔ یہ ہماری شخصیت کا حصہ بن جانی چاہیں اور عمر کے ہر دور میں ان خصوصیات کو بروئے کار لانا ہی ثابت قدmi ہے۔

عصر حاضر کی صلاحیتوں کی ترویج کے لئے معاون ادارے

پاکستان میں بہت سے ادارے ان صلاحیتوں کی ترویج میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان میں چند اہم

اداروں کے نام درج ذیل ہیں:

- 1- پاکستان گرل گائیڈ زائیوسی ایشن
- 2- پاکستان بوانے سکاؤٹ ایسوسی ایشن
- 3- ہلال احر
- 4- غیر رسمی تعلیمی ادارے وغیرہ

بواۓ سکاؤٹنگ و گرل گائیڈنگ کا تعارف

ان صلاحیتوں کی افزائش صرف درسگاہ کا ہی کام نہیں معاشرے میں اور بھی ادارے ہیں جو شہریوں کو مل جل کر کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ پاکستان میں بھی ایک ایسی تحریک موجود ہے جس کے تحت چھوٹی عمر سے ان صلاحیتوں پر توجہ دی جاتی ہے۔ سکاؤٹنگ اور گرل گائیڈنگ ایسی ہی تحریکیں ہیں۔

گرل گائیڈنگ اور بواۓ سکاؤٹنگ کا آغاز پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی قائد اعظم کی ہدایت پر 1947ء میں عمل میں آیا۔ یہ دونوں ادارے نوجوانوں میں اپنے منفرد پروگراموں کی وجہ سے نہایت مقبول ہیں اور اب تک بے شمار لڑکے اور لڑکیاں ان تحریکوں کا حصہ رہ چکے ہیں ان کا تعارف، رسمی تعلیم کے استاذہ کی تربیت کا بھی اہم حصہ ہے۔ ذیل میں ان میں سے ایک ادارے کے بارے میں بتایا گیا ہے غیر رسمی تعلیم کے استاذہ اپنے تدریسی مراکز میں یہ سرگرمیاں بھی متعارف کرو سکتے ہیں۔

اسکاؤٹ تحریک کے مقاصد۔ اصول۔ طریقہ کار

اسکاؤٹ تحریک:

یہ نوجوانوں کی ایسی رضاکارانہ، غیر سیاسی و تعلیمی تحریک ہے جس میں کسی ذات، نسل، مذہب اور علاقے کے انتیاز کے بغیر نوجوان بانی تحریک کے بتائے ہوئے مقاصد اور اصول پر کاربند رہتے ہوئے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(i) تحریک (Movement)

منظوم سرگرمیوں کے ذریعے کسی مقصد کے حصول کے لیے مسلسل جدوجہد کرنا۔

(ii) رضاکارانہ تحریک (Voluntary Movement)

اسکاؤٹنگ رضاکارانہ تحریک ہے اس تحریک میں ممبران تحریک اسکاؤٹنگ کے بنیادی اصولوں کو قبول کرتے ہوئے اپنی رضاکارانہ اور آزادانہ سوچ کے مطابق اس میں شامل ہو سکتے ہیں اور جب چاہیں اس سے علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں یا کچھ وقت کے لیے اپنی سرگرمیوں کو محدود کر سکتے ہیں۔

(iii) غیر سیاسی تحریک (Non-Political Movement)

اسکاؤٹنگ ایک غیر سیاسی تحریک ہے۔ ممبر ان کا تعلق کسی بھی سیاسی جماعت سے ہو سکتا ہے تاہم وہ یونیفارم میں کسی سیاسی جلسہ / میٹنگ میں شرکت نہیں کر سکتے۔

(iv) تعلیمی تحریک (Educational Movement)

اسکاؤٹنگ ایک تعلیمی تحریک ہے تعلیمی تحریک سے مراد ایسی تحریک جس میں شامل ہو کر بچہ، نوجوان اور جوان سب معاشرے کے کارآمد شہری بن سکتے ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انسان ایک کامیاب فرد بن جاتا ہے۔ تعلیم میں ذہنی صلاحیتوں کی ترقی بھی شامل ہے جس کا مطلب ہے جاننے کا عمل اسی طرح رویوں کی ترقی کے عمل کو بھی سیکھنا چاہیے یعنی (Learning to Know)۔

اسکاؤٹ وعدہ و قانون

اسکاؤٹ وعدہ

”میں وعدہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ اور پاکستان کے عقائد کرده فرائض کی ادائیگی، دوسروں کی مدد اور اسکاؤٹ قانون کی پابندی میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔“

اسکاؤٹ وعدہ ایک رضاکارانہ ذمہ داری ہے جو اپنے لیے، دوسروں کے لیے، اللہ تعالیٰ کے لیے اور اسکاؤٹ قانون کی پابندی کے لیے لی جاتی ہے۔ اسکاؤٹ وعدہ کے لفاظ اور نتیاجاً بہت سادہ ہیں یہ ذمہ داری ادا کرنے کا طریقہ کار ہے جو اسکاؤٹ و اسکاؤٹ لیڈرز خوشی سے ادا کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اسکاؤٹ وعدہ کے ذریعے ہم ایک ذمہ داری لیتے ہیں کہ کس طرح ہم اپنے آپ کو بہتر بن سکتے ہیں؟ وعدہ ایک رضاکارانہ ذمہ داری ادا کرنے کا طریقہ ہے۔ یہ حلف نہیں ہے۔ جب اسکاؤٹس یہ وعدہ کرتے ہیں تو آزادی کے ساتھ ذمہ داری ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ پھر وہ اس ذمہ داری سے دستبردار نہیں ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ افواج کی طرح قسم یہ عہد لیتے ہیں۔



ہر اسکاؤٹ لیڈر کا یہ فرض ہے کہ وہ اسکاؤٹ وعدے کی تشریح اس طرح کرے کہ لڑکا یا نوجوان شخص اپنی عمر، تجربے کے مطابق آسانی سے سمجھ سکے کہ اس کم کو کس طرح انجام دیا جائے۔ اس سے متعلق درج ذیل تجویز دی گئی ہیں۔ اسکاؤٹ لیڈر اپنے طور پر بھی اسکاؤٹ وعدے کی تشریح کر سکتے ہیں۔ اسکاؤٹس اپنے آپ کو بہتر بنانے اور اپنے الفاظ پر قائم رہنے کا سادہ سا وعدہ کرتے ہیں لیکن یہ ایک وعدہ ہے جو وہ کامل خلوص نیت سے اور اپنے آپ کو بہتر بنانے کے لیے بھرپور توجہ کے ساتھ کرتے ہیں۔

گائیڈ پروگرام کے اہم نکات

گائیڈنگ میں ہم "پروگرام" کی بات کرتے ہیں۔ اس سے مراد وہ تمام ماحول ہے جس میں گائیڈنگ کی جاتی ہے۔ اور یہ ایک ذریعہ ہے جس سے تربیتی مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ یہ کمپنی کی تشکیل، سرگرمیاں، کمپنی کے منصوبوں، بیجزر، رسومات و تقریبات، لیڈر اور بچپوں کے تعلقات، خوشی اور سکون کا احساس، دوستی اور ایک دوسرے کا انتیال رکھنے پر مشتمل ہے اور یہی گائیڈنگ کی اصل روح ہے۔

گرل گائیڈ تحریک ایک منفرد تربیتی پروگرام ہے کیوں کہ اس کی توجہ کامرز لڑکیاں ہیں۔ ہمارے معاشرے میں لڑکیوں اور خواتین کے لئے آگے بڑھنے کے موقع بہت کم ہیں۔ اس صورت میں یہ تحریک نخلستان کی طرح اپنی ممبران کی کردار سازی میں مصروف ہے۔ اس کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس کو چلانے والی خواتین زیادہ تر رضاکار ہیں۔ آئیے اس تحریک کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔

1۔ سرگرمیوں سے سیکھنا

گائیڈنگ کا مقصد لڑکیوں کی نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی اور روحانی تربیت بھی ہے۔ انسان جس کام کو کرتا ہے وہ اس کے تجربات کا لازمی حصہ بن جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عمل سے سیکھنا گائیڈنگ کے بنیادی طریقوں میں سے ایک ہے۔

گائیڈنگ میں ایسی سرگرمیاں ترتیب دی جاتی ہیں جو لڑکیوں کو کام میں مہارت کے ساتھ ساتھ پر اعتماد بھی بنائیں۔ کھلیل اور سرگرمیوں کے ذریعے لڑکیوں کو ایسے موقع فراہم کئے جاتے ہیں کہ وہ

1. ایک علمی تحریک کا حصہ بن سکیں۔
2. ایک ایسے گروپ میں شامل ہوں جہاں وہ ذمہ داری نبھانا اور مل جل کر کام کر سکیں اور ساتھ رہنا سیکھیں۔

3. خود سوچنے یا غور و فکر کی عادت، اپنی رائے کا اظہار، فیصلہ لینا اور انتخاب کرنا سیکھیں۔
4. دلچسپ اور مفید حقائق اور مہارتیں سیکھیں۔

5. حقیقی زندگی میں بہتر طریقے سے کام کرنا سیکھیں اور اس کی وجہ سے پر اعتماد بنیں۔
6. ایک چھوٹے گروپ کی قیادت کر سکیں اور دوسروں کی ذمہ داری اٹھا سکیں۔ لطف انداز ہو سکیں۔

گرل گائیڈنگ کے غیر رسمی تربیتی طریقہ کار

1. لڑکیوں میں انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے احساس ذمہ داری اور اپنے فیصلے خود کرنے کی عادات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ اپنے پرو گرام خود بنائیں اور ان پر عمل درآمد کریں۔ انفرادی طور پر وہ یہ فیصلہ خود کرتی ہیں کہ کنیج یا بارز پر کام کریں گی جوان کی دلچسپی کے مطابق ہیں۔

2. چونکہ گائیڈنگ کا مقصد لڑکیوں کی موجودہ اور آئندہ زندگی میں بہتر کاردنگ کے لیے تیار کرنا ہے، اس لیے گائیڈ پروگرام گوناگوں طریقوں سے ایسے تجربات زندگی فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ لڑکیوں کی شخصیت ہر لحاظ سے نکھر سکے۔

3. گائیڈز تحریک میں ہر ممبر کا ایک مقام ہے خواہ وہ بچہ ہو یا باغع عمر۔ لیڈر رز سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ گروپ تشکیل دیتے وقت یہ مد نظر رکھیں کہ ہر فرد ایک دوسرے کو جان سکے۔ لیڈر رز کے پاس ہر لڑکی کے لیے وقت ہونا چاہیے تاکہ وہ ان کے ساتھ کام کر سکے، انہیں توجہ دے اور ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ لیڈر کو بھی یہ احساس دلا جاتا ہے کہ وہ الگ کام نہیں کر رہی۔ وہ دوسرے لیڈر رز، ٹرینر ز اور رضاکار ممبر ان سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ لڑکیاں بھی دوستانہ ماحول میں کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال رکھنا سیکھتی ہیں۔ چھوٹے گروپ میں اکٹھے رہتے ہوئے انہیں موقع ملتا ہے کہ وہ بہتر تعلقات قائم کرنا سیکھ سکیں۔

4. ہر پروگرام میں اس بات کی خاص کوشش کی جاتی ہے کہ کام دلچسپ انداز میں کیا جائے۔ یعنی "کام سے سیکھنا" اور کام اس طرح کرنا کہ اس میں دلچسپی کا پہلو برقرار رہے۔ نوجوان لڑکیاں گائیڈنگ سے لطف اندوز ہوتی ہیں اور دلچسپ سرگریوں کے ذریعے اپنے اندر ثابت اقدار پیدا کرتی ہیں جو گائیڈنگ کی بنیاد ہے۔

گائیڈنگ ایک رضاکارانہ تنظیم ہے۔ لڑکیاں اور نوجوان خواتین اس تحریک میں اس لیے شامل ہوتی ہیں کہ وہ فرصت کے اوقات میں تحریک کے ان پروگراموں میں حصہ لے سکیں جو ان کی تربیت میں معاون ثابت ہوں۔ یہ کوئی اسکول کا مضمون نہیں، نہ ہی کوئی تنخواہ دار ملازمت، گائیڈنگ بچیوں پر سیاسی اثرات بھی مرتب نہیں کرتی اور نہ ہی ان میں کسی قسم کا کوئی تعصباً پیدا کرتی ہے۔

دنیا میں گائیڈنگ کا آغاز کیسے ہوا؟

بیسویں صدی کے آغاز میں رابرٹ بیڈن پاؤل نے لڑکوں کی تربیت کا ایک منصوبہ بنایا جو بعد میں بوائے اسکا ٹاؤنس تحریک کی شکل اختیار کر گیا۔ اسکا ٹاؤنس کی پہلی ریلی میں لڑکیوں کے ایک گروپ نے، جو بہت سی لڑکیوں کی نمائندگی کر رہا تھا، اس تحریک میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا۔ مطالبہ اتنا شدید تھا کہ 1910ء میں لارڈ بیڈن پاؤل نے گرل گائیڈ تحریک کی بنیاد ڈالی اور ان کی بہن ایگنٹس نے اس کی دیکھ بھال شروع کی۔ چند سالوں بعد ان کی اہلیہ اولیوز نے اس میں دلچسپی لینی شروع کی جو 1918ء میں چیف گائیڈ بنی۔

گائیڈنگ میں اتنا جوش و خروش تھا کہ جلد ہی یہ دیگر ممالک میں پھیلنے لگی۔ اس وقت گرل گائیڈنگ کی عالمی تنظیم و گیز (WAGGS) کے 152 ممالک ممبر ہیں۔

گائیڈنگ کا بین الاقوامی پہلو

گرل گائیڈنگ دنیا کی سب سے بڑی خواتین کی تنظیم کی ممبر ہے ان تمام ممالک میں جو نسل، مذہب، ثقافت اور معاشی لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ گائیڈنگ کا ایک ہی مقصد ہے۔ ہر ممبر ملک اس کے بنیادی اصولوں کے مطابق پروگرام مرتب کرتا ہے جو مقامی ضروریات پوری کرتے ہوئے لڑکیوں اور نوجوان خواتین کی صلاحیتوں کو ابھار سکے۔ و گیز (WAGGGS) جس کی تشكیل 1928 میں ہوئی ممبر ممالک میں رابطہ کا کام کرتی ہے۔ یہ مختلف ممالک کی گائیڈز میں دوستانہ تعلقات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ تاکہ گائیڈنگ کے مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔ مقامی تقریبات، بین الاقوامی پروگراموں، مطبوعات کی اشاعت اور بین الاقوامی دوروں کے ذریعے یہ اپنے ممبر ان کو ایسے موقع فراہم کرتی ہے کہ انہیں بین الاقوامی سطح پر تبادلہ خیال کا موقع ملے اور ان کی عالمی سمجھ بوجھ میں اضافہ ہو۔

پاکستان میں گائیڈنگ

پاکستان میں گرل گائیڈنگ کا آغاز قیام پاکستان کے فوراً بعد ہوا۔ 29 دسمبر 1947 کو محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان میں قیام پذیر گرل گائیڈ تحریک کے ممبران کی ایک میٹنگ بلائی۔ غیر منقسم بھارت میں گائیڈنگ کا آغاز 1910ء میں ہو گیا تھا مگر تقسیم ہند کے وقت زیادہ ممبر خواتین بھارت منتقل ہو گئیں اور پاکستان میں صرف چند خواتین تھیں۔ 29 دسمبر 1947 کو بلائی جانے والی میٹنگ میں پاکستان گرل گائیڈز ایسوی ایشن کی بنیاد رکھی گئی اور بیگم جی اے خان کو اس کی پہلی نیشنل کمشنر مقرر کیا گیا۔

قالہ اعظم محمد علی جناح نے گورنر ہاؤس کراچی میں میٹنگ بلاک راس تحریک کا آغاز کیا۔ محترمہ فاطمہ جناح سے درخواست کی گئی کہ وہ تحریک کی پیٹر ان کا عہدہ قبول کریں جسے انہوں نے تاحیات بھایا۔ پاکستان گرل گائیڈز ایسوی ایشن کو ویگز (WAGGGS) کی دوبارہ رکنیت بطور فل ممبر 1948ء میں بارہویں ورلڈ کانفرنس کے موقع پر ملی جو امریکہ کے شہر کوپرزٹاؤن میں منعقد ہوئی۔

اس وقت پاکستان گرل گائیڈز ایسوی ایشن نے معاشرے میں بہتری لانے کے لئے نوجوانوں خصوصاً لڑکیوں اور خواتین کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے قومی تعمیر و ترقی کے کاموں اور سماجی بہبود پر و گراموں کو گائیڈنگ کا اہم جزو بنایا گیا۔ تعلیم بالغاء، مہاجرین کے لیے امدادی کام اور گھر اور معاشرے میں بہتری لانا گائیڈنگ کا ایک اہم جز ہے۔

اس پرو گرام میں گرل گائیڈز کھیل ہی کھیل میں اپنے حقوق و ذمہ داریوں سے آگاہ ہوتی ہیں پاکستان گرل گائیڈز ایسوی ایشن ایک ایسی تحریک ہے جو جدت پسند ہے اور و فائزہ اس بات کا جائزہ لیتی رہتی ہے کہ اس کا پرو گرام جدید تقاضوں سے ہم آپنگ ہو۔

پاکستان گرل گائیڈ زایسوی ایشن کارکن کون بن سکتا ہے؟

اس کی رکنیت ان تمام لڑکیوں اور عورتوں کے لیے ہے جو اپنی عمر کے مطابق تین نکاتی وعده کریں اور سالانہ ممبر شپ فیس ادا کریں۔ جو نئر گائیڈ 6 سال سے 11 سال، گرل گائیڈ 11 سے 16 سال، سینئر گائیڈ 16 سے 21 سال، گائیڈرز اور لیڈرز 18 سال سے زائد عمر کی ہوتی ہیں۔ لیڈر اسکول یا کانچ کی اساتذہ یا وہ رضاکار ممبر ان ہوتی ہیں جو جو نئر گائیڈ، سینئر گائیڈ کمپنی رضاکارانہ طور پر چلاتی ہیں۔

کام شروع کرنے سے پہلے انہیں پاکستان گرل گائیڈ زایسوی ایشن کی بنیادی تربیت لازمی دی جاتی ہے۔

رضاکار ممبر ان وہ بالغ ممبر ان ہیں جو لڑکیوں اور نوجوان خواتین کی بہبود میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ یہ بطور کمشنز، کمیٹی ممبرز یا گائیڈ اور ٹرینرز کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔

سرگرمی:

- ۱۔ اپنے خاندان میں معلوم کریں کہ کیا ان میں سے کوئی کسی رضاکار تحریک کا حصہ رہا ہے۔ پاکستان میں موجود کسی ایک رضاکار تحریک کے بارے میں تفصیلًا مضمون تحریر کریں۔
- ۲۔ اپنے علاقے میں کسی ایک گرل گائیڈ کو تلاش کریں اور اس کے رول کے بارے میں انٹرو یو کریں۔

خود آزمائی

سوال نمبر 1 - عصر حاضر کی صلاحیتوں کو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کر سکتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر 2 - عصر حاضر مہارتوں کے اہم اداروں کے نام لکھیں۔

سوال نمبر 3 - گرل گائیڈنگ پرنٹ لکھیں۔

یونٹ نمبر 9

ٹیکنالو جی کی مہار تیں

تحریر: شمسہ کاشف

نظر ثانی: شمسہ کنول

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
لینٹ کا تعارف	140	140
لینٹ کے مقاصد	140	140
9.1 - ٹیکنالوجی کی اہمیت	141	141
9.2 - ڈیجیٹل لیٹریسی کی تعریف	141	141
9.3 - ڈیجیٹل لیٹریسی کی مہار تیں	141	141
1 - معلومات تک رسائی کی مہارت	141	141
2 - تحقیقی و کاروباری صلاحیتیں	142	142
3 - رابطہ کی مہار تیں	142	142
4 - انٹرنیٹ ایک اہم ایجاد	142	142
9.4 - انٹرنیٹ کیا ہے؟	143	143
9.5 - انٹرنیٹ کے فوائد اور استعمالات	144	144
1 - معلومات و علم کا حصول	144	144
2 - صحت کی معلومات اور اختیارات تک بہتر رسائی فراہم کرنا	144	144
3 - سماجی روابط کو مضبوط کرنا	145	145
4 - آن لائن کاروبار و ملازمت	145	145

145	5۔ ائٹرنیٹ اور ذرائع معاش.....
146	9.6۔ ائٹرنیٹ کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت و اہمیت
147	9.7۔ ہمیشہ محفوظ ذرائع سے ہی ڈاؤن لوڈ کریں.....
148	خود آزمائی

یونٹ کا تعارف

ڈیجیٹل لیٹریسی یعنی ٹیکنالوجی سے واقفیت موجودہ دور میں خواندگی کی مہارتوں میں سے ایک اہم مہارت شمار ہوتی ہے۔ عصر حاضر میں ہم بہت سی ضروریات اور سہولیات کے حصول کے لئے ٹیکنالوجی استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ پاکستان میں بہت سی میپکشنز سماجی رابطہ میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ جدید موبائل فونز کے ذریعے ہم اپنے پیاروں سے نہ صرف دنیا کے کسی بھی کونے سے رابطہ کر سکتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہم کا رو بار کو بھی ترقی اور وسعت دے سکتے ہیں۔ اسی طرح کمپیوٹر کا استعمال موجودہ دور میں ناگزیر ہے۔

انٹرنیٹ ہماری روزمرہ زندگی کا لازمی جزو بن ہے۔ انٹرنیٹ کامناسب استعمال ہماری زندگی کو آسان، تیز اور سادہ بنادیتا ہے۔ انٹرنیٹ ہمیں ذاتی، سماجی اور معاشی ترقی کے لیے حقائق، اعداد و شمار اور معلومات کی فراہمی میں مدد کرتا ہے۔ انٹرنیٹ کے بہت سے استعمال ہیں تاہم ہماری روزمرہ زندگی میں انٹرنیٹ کا استعمال انفرادی ضروریات اور اہداف پر منحصر ہے۔

ٹیکنالوجی غیر رسمی طریقہ تدریس اور تعلیم بالغاء میں خواندگی کے فروغ کا ایک اہم اور کلیدی ذریعہ ہے۔ اس یونٹ میں آپ نہ صرف ڈیجیٹل لیٹریسی سے واقفیت حاصل کریں گے بلکہ انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کے بارے میں بھی مطالعہ کریں گے۔

یونٹ کے مقاصد

- امید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- 1۔ ٹیکنالوجی کی اہمیت واضح کر سکیں۔
 - 2۔ انٹرنیٹ کے فوائد بیان کر سکیں۔
 - 3۔ انٹرنیٹ کا محفوظ استعمال کیونکر ممکن ہے، کا جائزہ لے سکیں۔
 - 4۔ معاشی ترقی کے لیے انٹرنیٹ کے استعمال کی وضاحت کر سکیں۔

9.1- ٹیکنالوجی کی اہمیت 146

دورِ حاضر میں ٹیکنالوجی کا استعمال عام ہے۔ ایک فرد جو ڈیجیٹل طور پر خواندہ ہے وہ ٹیکنالوجی کے استعمال بآسانی اپنے مختلف نوعیت کے کاموں کو پورا کر سکتا ہے۔ مثلاً موبائل اپلیکیشن کے ذریعے آپ گھر بیٹھے منشوں میں بل جمع کرو سکتے ہیں۔ اس سے گھنٹوں قطاروں میں کھڑا ہونے سے بچا جاسکتا ہے۔ غرض چھوٹے سے چھوٹے سے کام سے لے کر اہم ترین کاروباری معاملات میں ٹیکنالوجی کا کلیدی کردار ہے۔

9.2- ڈیجیٹل لیٹریسی کی تعریف

ڈیجیٹل خواندگی سے مراد کسی فرد کی، جدید ٹیکنالوجی کے حامل سمارٹ فون، کمپیوٹر، مختلف اپلیکیشن و دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ٹائپنگ اور دیگر میڈیا کے ذریعے معلومات تلاش کرنے، جانچنے اور بات چیت کرنے کی صلاحیت ہے۔

ڈیجیٹل طور پر خواندہ ہونے کے لیے آپ کو تمام قسم کی ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز، مثال کے طور پر اسماڑ فونز، لیپ ٹاپ اور کمپیوٹر ز کا استعمال کرنے، جانچنے اور تخلیق کرنے کے قابل ہونا ہے۔

موجودہ دور میں ڈیجیٹل خواندگی ہر ایک کے لیے ناگزیر ہو گئی ہے، چاہے بات چیت کرنا ہو، روزگار تلاش کرنا ہو، تعلیم حاصل کرنا ہو یا سماجی تعلقات بنانا ہو۔ ڈیجیٹل مہارتوں کا حاصل کرنا نہ صرف سیکھنے اور افرادی قوت کی تیاری کے لیے اہم ہے بلکہ موجودہ دور کے ہر قدم پر لازمی ہے۔

9.3- ڈیجیٹل لیٹریسی کی مہار تیں

عموماً ڈیجیٹل لیٹریسی سے مراد درج ذیل مہار تیں لی جاتی ہے:

-1 معلومات تک رسائی کی مہارت

ٹیکنالوجی کے ذریعے ہم بہت سی معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں دورِ حاضر میں تمام سرکاری و نجی دفاتر سے متعلقہ معلومات ٹیکنالوجی کی مدد سے بآسانی دستیاب ہیں۔ ان مہارتوں میں یہ جانا شامل ہے کہ کن

مطلوبہ الفاظ کو تلاش کرنا ہے اور معلومات کے حصول کا معتبر ذریعہ کون سا ہے۔ اس ہنر میں انٹرنیٹ سے مسلک ہونے کے لیے آلات کو استعمال کرنا اور مختلف اپلی کیشنز اور سرچ انجن کے بارے میں جانا بھی شامل ہے۔ ٹینکنالوجی کے استعمال کی مہار تیں نہ صرف ایک فرد کو معلومات تلاش کرنے میں مدد کرتی ہیں بلکہ ان مہارتوں کا استعمال بعض افراد کو کسی فرد کو تفریح میں مدد دیتی ہیں جیسے کہ موسيقی سننا، سو شل میڈیا پروگرام گزارنا، یا ویدیو زار فلمیں دیکھنا۔

2- تخلیقی و کاروباری صلاحیتوں

ٹینکنالوجی کا استعمال کر کے کوئی بھی فرد اپنی تخلیقی صلاحیتوں میں نہ صرف اضافہ کر سکتا ہے بلکہ اپنی بنائی گئی اشیاء کی تشویش و تجارت بھی کر سکتا ہے۔ مثلاً آن لائن کاروبار وغیرہ۔ آج کل کسان ہو یادستکار ہر شخص انٹرنیٹ اور ٹینکنالوجی کا استعمال کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتا ہے۔

3- رابطہ کی مہار تیں

ڈیجیٹل طور پر خواندہ افراد کی لوگوں کے ساتھ رابطہ کی صلاحیت میں مہارت بھی ہوتی ہے مثال کے طور پر، ای میل کسی ایسے شخص کے ساتھ بہت جلدی رابطہ کی اجازت دیتا ہے جو ہزاروں میل دور ہے۔ مواصلات کی مہار تیں ڈیجیٹل خواندگی کا خاص طور پر اہم حصہ ہیں کیونکہ مواصلات ڈیجیٹل خواندگی کے اہم فوائد میں سے ایک ہے۔ سو شل میڈیا صارفین کو ویدیو ز، تصاویر دیکھنے، خیالات کو سمجھنے اور دوسرے کی پوسٹس پر رد عمل کے ذریعے لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔

4- انٹرنیٹ ایک اہم ایجاد

انٹرنیٹ نے انسان کو سوچ کی نئی جہتیں فراہم کر دی ہیں۔ یہ ایک ایسی دنیا ہے جہاں لا تعداد م الواقع دستیاب ہیں۔ انٹرنیٹ کبھی نہ ختم ہونے والی جدت اور تخلیقی صلاحیتوں کا مظہر ہے۔ یہ دنیا کے ہر خطے کے لوگوں کے لیے معاشرتی ترقی کے لامحدود م الواقع فراہم کرتا ہے۔ انٹرنیٹ لوگوں کو اپنی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ انسان کو ایسی چیزوں تک رسائی دیتا ہے جن تک پہنچنا پہلے تقریباً ناممکن تھا۔

تقریباً تین دہائیاں قبل 1991 میں انٹرنیٹ کو عام لوگوں کے لئے متعارف کرایا گیا تھا۔ آج دنیا کے تقریباً تین ارب لوگ اسے استعمال کر رہے ہیں اور یہ ابلاغ کا ایک اہم ترین ذریعہ بن گیا ہے۔

انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے اہم کردار کو دیکھتے ہوئے اقوام متحده نے حال ہی میں تجویز پیش کی ہے کہ انٹرنیٹ تک رسائی انسانی حقوق کا ایک حصہ ہونا چاہیے۔ انٹرنیٹ نے انسانی زندگی کے تقریباً ہر پہلو کو متاثر کیا ہے، نہ صرف فوجی زندگی بلکہ عوامی خدمات کے اداروں کو بھی۔

انٹرنیٹ ہر ایک کے لیے ہے۔ یہ کاروباری افراد کو بھی نت نے پلیٹ فارمز مہیا کرتا ہے۔ یہ لوگوں کو وسیع موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی زندگی میں بہتری لانے کی ترغیب دیتا ہے۔ ویڈیو کالنگ ہو یا اپنی پسندیدہ مصنوعات کی خریداری، لامدد چیزیں ہیں جو آپ انٹرنیٹ پر کر سکتے ہیں۔ مستقبل قریب میں انٹرنیٹ دنیا کے ہر انسان کے لئے قابل رسائی ذریعہ ابلاغ بن جائے گا جس سے لوگوں کو زندگی کا معیار بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ تاہم، اس کے ثابت استعمال کو یقینی بنانے کے لیے باقاعدہ قوانین اور ضوابط اور ان پر عملدرآمد کی ضرورت ہے۔

9.4- انٹرنیٹ کیا ہے؟

(ایڈ وانسڈ ریسرچ پرائیکٹس ایجنسی) کے نام سے پہلے کام کرنے والے مائل کی تخلیق کے ساتھ آیا ARPANET 1960 میں اس نے متعدد کمپیوٹرز کو ایک ہی نیٹ ورک پر کام کرنے کی اجازت دی جو اس وقت ان کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔ اس کے بعد ٹیکنالوژی ترقی کرتی رہتی ہے۔

جدید دور میں یہ کمپیوٹرنیٹ ورکس کا ایسا سسٹم ہے جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے یہ نیٹ ورکس کا ایک نیٹ ورک ہے جو فوجی، عوامی، تعلیمی، کاروباری، اور مقامی نیٹ ورکس سے عالمی دائرہ کارکے سرکاری نیٹ ورکس پر مشتمل ہے، جو کہ الیکٹرانک، وائرلیس، اور آپلیکل نیٹ ورکنگ ٹیکنالوژیز کے ایک وسیع جاں سے منسلک ہے۔ یہ مختلف ویب سائٹس سرچ بار، براؤزر وندوز، یو آر ایل، وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس کے ذریعے دنیا میں مختلف جگہوں پر موجود لوگ کمپیوٹر کو استعمال کرتے ہوئے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

9.5- انٹرنیٹ کے فوائد اور استعمال

جہاں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی نے انسانی زندگی کو آسان بنایا ہے وہاں انٹرنیٹ کی سہولت نے بھی مختلف برا عجموں میں رہائش پذیر لوگوں کے ایک دوسرے سے رابطے بھی آسان کر دیئے ہیں۔ انٹرنیٹ کے استعمال کے ان گنت فوائد ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- معلومات و علم کا حصول

تعلیمی میدان میں بھی انٹرنیٹ نے بہت آسانیاں پیدا کی ہیں۔ بہت سی یونیورسٹیوں میں آن لائن کلاسز میں جاتی ہیں جس کی وجہ سے لاکھوں طالب علم استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ آن لائن ذریعہ تعلیم نہ صرف کم لاغت ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کی وجہ سے دور دراز کے علاقوں کے طالبعلم بھی تعلیم حاصل کر پاتے ہیں ہم گھر بیٹھے لا بسیری یعنی کسی بھی کتب خانے میں جائے بغیر کتابوں کا آن لائن مطالعہ کر سکتے ہیں۔ آن لائن رسالہ جات اور اخبارات پڑھنے کے موقع بھی آسانی سے مل جاتے ہیں اسائنسٹ کی تیاری، ٹائپنگ، اردو اور انگریزی زبان میں ٹائپ کرنا، فارمولے کی مدد سے ایم ایس (مائکروسافت) ایکسل اور ایم ایس (مائکروسافت) ایکس فائل تیار کرنا اس کے علاوہ پریزنسنر کی تیاری کے لیے مائکروسافت پاور پوائنٹ کا استعمال کرنایہ سب ایسے کام ہیں جو کہ گھر بیٹھے آن لائن کیے جاسکتے ہیں۔

COVID-19 کی عالمی وبا کے دوران جب اموات کی شرح بہت بڑھ گئی اور سماجی فاصلہ کے پروٹوکول جاری کیے گئے۔ انسانی جانوں کے ضیاء سے بچانے کے لیے اسکول و قاتفو قابند کیے گئے اس دوران آن لائن کلاسز کے ذریعے پڑھائی کا سلسہ جاری رکھا گیا۔ اس کے علاوہ بھی پڑھنے لکھنے کا شوق رکھنے والوں کے لئے ورکشاپس اور سیمینار کی آسانی حاصل ہو گئی ہے۔

2- صحت کی معلومات اور اختیارات تک بہتر رسائی فراہم کرنا

ٹیلی میڈیسن لاکھوں شہریوں کو آسان، بہتر، اور زیادہ سستی صحت کی سہولیات پیش کرتی ہے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو اپنے علاقے میں قابل رسائی اور معیاری صحت کی دیکھ بھال سے محروم ہیں یا صحت کے خدشات

یامعذوری کی وجہ سے ہسپتال وغیرہ نہیں جا سکتے۔ اگرچہ اس آن لائن ٹول کے فوائد واضح ہیں، لیکن اکثر ناخواندہ یا کم تعلیم یافتہ لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

-3- سماجی روابط کو مضبوط کرنا

اس کے ذریعے خط، درخواست، تصویریں، ویڈیو، آوازیں، اپنے پیغامات، تحریریں، اپنی شاعری سب کچھ ایک دوسرے کے ساتھ بانٹا اور دکھایا جا سکتا ہے۔ گوگل (google) اور یاہو (yahoo) ایسے سرچ انجن ہیں جس سے آپ ہر نوعیت کی معلومات بآسانی تلاش کر سکتے ہیں۔ سو شل میڈیا کے ذریعے دنیا کے مختلف حصوں میں موجود لوگ آپس میں بآسانی رابطہ بھی کر سکتے ہیں۔

-4- آن لائن کاروبار و ملازمت

انٹرنیٹ کے ذریعے روزگار تلاش کرنے نیز آن لائن روزگار کے موقع بھی آسانی سے مل جاتے ہیں انٹرنیٹ کے ذریعے بہت سے چھوٹے پیکانے پر ذاتی کاروبار کرنے والے لوگ اپنی اشیاء کی بآسانی خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔

-5- انٹرنیٹ اور ذرائع معاش

انٹرنیٹ نے ذرائع معاش کے حصول میں بھی آسانی پیدا کر دی ہے۔ ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے ہم میں سے ہر کوئی کسی روزگار کی تلاش میں رہتا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ نے بھی لوگوں کو روزگار کے موقع فراہم کرنا شروع کر دیئے ہیں۔

سو شل میڈیا مارکیٹنگ کی نوکریاں بھی بہت سے لوگوں کے لیے روزگار کا موقع بن کے سامنے آئی ہیں۔ جب بزنس پر وڈ کٹس لائچ ہوتی ہیں تو وہاں پر ان کی ہیلپ لائن بھی ہوتی ہے جس کے لیے لوگ کام کرتے ہیں اور کسٹمر کے مسائل کو حل کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں کسٹمر کے سوالات کا جواب دیا جاتا ہے تاکہ بزنس کی مانگ زیادہ سے زیادہ بڑھے اور منافع ہو۔

اسی طرح فوڈ پانڈا، لنج باکس، کیٹر نگ سروس، ڈلیوری بوائے کی سہولت بھی لوگوں کو گھر بیٹھے کام کرنے کی آسانی فراہم کر رہی ہے۔ بہت سے لوگ گھر بیٹھے اپنے ہنر سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور کچھ بغیر کسی سرمایہ کاری کے ڈلیور کر رہے ہیں اور جzel آرڈر سپلائر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

آن لائن ملاز متین دفتری ماحول سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ انٹرنیٹ کے ذریعے کی جاتی ہیں اس کے لئے مخصوص قسم کی ٹیکنالوجی اور مختلف قسم کے آلات کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ جیسا کہ کچھ لوگ پس پردہ آواز ریکارڈ کرنے کی نوکری کرتے ہیں اس کے لیے انہیں ہیڈفون، مانیک اور سیکر زو غیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک بات ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر قسم کے لوگ دنیا میں موجود ہیں اور اچھائی اور برائی ہمیشہ متوازن میں ہمارے ارد گرد موجود رہتی ہے۔ اگر کچھ لوگ اپنے کام کر رہے ہیں تو بہت سے ایسے کام بھی انٹرنیٹ پر ہو رہے ہیں جو خطرے سے خالی نہیں۔ جو مذہبی طور پر بھی قبل قبول نہیں ہیں اور معاشرے میں بھی اخلاقی گراوٹ کا خطرہ رہتا ہے۔ کچھ لوگوں کو صرف ویڈیو زدیکھنے کی اجرت دی جاتی ہے تاکہ چینل اور ویب سائٹس کو زیادہ سے زیادہ ناظرین مل سکیں اور وہ ٹاپ رینگ حاصل کر سکیں۔

9.6- انٹرنیٹ کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت و اہمیت

سامنے ایجادات ایک طرف تو بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ زندگی کو سہل کرتی ہیں۔ لیکن ان کا استعمال اپنی ضرورت کے حساب سے کرنا چاہیے ان کو اپنی ضرورت نہیں بنالینا چاہیے۔ خاص طور پر اگر ہم انٹرنیٹ کی بابت بات کریں تو اسے بھی اپنی ضرورت کے حساب سے استعمال کرنا چاہیے ورنہ ہم اس کے ہاتھوں ایک رو بوبن کر رہ جائیں گے۔ حالیہ وہی امراض کے دوران انٹرنیٹ کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جس نے لوگوں کو جڑے رہنے اور لاک ڈاؤن کے دوران سکھنے اور کام جاری رکھنے کا ایک انمول طریقہ فراہم کیا۔ لیکن اس وہی مرض نے نوجوانوں کے لیے سائبردھونس اور پرتنند مواد کے سامنے آنے سے لے کر بے تحاشا غلط معلومات اور انٹرنیٹ تک غیر مساوی رسائی کے لیے کچھ اہم مسائل کی نقاب کشائی اور شدت پیدا کر دی۔

انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے ہمیں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ انٹرنیٹ پر موجود تمام مواد صحیح نہیں ہے لہذا صرف قابل بھروسہ ذرائع سے حاصل کردہ مواد پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔ اگر آپ کو پتہ چلتا ہے کہ کوئی چیز یا خبر جھوٹی ہے، تو آپ ہر گز شیئرنہ کریں، لائک نہ کریں، تبصرہ نہ کریں۔ ان میں سے کوئی بھی کارروائی یہ ظاہر کرتی ہے یہ خبر اہم ہے اور اسے مزید صارفین کو دکھایا جائے۔

ہمیں ہمیشہ مضبوط پاس ورڈ استعمال کرنا چاہئے ایک اچھا پاس ورڈ حروف، اعداد اور علامتوں کا مرکب ہوتا ہے۔ کسی کے لیے اس کا اندازہ لگانا مشکل، لیکن آپ کے لیے یاد رکھنا آسان ہونا چاہیے۔ اپنا پاس ورڈ کم از کم آٹھ حروف طویل رکھیں۔ بڑے اور چھوٹے حروف، اعداد اور علامتوں کا مرکب استعمال کریں۔ ہر اکاؤنٹ کے لیے مختلف پاس ورڈ استعمال کریں۔ اپنے ای میبل اور سوشل نیٹ ورک جیسے واقعی اہم اکاؤنٹس کے لیے منفرد پاس ورڈ رکھیں۔

کبھی بھی اپنی ذاتی معلومات دوسروں خصوصاً اجنبیوں سے شیئرنہ کریں ممکنہ آجروں یا گاہوں کو آپ کی ذاتی معلومات یا آپ کے گھر کا پتہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں آپ کی مہارت اور پیشہ ورانہ پس منظر کے بارے میں جاننے کی ضرورت ہے ذاتی معلومات اجنبیوں کو ہر گز نہ دیں۔

9.7- ہمیشہ محفوظ ذرائع سے ہی ڈاؤن لوڈ کریں

آن لائن پوسٹ کرتے ہوئے بہت محتاط رہیں۔ کوئی بھی تبصرہ یا تصویر جو آپ آن لائن پوسٹ کرتے ہیں وہ ہمیشہ کے لیے آن لائن رہ سکتی ہے کیونکہ اصل ہٹانے سے وہ کاپیاں نہیں ہوتی ہیں جو دوسرے لوگوں نے بنائی ہیں۔ ایسی کوئی بھی چیز آن لائن مت رکھیں جسے آپ اپنی فیملی یا ممکنہ آجر کو نہیں دکھانا چاہتے۔ محتاط رہیں۔ انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا پر جن لوگوں سے آپ آن لائن ملتے ہیں وہ ہمیشہ وہ نہیں ہوتے جو وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ آن لائن دوستیوں میں، اپنی آن لائن سماجی زندگی میں اتنے ہی محتاط اور سمجھدار بنتیں جتنا کہ آپ اپنی ذاتی سماجی زندگی میں ہیں۔

لڑکیوں کو خصوصاً اپنی ذاتی معلومات اور تصاویر وغیرہ ہرگز غیر متعلقہ لوگوں اور اجنبیوں کو نہیں بھیجنی چاہیے اور اگر کوئی انہیں آن لائن ہر اساح کرنے کی کوشش کرے تو فوراً متعلقہ محکمے میں اس کی شکایت درج کروائی جائے۔

خود آزمائی

سوال نمبر 1۔ سو شل میڈیا استعمال کرتے ہوئے آپ کو کون سی معلومات ایسی ملیں جو آپ کے لیے فائدہ مند رہیں۔

سوال نمبر 2۔ ایک لسٹ بنانیں کہ گزشتہ دو سال کے دوران سو شل میڈیا پر کن معلومات کو زیادہ فروغ نیز نقصان دہ معلومات کے تدارک کے لیے تجاویز دیں۔

سوال نمبر 3۔ پاکستان میں سا بھر کر نہ مز سے متعلقہ قوانین کے متعلق نوٹ تحریر کریں۔ انٹرنیٹ پر دھوکہ دہی کی صورت میں کس محکمے سے رابطہ کیا جاسکتا ہے؟



شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد